دیباچۂ کتاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وحدہٗ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبیَّ بعدہٗ۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق و عنایت سے کتاب تسہیل الادب فی لسان العرب الملقب بہ "عربی کا معلم" کا تیسرا حصہ بھی شائع ہو گیا فللہ الحمد ولہ الشکر

ڈیڑھ سال ہوئے کتاب مذکور کے دو حصے ترمیم جدید کے ساتھ شائع ہو چکے تھے۔ لیکن بندے کی طویل علالت اور دیگر موانع کی وجہ سے تیسرے حصے کی اشاعت میں خلافِ توقع بہت زیادہ تاخیر ہو گئی۔

محض فضلِ خداوندی ہے کہ ان دونوں حصوں کو حیرت انگیز مقبولیت حاصل ہوئی۔ ہر وہ شخص جس نے ان کو دیکھا، پڑھا یا پڑھایا وہ اس کا مداح ہی نہیں بلکہ گرویدہ ہو گیا۔ سینکڑوں خطوط دونوں حصوں کی تعریف اور تیسرے اور چوتھے کی طلب میں ہندوستان کے ہر گوشے سے آگئے اور آرہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان شائقین اور قدر شناسوں کو جزائے خیر دے اور ان کے علم و عمل میں برکت عطا فرمائے کیونکہ یہ انہی کے زوردار، ملامت آمیز، ناصحانہ، مضطربانہ اور مخلصانہ تقاضوں کا طفیل ہے کہ اس عاجز اور بیمار کے افسردہ دل میں کام کی قوت پیدا ہوتی رہی اور کچھ کام ہو گیا۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ کام بہت اچھا ہوا ہے تاہم جو کچھ ہوا غنیمت ہے۔ اس زمانے میں کسی کتاب کو مقبول بنانے اور داخلِ نصاب کرنے کے لئے جتنی اور جیسی کوششوں کی ضرورت پڑتی ہے ان کا عُشرِ عشیر بھی اس عاجز سے اپنی تالیفات کے لئے نہ ہو سکا۔ باوجود اس تقصیر کے اس کتاب کی طرف اہلِ علم مبصرین و طالبانِ عربی کا یہ میلان بالکل خلافِ عادت ہے۔

صوبۂ سندھ کے محکمۂ تعلیم نے اسے ہائی سکولوں کے نصاب میں داخل کر لیا ہے۔ بمبئی، حیدرآباد، یو۔پی، دہلی، پنجاب اور سرحد کے بعض مدارس میں رائج ہو رہی ہیں۔

اہلِ علم جانتے ہیں کہ عربی کے علم صرف میں افعال و اسماء کی تعلیلات کا مرحلہ بھی ایک دشوار گذار مرحلہ ہے۔ تعلیم کے طرزِ قدیم میں تحلیل کے ایک ایک قاعدے کو قرآنی آیت

کی طرح رٹوایا جاتا ہے۔ یہ کام اس قدر ناگوار، مشکل اور تضییع اوقات کا موجب ہے جس کا متحمل ہر ایک طالبعلم نہیں ہوسکتا۔ اسی لئے طرز جدید کی تعلیم میں اس کا بڑا حصہ نظر انداز کر دیا جاتا ہے مگر اس سے طالبِ عربی ضروری معلومات سے محروم رہ جاتا ہے جس کی وجہ سے قدم قدم پر اس کے دل میں لاعلمی کی ایک کھٹک باقی رہ جاتی ہے۔ اس تیسرے حصے میں اعتدال کے ساتھ اس کٹھن منزل کو بھی بقدرِ امکان سہل اور کچھ خوشگوار بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ تفصیل و تمثیل کے باعث مضمون بڑھ گیا ہے مگر پڑھتے پڑھتے ہی تمام قواعد بے رٹے ذہن نشین ہوجاتے ہیں۔

اس حصے کا حجم تو بڑھ گیا ہے مگر قواعد کی تعلیم میں نہیں بلکہ ادبِ عربی کی تعلیم میں۔ قواعد کا حصہ دیکھا جائے تو کتاب کا چوتھائی حصہ بھی نہ ہوگا۔ تین چوتھائی سے زیادہ زبانِ عربی کی تعلیم سے بھرا ہوا ہے۔

اس تیسرے حصے کی تعلیم سے طالبعلم میں اتنی استعداد آجائیگی کہ قرآن مجید کا بشیتر حصہ سمجھ کر پڑھ سکیگا۔ احادیث کی کتابیں اور عربی ریڈرس بھی بآسانی پڑھ سکیگا۔ عربی میں معمولی خط بھی لکھ سکیگا اور بہت کچھ عربی بول لیگا۔ مگر یہ استعداد اسی وقت ہوسکتی ہے جبکہ خود معلم میں یہ لیاقت بوجہِ احسن موجود ہو۔ یا طالبعلم میں بذاتِ خود یہ لیاقت پیدا کرنے کا شوق ہو۔

کلید اس حصے کی بھی لکھی گئی ہے جو بطور خود عربی سیکھنے والے شائقین کو اُستاد کا کام دے سکتی ہے

چوتھے حصے میں اسماءِ عدد کا مفصل بیان، حروف کی باریکیاں، علم صرف و نحو کے اونچے درجے کے ضروری مسائل، علم بیان، بدیع اور عروض کے ابتدائی مسائل آجائینگے۔

کوشش ہو رہی ہے کہ چوتھا حصہ بھی جلد چھپ جائے وَاللّٰہُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُسْتَعَانُ

خادم افضل اللسان

عبد الستار خان

ہدایات

۱۔ اسباق کے آغاز میں جو مثالیں یا گردانیں لکھی گئی ہیں سبق شروع کرنے سے پیشتر ان سب کو یا بعض کو تختۂ سیاہ (بورڈ) پر لکھ لیں۔ پھر بورڈ کے پاس کھڑے رہ کر ان باتوں کی توضیح و تشریح کریں جو سبق کے اندر لکھی گئی ہیں۔ اس طریقے سے امید ہے کہ سبق ختم ہوتے ہوتے بیشتر حصہ حفظ ہو جائیگا۔ مگر اس کیلئے نہایت ضروری ہے کہ خود حضرات معلمین ہر سبق کی پوری تیاری کرکے آیا کریں۔

یہ طریقہ حصۂ سوم میں بہ آسانی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ حصۂ اول و دوم میں مثالیں سبق کے درمیان اور آخر میں دی گئی ہیں۔ ہوشیار معلم ان میں سے آسان مثالوں کا انتخاب کرکے بورڈ پر لکھ کر سبق دینا شروع کر سکتا ہے۔

۲۔ سبق پڑھاتے وقت کوشش کی جائے کہ سبق کا بڑا حصہ پچھلے معلومات کے سہارے سوالات کے ذریعے طلبہ ہی کی زبان سے نکلوائیں۔

۳۔ یہ بات اسی وقت ہو سکتی ہے جبکہ جماعت بندی سے سبق دیا جائے۔ ایک جماعت کا سبق ایک ہی ہو۔ اگرچہ بعض طلبہ غیر حاضری کی وجہ سے بعض اسباق میں شامل نہ ہو سکیں۔

۴۔ جو شائقین بطور خود پڑھیں وہ ہر ایک سبق کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں پھر آگے پڑھیں ترجموں کا کلید سے مقابلہ کر لیا کریں۔ مثالوں میں بہت کم مقامات ایسے ملینگے جن کے اعراب کا قاعدہ آئندہ بیان ہوگا۔ بہار حصہ مثالوں کے ذریعے نمائش کی گئی ہے۔

اشارات

۱۔ سلسلۂ الفاظ میں کسی اسم کی جمع کے لئے (ج) سے اشارہ کیا گیا ہے۔

۲۔ افعال ثلاثی مجرد کی طرف ن، ض، س، ف، ک اور ح سے اشارہ ہے۔ ثلاثی مزید کے ابواب کی طرف ہندسوں سے اور معتل واوی و یائی کی طرف واو اور ی سے

۳۔ کسی فعل کے سامنے کوئی حرف جر (ل، مِنْ، عَنْ، ب، اِلٰی وغیرہ) لکھا گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب یہ حرف اس فعل کے بعد آئے تو اس کے یہ معنی ہونگے جو اس کے سامنے لکھے گئے ہیں۔

۴۔ مثلاً کے لئے دو نقطے : لکھے گئے ہیں اور "یعنی" یا برابر کے لئے یہ نشان (=)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عربی کا معلّم حصّہ سوم

الدَّرْسُ السَّادِسُ وَالْعِشْرُوْنَ

اَقْسَامُ الْفِعْلِ

۱۔ عزیز طالبین تم نے اِس کتاب کے پہلے اور دوسرے حصّے میں افعال ثلاثی مجرّد و مزید فیہ اور رباعي کی تمام گردانیں پڑھ لیں۔ وہ افعال ایسے تھے جو اپنے اوزان پر ٹھیک اُترتے تھے مثلاً تم جان چکے ہو کہ ثلاثي مجرّد کے ماضي کا وزن فَعَلَ، فَعِلَ اور فَعُلَ ہے، مضارع کا وزن يَفْعُلُ اور امر کا وزن اِفْعِلْ اور اُفْعُلْ ہے تو ضَرَبَ، يَضْرِبُ، اِضْرِبْ۔ سَمِعَ، يَسْمَعُ، اِسْمَعْ اور كَرُمَ، يَكْرُمُ، اُكْرُمْ ٹھیک طور پر مذکورہ اوزان کے مطابق ہیں۔

اگر عربي کے تمام افعال اور مشتقات ٹھیک اپنے اوزان کے مطابق ہوتے تو عربي کا علم صرف بہت مختصر اور آسان ہو جاتا۔ مگر ایسا

نہیں ہے۔ بہت سے افعال اور مشتقات بول چال اور لکھنے میں اپنے مقررہ اوزان سے دور جا پڑے ہیں۔

ایسے چند الفاظ دوسرے حصے میں بھی خاص ضرورت سے لکھے جا چکے ہیں جیسے کَانَ (ماضی) یَکُوْنُ (مضارع) کُنْ (امر) کی گردانیں لکھی گئی ہیں اُن میں سے ایک لفظ بھی اپنے مقررہ وزن پر ٹھیک نہیں اُترتا ہے۔ ماننا پڑتا ہے کہ کَانَ اصل میں کَوَنَ = فَعَلَ، یَکُوْنُ اصل میں یَکْوُنُ = یَفْعُلُ اور کُنْ اصل میں اُکْوُنْ = اُفْعُلْ ہے۔ مگر اصل کے مطابق کبھی بولے اور لکھے نہیں جاتے۔

اس تمہید سے تم سمجھ گئے ہو گے کہ عربی افعال اور اسماء مشتقہ پوری طرح سمجھنے کے واسطے ابھی تغیرات کا ایک مرحلہ طے کرنا باقی ہے۔

۲۔ اچھا اب ذیل کے جملے پڑھو اور اُن کے فعلوں میں غور کرو:۔

(۱) فَتَحَ عَلِيٌّ كِتَابَهُ	شَرِبَ الطِّفْلُ اللَّبَنَ	حَسُنَ الْبَيْتُ
(۲) أَكَلَ الْوَلَدُ تَمْرَةً	سَأَلَ التِّلْمِيْذُ الْمُعَلِّمَ	قَرَءَ حَامِدٌ كِتَابًا
(۳) عَدَّ[1] الرَّاعِيْ[عہ] غَنَمَهُ[عہ]	فَرَّ[2] الْمَسْجُوْنُ	شَدَّ[3] الْوَلَدُ الْكَلْبَ
(۴) وَجَدَ حَامِدٌ قَلَمًا	قَالَ الرَّسُوْلُ حَقًّا	رَمٰى[4] أَحْمَدُ الْكُرَةَ
(۵) وَعٰى[5] رَشِيْدٌ دَرْسَهُ	وَقٰى[6] مُحَمَّدٌ قَوْمَهُ	طَوٰى[7] زَيْدٌ كُرَّاسَةً

[1] گنا [2] بھاگا [3] باندھا [4] پھینکا [5] یاد رکھا [6] بچایا [7] لپیٹا۔ طے کیا۔

عہ چرواہا۔ عہ بکریاں۔

تنبیہ ۱۔ بہتر ہے کہ نیچے کا بیان پڑھنے سے پیشتر پہلے حصہ میں درس ۸ فقرہ ۳ دوبارہ دیکھ لو۔

۳۔ اوپر کی مثالوں کو غور سے دیکھو۔ پہلی نظر میں تم سمجھ سکتے ہو کہ ہر ایک فعل تین حرفی ہے یعنی ثلاثی مجرّد ہے اور ماضی کا واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اب پہلی سطر کے فعلوں میں خاص طور پر غور کرو تو معلوم ہوگا کہ ان میں کے تینوں حرف صحیح ہیں، کوئی حرف علّت نہیں ہے۔ اس کے علاوہ ان کے حروف اصلیہ میں نہ کوئی ھمزہ ہے نہ دو حروف ایک جنس کے ہیں۔ ایسے افعال کو فعل صحیح بھی کہتے ہیں اور فعل سالم بھی۔

صحیح اس لئے کہ ان میں تینوں حرف صحیح ہیں اور سالم اس لئے کہ یہ افعال اور ان کے مشتقات تغیّر و تبدّل سے سلامت رہتے ہیں۔

تنبیہ ۲۔ پہلی سطر کے فعلوں کے سوا بقیہ مثالوں کے افعال غیر سالم ہیں۔

دوسری سطر کے فعلوں کو غور سے دیکھو گے تو ہر ایک فعل میں کہیں نہ کہیں ھمزہ نظر آئیگا۔ ایسے افعال جن کے حروفِ اصلیہ میں کسی جگہ ھمزہ ہو مھموز کہلاتے ہیں۔

تنبیہ ۳۔ تمھیں یاد ہوگا کہ الف جب مُتحرّک ہو (= أ، إ، أُ)

یا جزم والا ہو: فَأْ تو اس الف کو بھی ھمزہ کہتے ہیں (دیکھو

اصطلاح ۲۷)

تیسری سطر کے ہر ایک فِعل میں دوسرا اور تیسرا حرف ایک جنس کا نظر آئیگا کیونکہ عَدَّ اصل میں عَدَدَ ہے۔ دونوں دال باہم ملا کر ایک کر دیئے گئے ہیں۔ ایسے فعل جن کا ع کلمہ اور ل کلمہ ایک جنس کا ہو مُضَاعَف کہلاتے ہیں ؛

چوتھی سطر میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک فعل میں کوئی حرفِ علّت ہے۔ کسی کے شروع میں کسی کے درمیان میں اور کسی کے آخر میں۔

ایسے افعال جن کے حروفِ اصلیہ میں کسی جگہ حرف علت ہو مُعْتَلّ کہلاتے ہیں ؛

معتل کی تین قسمیں ہیں۔ حرفِ علت ف کلمہ کی جگہ ہو تو معتلُ الْفا یا مثال کہتے ہیں : وَجَدَ۔ ع کلمہ کی جگہ ہو تو معتلُّ العین یا اَجْوَفْ کہتے ہیں ، قَالَ۔ اور لام کلمہ کی جگہ ہو تو معتلُّ اللّام یا ناقص کہتے ہیں : رَمٰی +

تنبیہ ۴۔ یاد رکھو کہ عربی کے کسی فعل اور اسم میں الف اصلی نہیں ہوتا ہے[1] بلکہ واو یا یے سے بدلا ہوا ہوتا ہے مثلاً

[1] مگر حروف میں الف اصلی ہوتا ہے ؛

قَالَ اصل میں قَوَلَ ہے کیونکہ اس کا مضارع یَقُوْلُ اور مصدر قَوْلٌ ہے
رَمٰی اصل میں رَمَيَ ہے کیونکہ اس کا مضارع یَرْمِيْ اور مصدر رَمْیٌ
ہے۔ بَابٌ اصل میں بَوَبٌ ہے کیونکہ اس کی جمع اَبْوَابٌ ہے۔

پانچویں سطر کی مثالوں میں غور کرو ہر ایک فعل میں دو دو جگہ حرفِ علّت نظر آئیگا ایسے فعل کو لَفِیْف کہتے ہیں۔ پہلا اور دوسرا فعل لَفِیفِ مَفْرُوْق ہے کیونکہ دونوں حروفِ علّت کے درمیان ایک حرفِ صحیح نے جُدائی ڈال دی ہے تیسرا فعل لَفِیفِ مَقْرُوْن ہے کیونکہ دونوں حرف علّت باہم قرین ہیں۔

تنبیہ ۵۔ تم نے سمجھ لیا ہوگا کہ کسی فعل میں حروف اصلیہ کی جگہ سے ہٹ کر ھمزہ یا حرف علّت کا اضافہ ہوجائے تو وہ مھموز یا معتل نہیں کہلائیگا پس اَکْرَمَ بروزن اَفْعَلَ مھموز نہیں کہلائیگا کیونکہ اس میں ھمزہ ف، ع اور ل سے خارج ہے۔ شَرِبَا اور شَرِبُوْا میں الف اور واو تثنیہ اور جمع کی علامتیں بڑھا دی گئی ہیں تو ان کی وجہ سے وہ مُعتلّ نہیں بن جائینگے، اِحْمَرَّ (بروزن اِفْعَلَّ) میں ھمزہ اور ایک ر زائد ہے تو اس اضافے کی وجہ سے وہ مھموز اور مضاعف نہیں کہلائیگا بلکہ ایسے سب الفاظ سالم ہی کہلائینگے۔

۴۔ مذکورہ تمام بیانات کا خلاصہ یہ ہوگا:۔

فعل اپنے ترکیبی حروف اصلیہ کے لحاظ سے دو قسم کا ہوتا ہے (۱) سالم (۲) غیر سالم (۱) سالم یا صحیح وہ ہے جس کے حروف اصلیہ میں نہ تو حرف علت ہو نہ ھمزہ نہ دو حرف ایک جنس کے ہوں

غیر سالم کی چھ قسمیں ہیں :—

(۱) مہموز = جس کے حروف اصلیہ میں کسی جگہ ھمزہ ہو: اَمَرَ ÷

(۲) مُضاعَف = جس کا ع اور ل ایک جنس کا ہو: عَدَّ ÷

(۳) مثال = جس کا ف کلمہ حرف علت ہو: وَعَدَ ÷

(۴) اَجْوَف = جس کا ع کلمہ حرف علت ہو، قَالَ ÷

(۵) ناقِص = جس کا ل کلمہ حرف علت ہو: رَمٰی ÷

(۶) لفیف = جس کے حروف اصلیہ میں دو حرف علت ہوں اگر پہلی اور تیسری جگہ حرف علت ہے تو لفیف مفروق ہے، وَقٰی۔ اور دوسری اور تیسری جگہ حرف علت ہو تو لفیف مقرون : طَوٰی ÷

یہ ہفت اقسام ذیل کے ایک شعر میں جمع ہیں اگرچہ سب نے ترتیب بلاغ

صحیح است و مثال است و مضاعف ÷ لفیف و ناقص و مہموز و اجوف

تنبیہ ۶۔ ہو سکتا ہے کہ بعض فعلوں میں دو دو قسم کے اوصاف پائے جائیں: وَدَّ (اس نے چاہا) معتل بھی ہے اور مضاعف بھی

اَتٰی (وہ آیا) مہموز بھی ہے اور معتل بھی ۔

تنبیہ ۷۔ یاد رکھو کہ فعل کی مانند اسم، خصوصاً اسم مشتق بھی سات قسم کا ہوتا ہے۔

مشق نمبر ۲۷

ذیل کے فعلوں اور اسموں کی قسمیں پہچانو :۔

اَمَرَ　یَذْهَبُ　یَأْکُلُ　یَدْعُوْ[1]　ذَهَبُوْا　وَهَبَ[2]

عَزَّ[3]　تَقَبَّلَ　تَوَضَّأَ[17]　تَقَوَّلَ[4]　سُئِلَتْ[5]　تَوَلّٰی[6]

یَقُصُّ[7]　مَلَأَ[8]　قَالَ　قَاتَلَ　دَنَا[9]　یَکُوْنُ

لَیَسْمَعُنَّ　اَدَبٌ　رَأْسٌ　عَزِیْزٌ　مَمْلُوْءٌ[10]　غَیُوْرٌ[11]

اَلْقَاضِیْ　مَوْعُوْدٌ[12]　مَدْعُوٌّ[13]　مَنْصُوْرٌ　وَلِیٌّ[14]　یَسِیْرٌ[15]

اَلدَّرْسُ السَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ

تغیّرات کی قسمیں اور چند قاعدے

غیر سالم الفاظ میں اہل زبان کو جہاں کہیں تلفظ میں ثقل

---

[1] وہ بلاتا ہے ۔ [2] اس نے عطا کیا ۔ [3] عزت والا ہوا ۔ [4] اس نے بات گھڑلی ۔ [5] وہ پوچھی گئی ۔ [6] دوست رکھا ۔ [7] وہ قصہ بیان کرتا ہے ۔ [8] اس نے بھرا ۔ [9] وہ قریب ہوا ۔ [10] بھرا ہوا ۔ [11] غیرتمند ۔ [12] وعدہ کیا ہوا [13] بلایا ہوا ۔ [14] والی ۔ وارث ۔ دوست ۔ [15] آسان ۔ تھوڑا سا ۔ [17] اس نے وضو کیا ۔

[17] وضو کرنا ۔

اور تکلّف محسوس ہوا تو انھوں نے اس ثقل کو کم کرنے کے لئے لفظ میں کسی قدر تغیر کر دیا۔

۲ تغیّر تین قسم سے ہوا ہے :

(۱) تخفیف = همزہ کو کسی طرف علّت بدل دینا یا حذف کر دینا: أَءْمَنَ سے آمَنَ، اُوْخُذْ سے خُذْ [لے] (اس قسم کا تغیّر مهموز میں ہوا کرتا ہے)

(۲) اِدْغام = دو ہم جنس یا ہم مَخْرَجْ حرفوں کو باہم ملا کر پڑھنا: مَدَدَ سے مَدَّ (ادغام کا تغیّر زیادہ تر مضاعف میں ہوا کرتا ہے)

(۳) تعلیل = کسی حرف علّت کو دوسرے حرف علّت سے بدل دینا یا حذف کر دینا: قَوَلَ سے قَالَ، یَوْعِدُ سے یَعِدُ (یہ تغیّر معتلّ کی تینوں قسموں یعنی مثال، اجوف اور ناقص میں ہوا کرتا ہے)۔

۳۔ اب تخفیف، ادغام اور تعلیل کے چند کثیر الاستعمال قاعدے لکھ دئے جاتے ہیں تاکہ آئندہ کے اسباق سمجھنے میں آسانی ہو۔ ابھی سرسری طور پر انھیں ذہن نشین کر لو۔ آئندہ موقع موقع سے ان کا اعادہ ہوتا رہیگا

ا۔ تخفیف کے قاعدے

قاعدہ نمبر (۱) کسی لفظ میں دو همزے ایک جگہ جمع ہو جائیں جن میں سے پہلا متحرک اور دوسرا ساکن ہو تو همزۂ ساکن کو ایسے

حرف علت سے بدل دیا جاتا ہے جو ماقبل کی حرکت کے مناسب ہو یعنی ماقبل میں فتحہ ہو تو ہمزہ ساکن کو الف سے بدلا جائے، ضمہ ہو تو واو سے اور کسرہ ہو تو ي سے بدلنا چاہئے:-

أَءْمَنَ سے آمَنَ[1] کیونکہ فتحہ کو الف سے مناسبت ہے

أُءْمِنُ سے أُوْمِنُ[2] " ضمہ کو واو " "

إِءْمَانٌ سے إِيْمَانٌ[3] " کسرہ کو ي " "

قاعدہ نمبر (۲) ہمزۂ ساکن کے ماقبل ہمزہ کے سوا کوئی اور حرف متحرک ہو تو ہمزۂ ساکن کو ماقبل کی حرکت کی مناسبت سے کسی حرف علت سے بدل دینا جائز ہے، لازم نہیں ہے، يَأْمُرُ کو يَامُرُ يُؤْمِنُ کو يُوْمِنُ اور مِئْذَنَةٌ[4] کو مِيْذَنَةٌ بھی پڑھ سکتے ہیں۔

تنبیہ ۱- یہ دونوں قاعدے مہموز سے متعلق ہیں، پہلا لازمی ہے دوسرا اختیاری۔

تنبیہ ۲- اس مقام پر یہ بھی سمجھ لو کہ ضمہ ـُـ کے بعد ہمزہ آئے تو اس ہمزہ کے نیچے واو زائد، اور کسرہ کے بعد آئے تو ي یا اس کا دندانہ لکھنے کا دستور ہے: يُؤْمِنُ اور مِئْذَنَةٌ۔ یہ واو اور ي بالکل پڑھے نہیں جاتے فتحہ کے بعد ہمزہ ساکن

[1] اس نے ایمان لایا [2] میں ایمان لاتا ہوں [3] ایمان لانا۔ مان لینا [4] اذان دینے کی جگہ۔

آئے تو اسے الف کے اوپر لکھتے ہیں یا الف ہی کو جزم دیدیتے ہیں:
یَأمُرُ یا یَأْمُرُ ؛

یہ بھی خیال رہے کہ ھمزۂ مفتوحہ کے بعد الف لکھنا ہو تو
اکثر الف کے اوپر لمبا زبر لکھ دیتے ہیں : آ ، اگرچہ کبھی ءا اور
أ بھی لکھا کرتے ہیں ؛

تنبیہ ۳ ۔ تخفیف کے مزید دو قاعدے درس ۲۸ میں
لکھے جائینگے ؛

۲ ۔ ادغام کے قاعدے

قاعدہ نمبر (۱)۔ ایک جنس کے دو حرف اکٹھے ہو جائیں جن میں
پہلا ساکن اور دوسرا متحرّک ہو تو لکھنے میں دونوں کو ملا کر ایک حرف
بنا دیا جاتا ہے : مَدْدٌ (بروزن فَعْلٌ) سے مَدٌّ ؛

قاعدہ نمبر (۲)۔ دونوں ہم جنس حروف متحرّک ہوں تو پہلے
کو ساکن کر کے دوسرے میں ملا دیتے ہیں : مَدَدَ سے مَدْدَ پھر مَدَّ ؛

تنبیہ ۴ ۔ مگر بعض الفاظ اس قاعدے سے مُسْتَثْنیٰ ہیں:
سَبَبٌ (سبب) میں ادغام نہیں ہوتا کیونکہ سَبٌّ (گالی) سے
مشابہت ہو جاتی ہے ۔ اسی طرح مَدَدٌ (مدد ۔ اعانت) میں ادغام
نہیں ہوتا کیونکہ مَدٌّ (کھینچنا) سے مشابہت ہو جاتی ہے ؛

قاعدہ نمبر (۳)۔ اگر مُتجَانسین (دوہم جنس) متحرک ہوں اور ان کا ماقبل ساکن تو پہلے حرف کی حرکت ماقبل کی طرف منتقل کر کے متجانسین میں باہم ادغام کر دیتے ہیں: یَمْدُدُ سے یَمُدْدُ پھر یَمُدُّ ؛

تنبیہ ۵۔ رباعی افعال اس قاعدے سے مستثنیٰ ہیں: جَلْبَبَ یُجَلْبِبُ ؛

تنبیہ ۶۔ مذکورہ قاعدے مضاعف میں جاری ہوتے ہیں ؛

تنبیہ ۷۔ ادغام کے چند اور قاعدے درس ۲۹ میں لکھے جائینگے ؛

۳۔ تعلیل کے قاعدے

قاعدہ نمبر (۱) فتحہ کے بعد واو اور یِ متحرک ہوں تو انھیں الف سے بدل دیا جاتا ہے۔ یعنی اَوَ، اَوِ، اَوُ اور اَیَ، اَیِ اور اَیُ سے اُ ہو جاتا ہے:

قَوَ-لَ سے قَا-لَ ، خَوِ-فَ سے خَا-فَ = خَاف[1]

بَیَعَ سے بَا-عَ[2] ، نَیِ-لَ سے نَا-لَ[3] = نَالَ

دَ-عَوَ سے دَ-عَا[4] ، رَ-مَیَ سے رَ-مٰی[5] = رَمٰی

طَوُ-لَ سے طَا-لَ ، یَخْ-شَیُ سے یَخْ-شٰی = یَخْشٰی[6]

---

[1] خَافَ۔ ڈرنا؛ [2] بَاعَ بیچنا؛ [3] نَالَ پانا؛ [4] دَعَا بلانا؛
[5] رَمٰی پھینکنا؛ [6] وہ ڈرتا ہے یا ڈریگا، اس کا ماضی خَشِیَ ہے ؛

تنبیہ ۸۔ یہ قاعدہ زیادہ تر اجوف اور ناقص کے ماضی معروف میں استعمال کیا جاتا ہے۔ مگر آئیُ صرف مضارع ناقص میں آتا ہے۔

قاعدہ نمبر (۲) اُوِ اور اُيِ سے اِيْ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اِيُ سے بھی اِيْ بن جاتا ہے:۔

قُوِ۔ لَ سے قِيْ۔ لَ ، بُيِ۔ عَ سے بِيْ۔ عَ

يَرْ۔ مِيُ سے يَرْ۔ مِيْ ، (مضارع از رَمٰی)۔

تنبیہ ۹۔ یہ قاعدہ اجوف کے ماضی مجہول میں استعمال ہوتا ہے مگر اِيُ کی شکل صرف مضارع ناقص سے مخصوص ہے۔

قاعدہ نمبر (۳) کسرہ کے بعد واو مفتوح کو یِ سے بدل دیتے ہیں یعنی اِوَ سے اِيَ بنا لیتے ہیں: رَضِوَ سے رَضِيَ، دُعِوَ سے دُعِيَ (دَعَا کا مجہول)۔

قاعدہ نمبر (۴)۔ کسرہ کے بعد واو ساکن کو یِ سے بدل دیا جاتا ہے۔ یعنی اِوْ سے اِيْ ہو جاتا ہے = اِوْ۔ جَلْ سے اِيْ = جَلْ = اِيْجَلْ (امر از وَجِلَ = ڈرنا)، مِوْ۔ زَانٌ سے مِيْ۔ زَانٌ = مِيْزَانٌ (ترازو)۔

قاعدہ نمبر (۵) ضمّہ کے بعد یِ ساکن کو واو سے بدل دیا جاتا ہے یعنی اُيْ سے اُوْ ہو جاتا ہے = مُيْ۔ سِرٌ سے مُوْ۔ سِرٌ[۱]

---

[۱] تونگر۔

یُیْ۔ قِظُ سے یُوْ۔قِظُ (مضارع از اَیْقَظَ = بیدار کرنا۔جگانا) ÷

تنبیہ۔۱۔ قاعدہ (۴) اور (۵) مثال واوی اور یائی میں مستعمل ہیں ÷

قاعدہ نمبر (۶)۔ اَوُوْ اور اَیُوْ سے اَوْ ہوجاتا ہے، دَ۔عَوُوْا سے دَ۔عَوْا، رَ۔مَیُوْا سے رَ۔مَوْا = یَرْ۔ضَیُوْ۔نَ سے یَرْ۔ضَوْ۔نَ ÷

قاعدہ نمبر (۷)۔ اُوُوْ اور اِیُوْ سے اُوْ ہوجاتا ہے: سَ۔رُوُوْا سے سَ۔رُوْا، رَ۔ضِیُوْا سے رَ۔ضُوْا، یَدْ۔عُوُوْ۔نَ یَدْ۔عُوْ۔نَ، یَرْ۔مِیُوْ۔نَ سے یَرْ۔مُوْ۔نَ ÷

قاعدہ نمبر (۸)۔ سکون کے بعد واو مضموم ہو تو اس کا ضمہ ماقبل کی طرف منتقل کر دیتے ہیں: یَقْوُ۔لُ سے یَقُوْ۔لُ (مضارع از قَالَ) ÷

قاعدہ نمبر (۹)۔ سکون کے بعد ی مکسور ہو تو اس کا کسرہ ماقبل کی طرف منتقل کر دیتے ہیں: یَبْیِ۔عُ سے یَبِیْ۔عُ (مضارع از بَاعَ) ÷

قاعدہ نمبر (۱۰)۔ سکون کے بعد واو یا ی مفتوح ہو تو ان کا فتحہ ماقبل کی طرف منتقل کرکے واو اور ی کو الف سے بدل دیتے

ہیں: یَخْوَفُ سے یَخَافُ (مضارع از خَافَ)، یَنْیَلُ سے یَنَالُ (مضارع از نَالَ)÷

مُسْتَثْنَیات: (۱) اجوف واوی سے باب فَعِلَ کے بعض افعال قاعدۂ تعلیل نمبر (۱) اور نمبر (۱۰) سے مُسْتَثْنیٰ ہیں: عَوِرَ، یَعْوَرُ (یک چشم ہونا)÷

(۲) اجوف واوی کے لام کلمہ کی جگہ ی ہو تو وہ بھی مذکورہ قاعدوں سے مستثنیٰ ہے: سَوِیَ، یَسْوٰی (برابر ہونا)÷

(۳) باب اِفْعَلَّ میں واو اور ی ہمیشہ برقرار رہتے ہیں: اِسْوَدَّ، یَسْوَدُّ، اِبْیَضَّ، یَبْیَضُّ÷

(۴) باب اِسْتَفْعَلَ کے بعض مادّوں میں واو قائم رہتا ہے: اِسْتَصْوَبَ، یَسْتَصْوِبُ (رائے طلب کرنا)÷

(۵) اِسْمُ الْاٰلَه اور اِسْمُ التَّفْضِیل بھی تغیّر سے مُسْتَثْنیٰ ہیں: مِقْوَلٌ، مِبْیَعٌ. اَقْوَلُ (بڑا بولنے والا)÷

قاعدہ نمبر (۱۱). فَاعِلٌ کے وزن میں ع کی جگہ واو یا ی آجائے تو ان کو همزہ سے بدل دیا جاتا ہے: قَاوِلٌ سے قَائِلٌ، بَایِعٌ سے بَائِعٌ÷

قاعدہ نمبر (۱۲)۔ باب اِفْتَعَلَ میں ف کی جگہ واو آجائے تو

اِس کو ت سے بدل کر ت میں ادغام کر دیتے ہیں: اِوْتَصَلَ سے اِتْتَصَلَ پھر اِتَّصَلَ (ملنا)

قاعدہ نمبر (۱۳)۔ مصدر یا اور کسی اسم کے آخر میں الف کے بعد واو ہو یا ي تو انھیں ھمزہ سے بدل دیا جاتا ہے: اِرْضَاوٌ سے اِرْضَاءٌ (راضی کرنا)، اِلْقَايٌ سے اِلْقَاءٌ (ڈالنا)، سَمَاوٌ سے سَمَاءٌ (آسمان)، بِنَايٌ سے بِنَاءٌ (عمارت)۔

تنبیہ ۱۱۔ تعلیل کے مزید دو قاعدے درس ۳۰ میں اور دو قاعدے درس ۳۱ میں لکھے جائینگے۔

اَلدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالْعِشْرُوْنَ

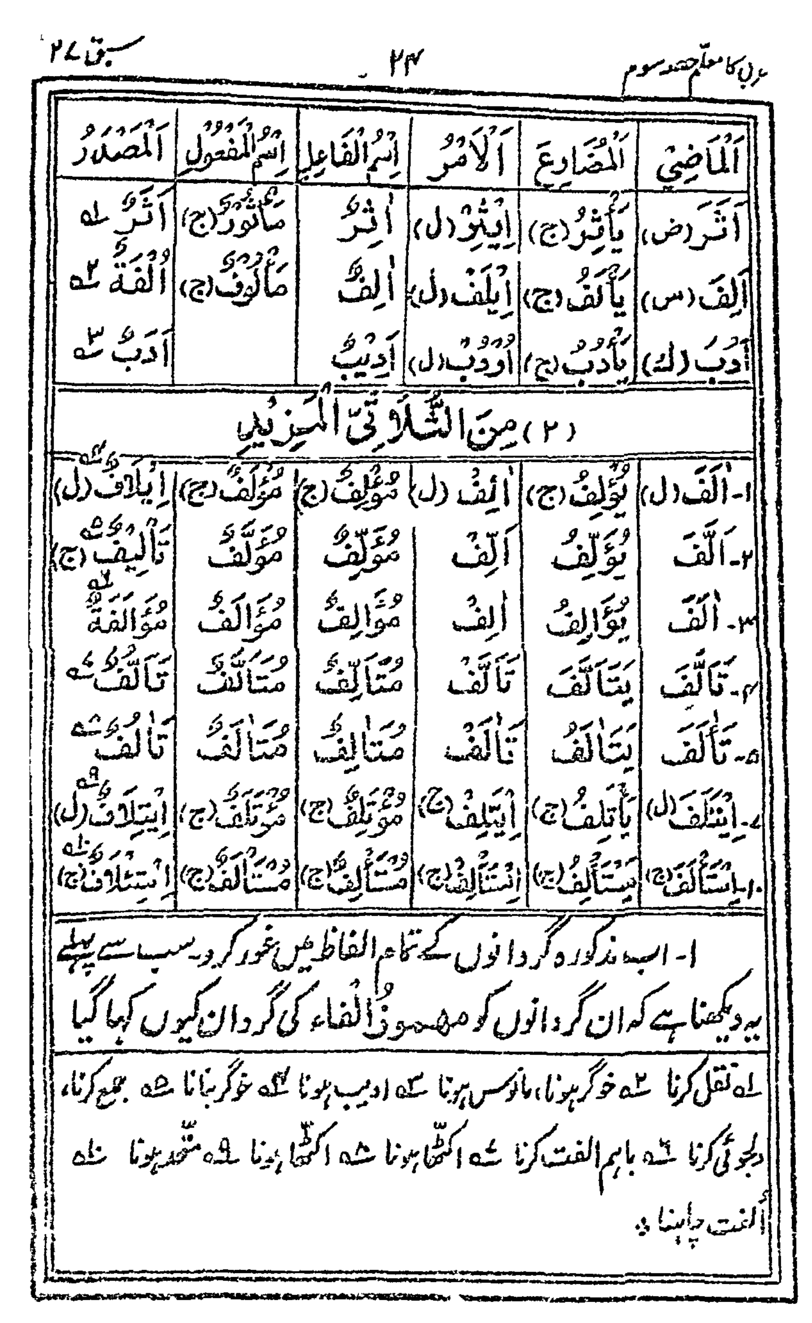
اَلْمَهْمُوْزُ

اَلصَّرْفُ الصَّغِيْرُ لِمَهْمُوْزِ الْفَاءِ (۱) مِنَ الثُّلَاثِيِّ الْمُجَرَّدِ

تنبیہ ۱۔ جن لفظوں میں تغیّر لازمی طور پر ہوا ہے ان کے سامنے (ل) لکھا ہے اور جہاں جوازاً تغیّر ہو سکتا ہے وہاں (ج) لکھا ہے۔

اَلْمَاضِيْ	اَلْمُضَارِعُ	اَلْاَمْرُ	اِسْمُ الْفَاعِلِ	اِسْمُ الْمَفْعُوْلِ	اَلْمَصْدَرُ
اَمَلَ (ن)	يَأْمُلُ (ج)	اُوْمُلْ (ل)	اٰمِلٌ	مَأْمُوْلٌ (ج)	اَمَلٌ [1]

[1] اُمید کرنا۔



اَلْمَاضِي	اَلْمُضَارِعُ	اَلْاَمْرُ	اِسْمُ الْفَاعِلِ	اِسْمُ الْمَفْعُولِ	اَلْمَصْدَرُ
اَثَرَ (ض)	يَأْثِرُ (ج)	اِيثِرْ (ل)	آثِرٌ	مَأْثُورٌ (ج)	اَثْرٌ [1]
اَلِفَ (س)	يَأْلَفُ (ج)	اِيلَفْ (ل)	آلِفٌ	مَأْلُوفٌ (ج)	اُلْفَةٌ [2]
اَدُبَ (ك)	يَأْدُبُ (ج)	اُودُبْ (ل)	اَدِيبٌ		اَدَبٌ [3]

(۲) مِنَ الثُّلَاثِيِّ الْمَزِيدِ

اَلْمَاضِي	اَلْمُضَارِعُ	اَلْاَمْرُ	اِسْمُ الْفَاعِلِ	اِسْمُ الْمَفْعُولِ	اَلْمَصْدَرُ
۱- آلَفَ (ل)	يُؤْلِفُ (ج)	آلِفْ (ل)	مُؤْلِفٌ (ج)	مُؤْلَفٌ (ج)	اِيلَافٌ (ل) [4]
۲- اَلَّفَ	يُؤَلِّفُ	اَلِّفْ	مُؤَلِّفٌ	مُؤَلَّفٌ	تَأْلِيفٌ (ج) [5]
۳- آلَفَ	يُؤَالِفُ	آلِفْ	مُؤَالِفٌ	مُؤَالَفٌ	مُؤَالَفَةٌ [6]
۴- تَاَلَّفَ	يَتَاَلَّفُ	تَاَلَّفْ	مُتَاَلِّفٌ	مُتَاَلَّفٌ	تَاَلُّفٌ [7]
۵- تَآلَفَ	يَتَآلَفُ	تَآلَفْ	مُتَآلِفٌ	مُتَآلَفٌ	تَآلُفٌ [8]
۶- اِيتَلَفَ (ل)	يَأْتَلِفُ (ج)	اِيتَلِفْ (ج)	مُؤْتَلِفٌ (ج)	مُؤْتَلَفٌ (ج)	اِيتِلَافٌ (ل) [9]
۷- اِسْتَأْلَفَ (ج)	يَسْتَأْلِفُ (ج)	اِسْتَأْلِفْ (ج)	مُسْتَأْلِفٌ (ج)	مُسْتَأْلَفٌ (ج)	اِسْتِئْلَافٌ (ج) [10]

۱- اب مذکورہ گردانوں کے تمام الفاظ میں غور کرو۔ سب سے پہلے یہ دیکھنا ہے کہ ان گردانوں کو مہموز الفاء کی گردان کیوں کہا گیا

[1] نقل کرنا [2] خوگر ہونا، مانوس ہونا [3] ادیب ہونا [4] خوگر بنانا [5] جمع کرنا، دلجوئی کرنا [6] باہم الفت کرنا [7] اکٹھا ہونا [8] اکٹھا ہونا [9] متحد ہونا [10] الفت چاہنا۔

ہے ؟ ذرا غور کروگے تو تم خود ہی کہہ دوگے کہ اس گردان کے افعال و اسماء میں ف کلمہ کی جگہ همزہ آیا ہے اس لئے انھیں مهموز الفا کہنا چاہیئے۔ اس کے ساتھ ہی تمھارا ذہن اس طرف بھی منتقل ہوگا کہ اگر همزہ ع کلمہ کی جگہ ہو جیسے سَأَلَ میں تو اسے مهموز العین اور ل کلمہ کی جگہ ہو جیسے قَرَءَ میں تو اسے مهموز اللّام کہنا چاہیئے۔

۲ - اچھا اب پھر شروع سے دیکھیں کون کون سے لفظ میں کیسا کیسا تغیّر ہوا ہے یا بالکل نہیں ہوا ہے ؟ یہ تو معلوم ہو چکا کہ گردان کے تمام الفاظ مهموز الفا ہیں۔ اس لئے ہر لفظ میں ف کلمہ کی جگہ همزہ ہونا چاہیئے۔ اب جہاں کہیں ف کلمہ کی جگہ همزہ نظر نہ آئے بلکہ کوئی حرف علت (الف یا ی یا واو) آگیا ہو تو سمجھ لو کہ وہاں ضرور تغیّر ہوا ہے۔

دیکھو ثلاثی مجرد کی گردان میں صرف امر حاضر کے صیغوں میں تغیّر نظر آرہا ہے : اُومُلْ، اِيثِرْ، اِيلَفْ اور اُودُبْ میں همزہ کی جگہ واو یا ي موجود ہے۔ تم کہہ سکتے ہو، چونکہ یہ الفاظ مهموز الفا ہیں اس لئے ف کلمہ کی جگہ همزہ ہونا چاہیئے اور یہ الفاظ اصل میں أُءْمُلْ، اِءْثِرْ، اِءْلَفْ اور اُءْدُبْ ہونگے۔ پھر جب دیکھوگے ان میں اکٹھا دو ہمزے آگئے ہیں جن میں پہلا متحرّك اور دوسرا ساکن

تو فوراً کہہ دوگے کہ ہاں قاعدۂ تخفیف نمبر (۱) کے مطابق ان میں ھمزہ
کو واو اور ي سے بدلنا پڑا ہے +

تنبیہ ۱۔ مگر مذکورہ الفاظ کے ماقبل کوئی لفظ آجائے تو امر
کا ھمزۃ الوصل تلفظ سے ساقط ہوجائیگا (دیکھو درس ۲۱ تنبیہ ۲)
اور ھمزۂ اصلیہ اپنی جگہ برقرار رہیگا۔ فَأْمُلْ، وَأْتِنْ،
وَأْلَفْ، ثُمَّ أْدُبْ

۳۔ اب ثلاثي مزید کی گردانوں پر نظر ڈالیں۔ پہلی ہی سطر میں
باب اَفْعَلَ کی گردان کے اندر تین لفظوں آلَفَ (ماضي)، اِلِفْ (امر)
اور اِیْلَافٌ (مصدر) میں تغیّر پایا جاتا ہے۔ آخر یہ بھی مھموز الفا
ہیں اس لئے آلَفَ اصل میں أَءْلَفَ بروزنِ اَفْعَلَ، آلِفْ اصل میں
أَءْلِفْ بروزن اَفْعِلْ اور اِیْلَافٌ اصل میں اِءْلَافٌ بروزن اِفْعَالٌ
ہونا چاہیئے۔ ان کی اصلیت دیکھتے ہی تم کہوگے کہ بیشک ان میں
بھی قاعدۂ تخفیف نمبر (۱) کے مطابق ھمزہ کو الف سے اور ي
سے بدلنا لازم ہے۔

۴۔ ہاں اور آگے بڑھو۔ دیکھو دوسرے، تیسرے، چوتھے اور پانچویں
باب میں کوئی تغیّر نہیں ہوا ہے۔ شاید تیسرے باب میں آلَفَ کو دیکھ کر
تم سوچ میں پڑجاؤ کہ پہلے باب میں آلَفَ گذرا ہے اور اس میں تغیّر

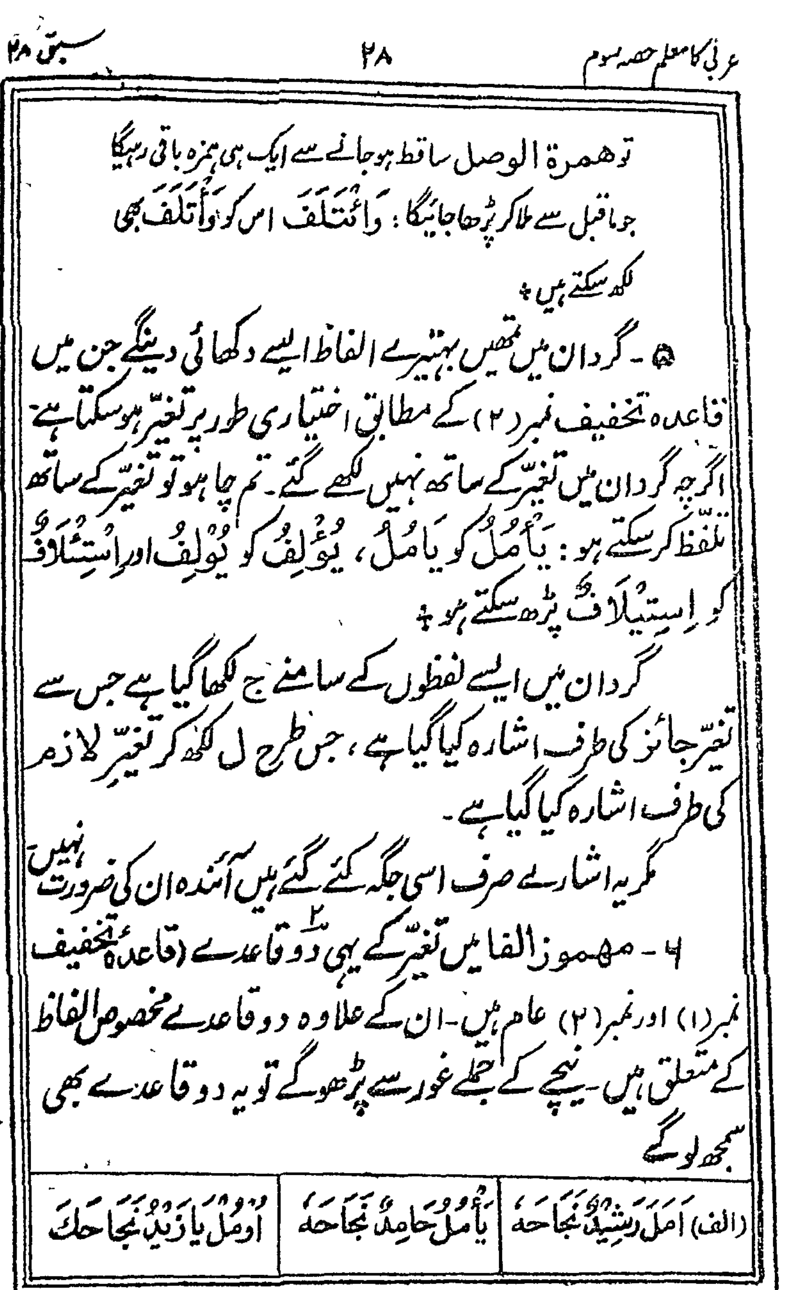
ہوا ہے تو کیا اس میں تغیر نہیں ہوا ہے ؛ مگر یہ شبہ صرف کتابت کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ اگر اس کو ءَالَفَ لکھ دیا جائے تو سمجھ جاؤ گے کہ یہ اپنے وزن فَاعَلَ پر ٹھیک اترتا ہے۔ اس میں کوئی تغیر نہیں معلوم ہوتا۔ اس میں الف زائد ہے اور باب اوّل کے اٰلَفَ میں الف ھمزۂ اصلیہ سے بدلا ہوا ہے (دیکھو اوپر کا فقرہ)

اچھا اور آگے بڑھیں۔ چھٹا باب تو لکھا ہی نہیں۔ معلوم ہوا کہ باب اِنْفَعَلَ سے مہموز الفا نہیں آتا.

ساتواں باب دیکھ کر سمجھ جاؤ گے اِيْتَلَفَ (ماضی) اِيْتَلِفْ (امر) اور اِيْتِلَاف (مصدر) میں ھمزہ کی جگہ ي نظر آتی ہے۔ کیونکہ اصل میں اِءْتَلَفَ، اِءْتَلِفْ اور اِءْتِلَاف ہونا چاہیے۔ ان میں بھی دو ہمزے اکٹھا ہوجانے کی وجہ سے قاعدہ تخفیف نمبر (۱) کے مطابق ھمزۂ اصلیہ کو ي سے بدل دیا گیا ہے.

تنبیہ ۲۔ یاد رکھو کہ ثلاثي مزید کے پانچ ابواب (۶، ۷، ۸، ۹ اور ۱۰) کے ماضي، امر اور مصدر کے شروع میں جو ھمزہ آتا ہے وہ بھی ھمزۃ الوصل ہوتا ہے، اِجْتَنَبَ ثُمَّ اجْتَنَبَ

اس بیان سے تم سمجھ سکتے ہو کہ اِئْتَلَفَ میں تغیر اسی وقت ہوگا جب اس کے ماقبل کوئی لفظ نہ آئے۔ مگر جب کوئی لفظ ماقبل میں آجائے



تو همزة الوصل ساقط ہو جانے سے ایک ہی ہمزہ باقی رہیگا
جو ماقبل سے ملا کر پڑھا جائیگا: وَائْتَلَفَ اس کو وَأْتَلَفَ بھی
لکھ سکتے ہیں۔

۵- گردان میں تمھیں بہتیرے الفاظ ایسے دکھائی دینگے جن میں
قاعدہ تخفیف نمبر (۲) کے مطابق اختیاری طور پر تغیّر ہو سکتا ہے
اگرچہ گردان میں تغیّر کے ساتھ نہیں لکھے گئے۔ تم چاہو تو تغیّر کے ساتھ
تلفّظ کر سکتے ہو: یَأْمُلُ کو یَامُلُ، یُؤْلِفُ کو یُوْلِفُ اور اِسْتِئْلَافٌ
کو اِسْتِیْلَافٌ پڑھ سکتے ہو۔

گردان میں ایسے لفظوں کے سامنے ج لکھا گیا ہے جس سے
تغیّر جائز کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، جس طرح ل لکھ کر تغیّر لازم
کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

مگر یہ اشارے صرف اسی جگہ کئے گئے ہیں آئندہ ان کی ضرورت نہیں

۶- مهموز الفاء میں تغیّر کے یہی دو قاعدے (قاعدہ تخفیف
نمبر (۱) اور نمبر (۲)) عام ہیں۔ ان کے علاوہ دو قاعدے مخصوص الفاظ
کے متعلق ہیں۔ نیچے کے جملے غور سے پڑھو گے تو یہ دو قاعدے بھی
سمجھ لوگے

(الف) أَمَلَ رَشِيْدٌ نَجَاحَهُ	يَأْمُلُ حَامِدٌ نَجَاحَهُ	اُوْمُلْ يَا زَيْدُ نَجَاحَكَ

ماضی	مضارع	امر
(ب) أَخَذَ رَشِيدٌ كِتَابَهُ	يَأْخُذُ رَشِيدٌ كِتَابَهُ	خُذْ يَا زَيْدُ كِتَابَكَ
(ج) أَكَلَ رَشِيدٌ تَمْرَةً	يَأْكُلُ حَامِدٌ رُمَّانَةً	كُلْ يَا زَيْدُ سَفَرْجَلَةً
(د) أَمَرَ رَشِيدٌ بِالْحَقِّ	يَأْمُرُ حَامِدٌ بِالْحَقِّ	مُرْ يَا زَيْدُ بِالْحَقِّ
(ه) اِيتَلَفَ الْمُسْلِمُونَ	يَأْتَلِفُ الْمُسْلِمُونَ	اِيتَلِفْ يَا زَيْدُ مَعَ الْمُسْلِمِينَ
(و) اِتَّخَذَ[1] خَلِيلٌ مُحَمَّدًا صَدِيقًا	يَتَّخِذُ زَيْدٌ حَامِدًا صَدِيقًا	اِتَّخِذْ يَا حَامِدُ كِتَابَكَ أَنِيسًا[2]

اوپر کی چار سطروں میں غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ ان چاروں میں ماضی اور مضارع ٹھیک اپنی اصلی حالت پر ہیں۔ صرف فعل امر میں فرق معلوم ہوتا ہے

پہلی سطر میں أُومُلْ جو اصل میں أُءْمُلْ ہے اس میں حسبِ دستور قاعدہ ۱ کے مطابق ہمزہ واو سے بدلا گیا ہے۔ مگر دوسری سطر میں أَخَذَ کا امر أُوخُذْ نہیں لکھا ہے بلکہ خُذْ لکھا ہے یوں خُذْ بھی اصل میں أُءْخُذْ ہے مگر چونکہ بول چال میں اس لفظ کا

[1] بنا لینا۔ اختیار کرنا [2] جس سے اُنس ہو جائے۔ دوست۔ ساتھی۔

استعمال کثرت سے ہوتا ہے اس لئے اس میں مزید تخفیف کی ضرورت محسوس ہوئی اس وجہ سے اس کے همزۂ اصلیہ کو واو سے بدلنے کے عوض سرے سے حذف ہی کر دیا گیا ہے۔ جب اصلی همزه جو ساکن تھا حذف ہو گیا اور اس کا مابعد متحرك ہے تو همزة الوصل کی ضرورت ہی نہ رہی، وہ بھی حذف ہو گیا (دیکھو درس ۲۱ تنبیہ ۱)۔ یہی حال كُلْ اور مُرْ کا ہے ÷

خُذْ کی گردان اس طرح ہوگی : خُذْ، خُذَا، خُذُوا، خُذِيْ، خُذَا، خُذْنَ ÷

اسی قیاس پر كُلْ اور مُرْ کی گردان کر لو ÷

تنبیہ ۳۔ یاد رکھو کہ حالتِ وصل میں صرف مُرْ کا همزه عام قاعدے کے مطابق لوٹایا جاتا ہے : وَأْمُرْ، فَأْمُرْ مگر كُلْ اور خُذْ کا همزه کبھی نہیں لوٹایا جاتا ÷

اب پانچویں اور چھٹی سطر میں غور کرو۔ پچھلی گردانوں میں تم نے دیکھا ہے کہ اِيْتَلَفَ بابِ اِفْتَعَلَ سے ہے جو کہ اصل میں اِءْتَلَفَ ہے۔ قاعدہ ۱۰ کے مطابق همزه کو ي سے بدلا گیا ہے۔ مگر تم سوچتے ہوگے کہ اِتَّخَذَ کس باب سے ہے ؟ اس کے وزن سے شاید تم پہچان لوگے کہ یہ بھی تو بابِ اِفْتَعَلَ سے معلوم ہوتا ہے۔ بیشک

اِیتَلَفَ کی مانند اِتَّخَذَ بھی باب اِفْتَعَلَ سے ہے اور مہموز الفا ہے۔ وہ اَلِفَ سے بنا ہے اور یہ اَخَذَ سے۔ اتنا سُنتے ہی تم کہہ دوگے کہ اس کی اصلیت اِءْتَخَذَ ہونا چاہیئے۔ ہاں ٹھیک ہے۔ مگر اس میں عام قاعدے کا استعمال نہیں کیا گیا بلکہ ھمزہ کو ت سے بدل کر اِفْتَعَلَ کی ت میں ادغام کر دیا گیا ہے۔ اسی لئے اِیتَخَذَ نہیں بلکہ اِتَّخَذَ بن گیا۔ اس کی گردان اس طرح ہوگی :۔ اِتَّخَذَ، یَتَّخِذُ، اِتَّخِذْ، مُتَّخِذٌ، مُتَّخَذٌ، اِتِّخَاذٌ +

مذکورہ بیان سے دو نئے قاعدے بن گئے :۔

قاعدۂ تخفیف نمبر (۳)۔ اَخَذَ، اَکَلَ اور اَمَرَ کا امر حاضر خُذْ، کُلْ اور مُرْ ہوگا +

قاعدۂ تخفیف نمبر (۴)۔ اَخَذَ جب باب اِفْتَعَلَ سے گردانا جائے تو ھمزہ کو ت سے بدل کر اِفْتَعَلَ کی ت میں ادغام کرکے اِتَّخَذَ، یَتَّخِذُ بنا لیا جاتا ہے +

تنبیہ ۴۔ یہ قاعدہ صرف اَخَذَ کے مادّے کے لئے مخصوص ہے اور مادّوں میں وہی اِیتَلَفَ کا عام قاعدہ استعمال ہوتا ہے۔

تنبیہ ۵۔ مہموز العین اور مہموز اللام میں کوئی تغیر نہیں ہوتا۔ صرف سَأَلَ کے مضارع میں کبھی کبھی اور اس کے

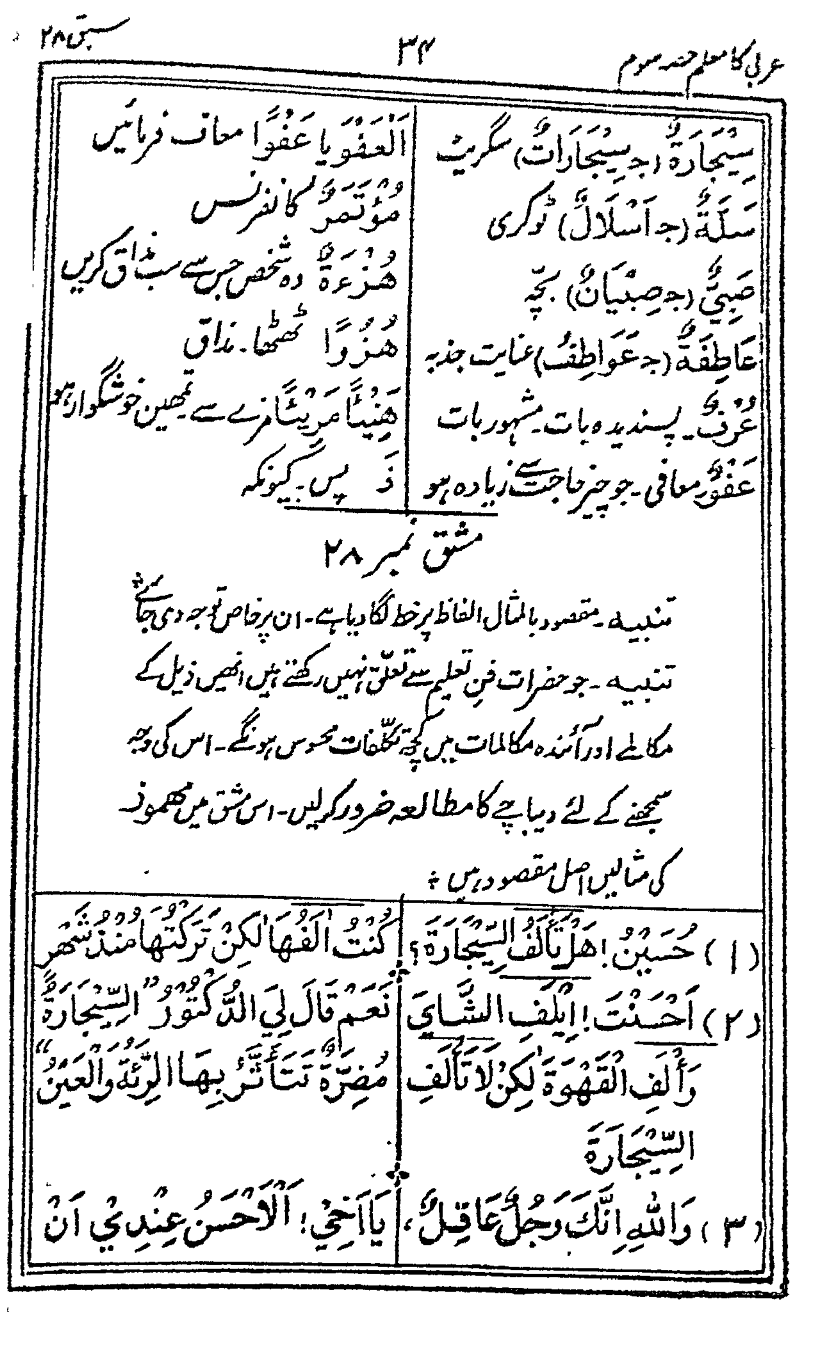
امر میں جبکہ وہ جملے کے شروع میں واقع ہو اکثر اوقات ھمزہ گرا دیا جاتا ہے؛
یَسْئَلُ سے یَسَلُ اور اِسْئَلْ سے سَلْ ÷
تنبیہ ۶۔ پچھلی گردانوں سے تم یہ بھی سمجھ سکتے ہو کہ مھموز الفا ثلاثی مجرّد کے صرف چار ابواب (نَصَرَ، ضَرَبَ، سَمِعَ اور کَرُمَ) سے آتا ہے اور ثلاثی مزید کے ابواب اِنْفَعَلَ (۷)، اِفْعَلَّ (۸) اور اِفْعَالَّ (۹) کے سوا باقی سات ابواب سے آتا ہے ÷

سلسلة الالفاظ نمبر ۲۶

تنبیہ ۷۔ سلسلۂ الفاظ میں افعال کے سامنے ض، ن، س، ف، ك اور ح ان چھ حرفوں میں سے کوئی لکھا ہو تو اس سے ثلاثی مجرّد کے ابواب کی طرف اشارہ سمجھو۔ اور جو ہندسے لکھے گئے ہیں ان سے ابواب ثلاثی مزید کی طرف اشارہ سمجھو۔ دیکھو ذیل میں پہلا لفظ اَثَرَ (ض) نقل کرنا (۱) ایثار کرنا۔ ترجیح دینا (۲) اثر کرنا (۴) اثر قبول کرنا لکھا ہے۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ اَثَرَ باب ضَرَبَ سے ہو تو اس کے معنی ہیں "نقل کرنا" اور جب اسی کو ثلاثی مزید کے پہلے باب پر لیجا کر آثَرَ (دراصل اَءْثَرَ) بنا دیں تو معنی ہوں گے

: "ایثار کرنا۔ ترجیح دینا" اور جب دوسرے باب پر لیجا کر اَثَّرَ بنا دیں تو اسی کے معنی ہونگے "اثر کرنا" اور جب اس آثَرَ کو ثلاثی مزید کے چوتھے باب پر لیجا کر تَأَثَّرَ بنالیں تو اس کے معنی ہونگے "اثر قبول کرنا"

آثَرَ (ض) نقل کرنا (۱) ایثار کرنا۔ ترجیح دینا (۲) اثر کرنا (۴) اثر قبول کرنا	أَسْرَفَ (۱) بیجا خرچ کرنا حد سے بڑھنا
	اِلْتَمَسَ (۵) تلاش کرنا۔ التماس کرنا
أَجَرَ (ض) بدلہ دینا (۱۰) کرایہ سے لینا۔ نوکر رکھنا	أَمَلَ (ن) اُمید رکھنا (۴) غور کرنا
	اِمْتَثَلَ (۷) کسی کے کہنے کے مطابق کام کرنا۔ فرمانبرداری کرنا
أَخَذَ (ن) پکڑنا۔ لینا (مَعَ کے ساتھ) لے جانا (۳) گرفت کرنا	أَنْبَأَ (۱) وَنَبَّأَ (۲) خبر دینا
أَذِنَ (س) اجازت دینا (۱۰) اجازت مانگنا	خَسِئَ (س) دور ہونا۔ دھتکارا جانا
	شَاءَ (يَشَاءُ) چاہنا۔ شِئْتَ تو نے چاہا
أَتَى (يَأْتِي) آنا	عَفَا (يَعْفُو) معاف کرنا
اِسْتَهْزَأَ (۱۰) مسخری کرنا	هَنَأَ (ف) خوشگوار ہونا (۲) مبارکباد کہنا
أَعْرَضَ (۱) منہ پھیر لینا۔ الگ ہو جانا	أَنْشَأَ (۱) پیدا کرنا
أَجِيرٌ مزدور	رِئَةٌ (ج رِئَاتٌ) پھیپھڑا
حُلُمٌ بلوغت	رَغَدًا بافراغت
خَصَاصَةٌ حاجتمندی۔ مفلسی	



سِیجَارَۃٌ (ج سِیجَارَاتٌ) سگریٹ	اَلْعَفْوُ یا عَفْوًا معاف فرمائیں
سَلَّۃٌ (ج اَسْلَالٌ) ٹوکری	مُؤْتَمَرٌ کانفرنس
صَبِیٌّ (ج صِبْیَانٌ) بچہ	هُزْءَۃٌ وہ شخص جس سے سب مذاق کریں
عَاطِفَۃٌ (ج عَوَاطِفُ) عنایت جذبہ	هُزُوًا ٹھٹھا۔ مذاق
عُرْفٌ۔ پسندیدہ بات۔ مشہور بات	هَنِیْئًا مَرِیْئًا مزے سے تمہیں خوشگوار ہو
عَفْوٌ معافی۔ جو چیز حاجت سے زیادہ ہو	فَ پس۔ کیونکہ

مشق نمبر ۲۸

تنبیہ۔ مقصود بالمثال الفاظ پر خط لگا دیا ہے۔ ان پر خاص توجہ دی جائے۔

تنبیہ۔ جو حضرات فنِ تعلیم سے تعلق نہیں رکھتے ہیں انہیں ذیل کے مکالمے اور آئندہ مکالمات میں کچھ تکلفات محسوس ہونگے۔ اس کی وجہ سمجھنے کے لئے دیباچے کا مطالعہ ضرور کرلیں۔ اس مشق میں مهموز کی مثالیں اصل مقصود ہیں ؛

(۱) حُسَیْنُ! هَلْ تَأْلَفُ السِّیجَارَۃَ؟	كُنْتُ آلَفُهَا لٰكِنْ تَرَكْتُهَا مُنْذُ شَهْرٍ
(۲) اَحْسَنْتَ! اِیْلَفِ الشَّایَ وَأْلَفِ الْقَهْوَۃَ لٰكِنْ لَا تَأْلَفِ السِّیجَارَۃَ	نَعَمْ قَالَ لِیَ الدُّكْتُوْرُ اَلسِّیجَارَۃُ مُضِرَّۃٌ تَتَأَثَّرُ بِهَا الرِّئَۃُ وَالْعَیْنُ
(۳) وَاللّٰهِ اِنَّكَ رَجُلٌ عَاقِلٌ،	یَا اَخِیْ! اَلْاَحْسَنُ عِنْدِیْ اَنْ

سوال	جواب
فَإِنَّكَ تُؤْثِرُ قَوْلَ الدُّكْتُوْرِ عَلٰى مَأْلُوْفَاتِكَ	لَا نَأْلَفُ الشَّايَ وَالْقَهْوَةَ اَيْضًا بِلَا ضَرُوْرَةٍ
(۴) مَتٰى يَأْتِي اَبُوْكَ مِنْ دِهْلِيْ؟	يُؤَمَّلُ قُدُوْمُهٗ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى
(۵) هَلْ سَمِعْتُمْ خُطْبَةَ مَوْلَانَا اَبِي الْكَلَامِ فِي الْمُؤْتَمَرِ الْاِسْلَامِيِّ فِيْ دِهْلِيْ؟	نَعَمْ سَمِعْنَاهَا، اِنَّهَا كَانَتْ مُؤَثِّرَةً جِدًّا، قَدْ تَأَثَّرَ مِنْهَا جَمِيْعُ الْحُضَّارِ
(۶) هَلِ اسْتَأْجَرْتَ هٰذِهِ الدَّارَ؟	لَا! اَنَا مُتَأَمِّلٌ فِي اسْتِئْجَارِهَا
(۷) اَتَسْتَأْجِرُ هٰذَا الْاَجِيْرَ الْاَمِيْنَ فَاِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ	نَعَمْ اَسْتَأْجِرُهٗ بِسُرُوْرٍ فَنَحْنُ فِيْ حَاجَةٍ اِلٰى اَجِيْرٍ قَوِيٍّ اَمِيْنٍ
(۸) يَا عَلِيُّ! مُرْ وَلَدَكَ اَنْ يَأْخُذَ الْكِتَابَ وَيَقْرَءَ بَيْنَ يَدَيَّ	خُذْ يَا بُنَيَّ كِتَابَكَ وَاقْرَءْ اَمَامَ الْاُسْتَاذِ
(۹) يَا اُخْتِيْ! مُرِيْ بَنَاتِكِ	نَعَمْ يَا اَخِيْ؟ سَاٰمُرُهُنَّ بِالصَّلٰوةِ

	بِالصَّلٰوةِ فَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرُوْا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلٰوةِ إِذَا بَلَغُوْا سَبْعًا	اِمْتِثَالًا[1] لِأَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
(۱۰)	هَلِ اتَّخَذْتُمْ هٰذَا الْبَيْتَ مَسْجِدًا؟	نَعَمْ سَنَتَّخِذُهُ مَسْجِدًا وَمَدْرَسَةً
(۱۱)	سَلْ هٰذَا الشَّيْخَ هَلْ تَأْذَنُ لَنَا أَنْ نَسْئَلَكَ بَعْضَ الْمَسَائِلِ؟	سَلُوْنِيْ يَا أَوْلَادُ مَا شِئْتُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْا آيَاتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَلَعِبًا
(۱۲)	نَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ يَا شَيْخُ لَا تَغْضَبْ جِئْنَاكَ لِأَنَّ اللّٰهَ آثَرَكَ عَلَيْنَا فِي الْعِلْمِ	فَاسْئَلُوْا وَاعْمَلُوْا بِمَا عَلِمْتُمْ وَاتَّخِذُوا الْقُرْآنَ إِمَامًا فِيْ جَمِيْعِ أُمُوْرِكُمْ
(۱۳)	يَا آبَانَا! هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ لِنَأْكُلَ فَنَحْنُ جِئْنَا مِنْ مَسَافَةٍ بَعِيْدَةٍ	خُذُوْا يَا أَوْلَادُ تِلْكَ السَّلَّةَ وَكُلُوْا مِنَ الْفَوَاكِهِ مَا شِئْتُمْ وَاشْكُرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا رَزَقَكُمْ
(۱۴)	نَحْمَدُ اللّٰهَ وَنَشْكُرُكَ عَلٰى عَوَاطِفِكَ لٰكِنْ يَا شَيْخُ	اِخْسَئُوْا يَا أَشْرَارُ! مَا أَنْتُمْ بِجَائِعِيْنَ هَلِ اتَّخَذْتُمُوْنِيْ هُزُؤًا

[1] فرمانبرداری کے طور پر ۔

لَيْسَ فِيهَا خُبْزٌ وَلَا لَحْمٌ

بَيْنَكُمْ ؟

(۱۵) اَلْعَفْوَ، لَا تُؤَاخِذْنَا يَا عَمَّنَا هَا: نَحْنُ نَأْكُلُ التِّيْنَ وَالرُّطَبَ

فَكُلُوا مَا تُحِبُّوْنَ مِنْهَا هَنِيْئًا مَرِيْئًا

(۱۶) هَنَّأَكَ اللّٰهُ وَبَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ، فَهَلْ تَسْمَحُ لَنَا يَا شَيْخُ أَنْ نَأْخُذَ مَعَنَا هٰذِهِ السَّلَّةَ لِنَأْكُلَ فِي الطَّرِيْقِ

وَاللّٰهِ أَنْتُمْ شَيَاطِيْنُ، مَا جِئْتُمْ لِتَسْأَلُوا عَنِ الْمَسَائِلِ، إِنَّمَا جِئْتُمْ لِلْأَكْلِ وَالْاِسْتِهْزَاءِ

(۱۷) أَيُّهَا الشَّيْخُ الْمُعَظَّمُ! نَطْلُبُ مِنْكَ الْعَفْوَ لِمَا فَعَلْنَا فِي حَضْرَتِكَ خِلَافَ الْأَدَبِ وَالْاِحْتِرَامِ وَ نَسْتَأْذِنُكَ الْيَوْمَ لِلذَّهَابِ فَإِنَّا نَرَاكَ[1] الْيَوْمَ غَضْبَانَ

غَفَرَ اللّٰهُ لَكُمْ! اِرْجِعُوا مَتٰى شِئْتُمْ إِنْ كَانَتْ لَكُمْ حَاجَةٌ فِي فَهْمِ الْمَسَائِلِ، وَالسَّلَامُ

مِنَ الْقُرْآنِ

(۱) وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ (۲) يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ

(۳) خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ

(۴) كُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا (۵) فَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا

۱؎ ہم دیکھ رہے ہیں آپ کو ؛

حَیْثُ شِئْتُمَا (۶) وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاھِیْمَ مُصَلًّی[1]
(۷) یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّکُمْ
اَوْلِیَاءَ (۸) فَاسْئَلُوا اَھْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ
(۹) ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِیْمِ (۱۰) وَیُؤْثِرُوْنَ
عَلٰی اَنْفُسِھِمْ وَلَوْ کَانَ بِھِمْ خَصَاصَۃٌ (۱۱) اِنَّ خَیْرَ
مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِیُّ الْاَمِیْنُ (۱۲) ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ
شَجَرَتَھَا اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُوْنَ (۱۳) وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ
مِنْکُمُ الْحُلُمَ فَلْیَسْتَاْذِنُوا کَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ
(۱۴) قَالَتْ مَنْ اَنْبَاَکَ ھٰذَا قَالَ نَبَّاَنِیَ الْعَلِیْمُ الْخَبِیْرُ ÷

ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی و نحوی کرو

یَتَّخِذُ اَحْمَدُ زَیْدًا صَدِیْقًا (احمد زید کو دوست بناتا ہے)

اس کی تحلیل صرفی اس طرح کرو :-

(یَتَّخِذُ) فعل، مضارع، معروف، متعدّی بہ دو مفعول، یعنی اس کے دو مفعول آیا کرتے ہیں، مذکر غائب، ثلاثی مزید از باب اِفْتَعَلَ، از قسم مھموز الفا، در اصل یَأْتَخِذُ قاعدہ تخفیف نمبر (۴) کے مطابق ھمزہ کو ت سے بدل کر ت میں مدغم کر دیا گیا

[1] جہاں کہیں ÷

(أَحْمَدُ) اسم، علَم، واحد، مذکّر، غیر منصرف [دیکھو درس ۱۰-۷) اسی لئے اس پر تنوین نہیں آئی ہے، مشتق، اسم تفضیل از حَمِدَ، ثُلاثي مُجرّد

(زَيْدًا) اسم عَلَم. واحد، مذکّر، مُنصَرِف، جامد، ثلاثي مجرّد

(صَدِيْقًا) اسم، نکره، واحد، مذکّر، مُنْصَرِف، مشتقّ، اسم صفت از صَدُقَ، ثلاثي مجرّد ؛

تحلیل نحوي اس طرح کرو!

(يَتَّخِذُ) فعل مضارع متعدّي، معرب، مرفوع،

(أَحْمَدُ) فاعل ہے اس لئے مرفوع ہے،

(زَيْدًا) مفعول اوّل اس لئے منصوب ہے،

(صَدِيْقًا) مفعول ثاني ہے اسی لئے یہ بھی منصوب ہے

فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا ؛

اُردو سے عربی میں ترجمہ کرو

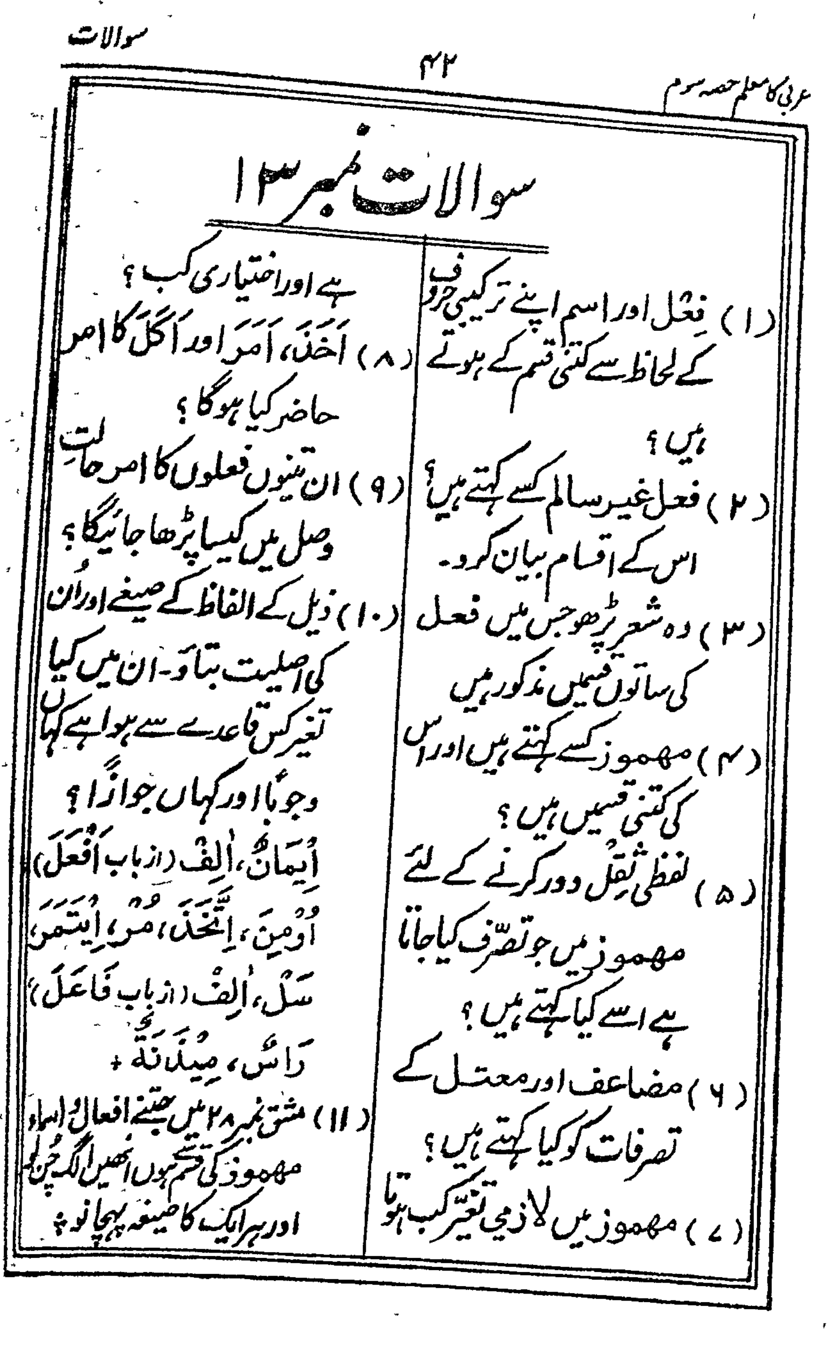
(۱) حامد! کیا تو سگریٹ کا عادی ہے ؟	میں اس کا عادی تھا لیکن جب سے (مُنْذُ) مجھے ڈاکٹر نے منع کیا میں نے

	اسے چھوڑ دیا
(۲) تم نے بہت اچھا کیا! سگریٹ پھیپھڑے اور آنکھ کے لئے مُضر ہے	ہاں جناب! اسی لئے میں اب سگریٹ نہیں پیتا ہوں۔
(۳) کیا آپ نے یہ مکان کرایہ سے لے لیا؟	ہاں! میں نے یہ مکان کرایہ سے لے لیا ہے۔
(۴) کیا تم نے اس شخص کو مزدوری سے لگایا ہے؟	نہیں! ہم نے اسے مزدوری سے نہیں لگایا
(۵) اے میری بہن! تو اپنی لڑکی کو حکم کر کہ وہ اپنی کتاب میرے سامنے پڑھے	فاطمہ! تو کتاب لے اور اپنے ماموں کے سامنے پڑھ۔
(۶) اے لڑکو! اپنی کتابیں لو اور پڑھو	ہاں جناب! ابھی ہم اپنی کتابیں لیتے ہیں۔
(۷) اے شریف عورت! تو اپنے لڑکوں اور لڑکیوں کو نماز کا حکم کر۔	ہاں بھائی! میں انھیں ضرور نماز کے لئے حکم کرونگی۔

(۸) اس لڑکے سے پوچھو تیرا نام کیا ہے اور تو کہاں کا[۱] [باشندہ] ہے؟	میرے بھائیو! میرا نام سلیم ہے اور میں لاہور کا[۲] [رہنے والا] ہوں.
(۹) اے لڑکی! وہ میوہ جات کی ٹوکری لے اور اس میں جو پسند ہو کھالے	چچا [اے میرے چچا] میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں.
(۱۰) کیا ان لوگوں نے اس گھر کو مسجد بنالیا؟	جی ہاں! انھوں نے اس گھر کو مسجد بنالیا.
(۱۱) تو تم اپنے مکان کو مدرسہ بنالو	اچھا[۳]! ہم اپنے مکان کو مدرسہ بنالینگے.

[۱] مِنْ اَیْنَ اَنْتَ ؟ + [۲] اَنَا مِنْ لاھورَ +

[۳] "اچھا" کی جگہ عربی میں طَیِّب یا حَسَن کہہ سکتے ہیں +



سوالات نمبر ۱۳

(۱) فعل اور اسم اپنے ترکیبی حروف کے لحاظ سے کتنی قسم کے ہوتے ہیں؟

(۲) فعل غیر سالم کسے کہتے ہیں؟ اس کے اقسام بیان کرو۔

(۳) وہ شعر پڑھو جس میں فعل کی ساتوں قسمیں مذکور ہیں

(۴) مہموز کسے کہتے ہیں اور اس کی کتنی قسمیں ہیں؟

(۵) لفظی ثقل دور کرنے کے لئے مہموز میں جو تصرّف کیا جاتا ہے اسے کیا کہتے ہیں؟

(۶) مضاعف اور معتل کے تصرفات کو کیا کہتے ہیں؟

(۷) مہموز میں لازمی تغیر کب ہوتا ہے اور اختیاری کب؟

(۸) أَخَذَ، أَمَرَ اور أَكَلَ کا امر حاضر کیا ہوگا؟

(۹) ان تینوں فعلوں کا امر حالتِ وصل میں کیسا پڑھا جائیگا؟

(۱۰) ذیل کے الفاظ کے صیغے اور ان کی اصلیت بتاؤ۔ ان میں کیا تغیر کس قاعدے سے ہوا ہے کہاں وجوبًا اور کہاں جوازًا؟

إِيمَانٌ، إِلْفٌ (از باب أَفْعَلَ) أُومِنَ، اِتَّخَذَ، مُرْ، اِيتَمَرَ، سَلْ، إِلْفٌ (از باب فَاعَلَ) رَاسٌ، مِيذَنَةٌ +

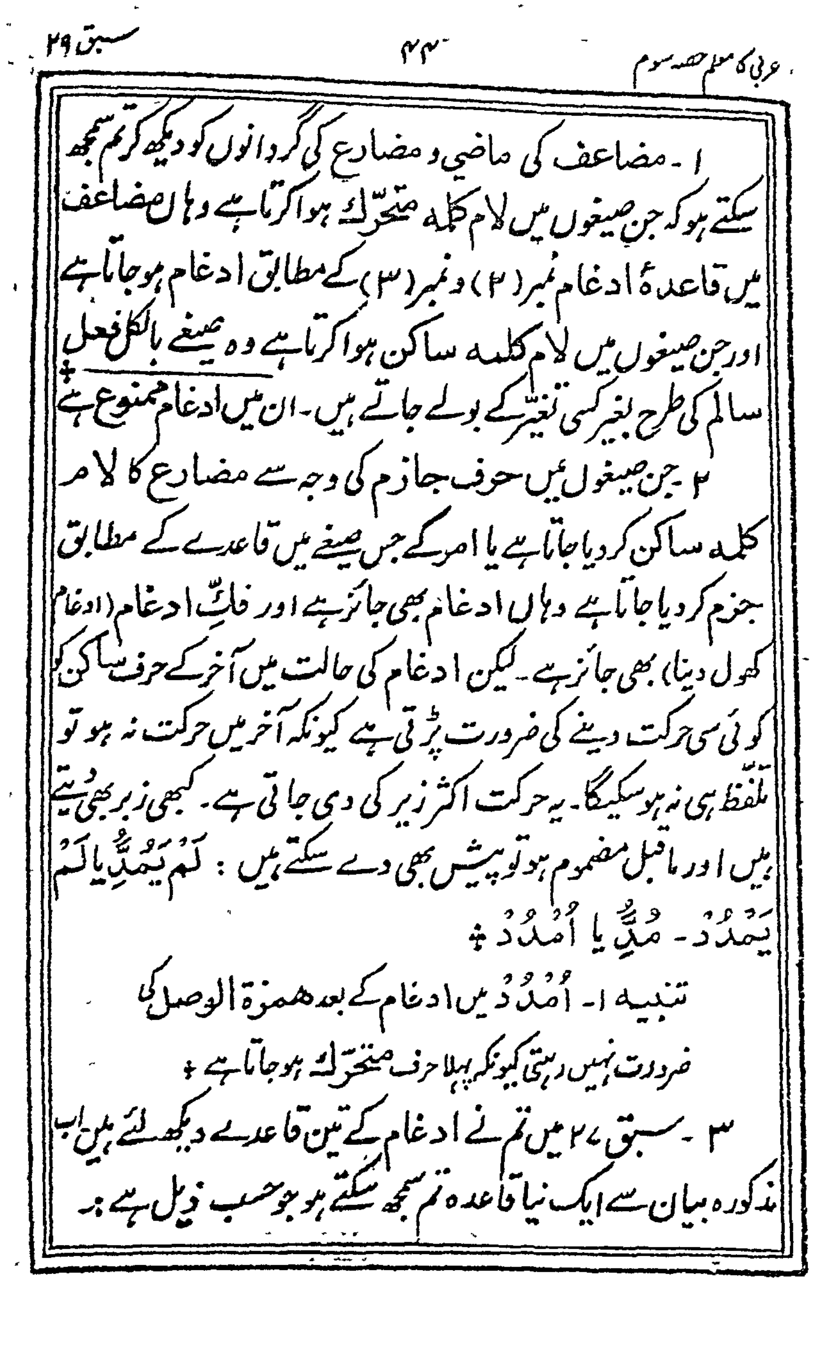
(۱۱) مشق نمبر ۲۸ میں جتنے افعال و اسماء مہموز کی قسم ہوں انہیں الگ چن لو اور ہر ایک کا صیغہ پہچانو۔

اَلدَّرْسُ التَّاسِعُ وَالْعِشْرُوْنَ

اَلْفِعْلُ الْمُضَاعَفُ

ماضی	مضارع مرفوع	مضارع مجزوم	امر حاضر
مَدَّ[1]	يَمُدُّ	لَمْ يَمُدَّ يا لَمْ يَمْدُدْ	
مَدَّا	يَمُدَّانِ	لَمْ يَمُدَّا	
مَدُّوْا	يَمُدُّوْنَ	لَمْ يَمُدُّوْا	
مَدَّتْ	تَمُدُّ	لَمْ تَمُدَّ يا لَمْ تَمْدُدْ	
مَدَّتَا	تَمُدَّانِ	لَمْ تَمُدَّا	
مَدَدْنَ	يَمْدُدْنَ	لَمْ يَمْدُدْنَ	
مَدَدْتَ	تَمُدُّ	لَمْ تَمُدَّ يا لَمْ تَمْدُدْ	مُدَّ يا اُمْدُدْ
مَدَدْتُمَا	تَمُدَّانِ	لَمْ تَمُدَّا	مُدَّا
مَدَدْتُمْ	تَمُدُّوْنَ	لَمْ تَمُدُّوْا	مُدُّوْا
مَدَدْتِ	تَمُدِّيْنَ	لَمْ تَمُدِّيْ	مُدِّيْ
مَدَدْتُمَا	تَمُدَّانِ	لَمْ تَمُدَّا	مُدَّا
مَدَدْتُنَّ	تَمْدُدْنَ	لَمْ تَمْدُدْنَ	اُمْدُدْنَ
مَدَدْتُ	اَمُدُّ	لَمْ اَمُدَّ يا لَمْ اَمْدُدْ	
مَدَدْنَا	نَمُدُّ	لَمْ نَمُدَّ يا لَمْ نَمْدُدْ	

[1] کھینچنا



۱۔ مضاعف کی ماضی و مضارع کی گردانوں کو دیکھ کر تم سمجھ سکتے ہو کہ جن صیغوں میں لام کلمہ مُتحرّک ہوا کرتا ہے وہاں مضاعف میں قاعدۂ ادغام نمبر (۲) و نمبر (۳) کے مطابق ادغام ہو جاتا ہے اور جن صیغوں میں لام کلمہ ساکن ہوا کرتا ہے وہ صیغے بالکل فعل سالم کی طرح بغیر کسی تغیّر کے بولے جاتے ہیں۔ ان میں ادغام ممنوع ہے

۲۔ جن صیغوں میں حرف جازم کی وجہ سے مضارع کا لام کلمہ ساکن کر دیا جاتا ہے یا امر کے جس صیغے میں قاعدے کے مطابق جزم کر دیا جاتا ہے وہاں ادغام بھی جائز ہے اور فکّ ادغام (ادغام کھول دینا) بھی جائز ہے۔ لیکن ادغام کی حالت میں آخر کے حرف ساکن کو کوئی سی حرکت دینے کی ضرورت پڑتی ہے کیونکہ آخر میں حرکت نہ ہو تو تلفّظ ہی نہ ہو سکیگا۔ یہ حرکت اکثر زیر کی دی جاتی ہے۔ کبھی زبر بھی دیتے ہیں اور ما قبل مضموم ہو تو پیش بھی دے سکتے ہیں: لَمْ يَمُدِّ يا لَمْ يَمْدُدْ۔ مُدِّ يا اُمْدُدْ ؛

تنبیہ ۱۔ اُمْدُدْ میں ادغام کے بعد همزة الوصل کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ پہلا حرف متحرّک ہو جاتا ہے ؛

۳۔ سبق ۲۷ میں تم نے ادغام کے تین قاعدے دیکھ لئے ہیں اب مذکورہ بیان سے ایک نیا قاعدہ تم سمجھ سکتے ہو جو حسب ذیل ہے:-

قاعدہ ادغام نمبر (۴) حرفِ جازم کی وجہ سے مضارع کے جو صیغے مجزوم ہوجاتے ہیں، نیز امر کے وہ صیغے جن کے آخر میں جزم پڑھا جاتا ہے ان میں ادغام اور فکِّ ادغام دونوں جائز ہیں +

۴ - ادغام کے مذکورہ قاعدے مضاعف سے متعلق تھے جو دو ہم جنس حرفوں میں ہوا کرتا ہے۔ اب چند ایسے قاعدے بتلائے جاتے ہیں جن کا تعلق دوسرے افعال سے ہے۔ یہ ادغام ہم جنس حرفوں میں نہیں بلکہ ہم مخرج یا قریبُ الْمَخْرَج حروف میں ہوتا ہے (مخرج کا بیان آگے آتا ہے)

قاعدۂ ادغام نمبر (۵) بابِ اِفْتَعَلَ (۷) کا ف کلمہ جب د، ذ یا ز ہو تو اِفْتَعَلَ کی ت کو انہی حرفوں سے بدل کر باہم ادغام کرنا لازم ہے: اِدْتَخَلَ سے اِدْدَخَلَ پھر اِدَّخَلَ[1]، يَدْتَخِلُ سے يَدْدَخِلُ پھر يَدَّخِلُ۔ اِذْتَكَرَ، يَذْتَكِرُ سے اِذَّكَرَ[2]، يَذَّكِرُ اور اِزْتَانَ، يَزْتَانُ سے اِزَّانَ[3]، يَزَّانُ بن جاتا ہے +

تنبیہ ۲- اِذَّكَرَ کو اِدَّكَرَ بھی بولتے ہیں: فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ[4] +

قاعدہ ادغام نمبر (۶) باب تَفَعَّلَ اور تَفَاعَلَ کا ف کلمہ

---

[1] داخل ہونا + [2] نصیحت لینا + [3] زینت دار ہونا + [4] تو کیا ہے کوئی نصیحت لینے والا؟

ان دس[1] حرفوں (ث، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ) میں سے کوئی ایک ہو تو ابواب مذکورہ کی ت کو ان حرفوں سے بدل کر باہم ادغام کر دینا جائز ہے (ضروری نہیں)۔ اس وقت ماضی اور امر کے شروع میں همزة الوصل بڑھانے کی ضرورت پڑتی ہے: تَذَكَّرَ[1] سے اِذَّكَّرَ، يَذَّكَّرُ، اِذَّكَّرْ اور تَثَاقَلَ[2] سے اِثَّاقَلَ، يَثَّاقَلُ، اِثَّاقَلْ ÷

قاعدہ ادغام نمبر (۷)۔ لام تعریف (اَلْ) کو حروف شمسیہ (دیکھو درس ۲-۵) میں ادغام کرنا واجب ہے: اَلتَّاءُ، اَلثَّاءُ، اَلدَّالُ وغیرہ

تنبیه ۳۔ مخرج سے مراد منہ کے اندر کی وہ جگہ ہے جہاں سے حروف کی آواز نکلتی ہے۔ مخرج کے لحاظ سے حروف کے کئی گروہ ہیں:۔

(۱) حروف حَلْقِیّه جن کا مخرج حلق ہے: ح، خ، ع، غ، ء اور ھ ÷

(۲) حروف لَهَوِيَّه جن کا مخرج لَهاة یعنی حلق کا کوّا ہے: ق اور ك ÷

(۳) حروف شَجَرِيَّه[3] جن کا مخرج وسط زبان ہے: ج، ش اور ي ÷

(۴) حروف نِطَعِيَّه[4] جن کا مخرج تالو ہے: ط، ت اور د ÷

(۵) حروف اَسَلِيَّه[5] جن کا مخرج زبان کا سرا ہے: ص، ز اور س ÷

(۶) حروف شَفَوِيَّه[6] جن کا مخرج لب ہے: ب، و، م اور ف ÷

---

[1] یاد رکھنا نصیحت لینا۔ [2] بوجھل ہونا۔ [3] شَجْرٌ دونوں کلّوں کے بیچ کی جگہ [4] نِطَعٌ یا نَطْعٌ تالو میں وہ جگہ جہاں زبان کا سرا لگتا ہے ÷ [5] اَسَلَةٌ نوک زبان ÷ [6] شَفَةٌ لب ÷

اسی طرح کل سولہ یا سترہ مخارج ہیں جن کی تفصیل بڑی کتابوں میں ملیگی +

فعل مضاعف ثلاثی مجرد کے تین بابوں (نَصَرَ، ضَرَبَ اور سَمِعَ سے اکثر آتا ہے اور باب کَرُمَ سے کمتر۔ اور ابواب ثلاثی مزید کے آٹھویں اور نویں باب کے سوا باقی تمام ابواب سے آتا ہے۔ ذیل میں صرف صغیر دیکھ کر اچھی طرح سمجھ جاؤ گے :۔

مِنَ الثُّلَاثِيِّ الْمُجَرَّدِ

مَدَّ (ن)	يَمُدُّ	مُدَّ يا اُمْدُدْ	مَادٌّ	مَمْدُوْدٌ	مَدٌّ ۱
فَرَّ (ض)	يَفِرُّ	فِرَّ يا اِفْرِرْ	فَارٌّ	مَفْرُوْرٌ	فَرٌّ يا فِرَارٌ ۲
مَسَّ (س)	يَمَسُّ	مَسَّ يا اِمْسَسْ	مَاسٌّ	مَمْسُوْسٌ	مَسٌّ ۳
لَبَّ (ك)	يَلُبُّ	لُبَّ يا اُلْبُبْ	لَبِيْبٌ		لَبَابَةٌ ۴

مِنَ الثُّلَاثِيِّ الْمَزِيْدِ

۱۔ اَمَدَّ	يُمِدُّ	اَمِدَّ يا اَمْدِدْ	مُمِدٌّ	مُمَدٌّ	اِمْدَادٌ ۵
۲۔ مَدَّدَ	يُمَدِّدُ	مَدِّدْ	مُمَدِّدٌ	مُمَدَّدٌ	تَمْدِيْدٌ ۶
۳۔ مَادَّ	يُمَادُّ	مَادِّ يا مَادِدْ	مُمَادٌّ	مُمَادٌّ	مُمَادَّةٌ ۷
۴۔ تَمَدَّدَ	يَتَمَدَّدُ	تَمَدَّدْ	مُتَمَدِّدٌ	مُتَمَدَّدٌ	تَمَدُّدٌ ۸
۵۔ تَمَادَّ	يَتَمَادُّ	تَمَادِّ يا تَمَادَدْ	مُتَمَادٌّ	مُتَمَادٌّ	تَمَادٌّ ۹

۱ کھینچنا + ۲ بھاگنا + ۳ چھونا + ۴ عقلمند ہونا + ۵ مدد کرنا + ۶ پھیلانا + ۷ کھینچنا، ٹالنا + ۸ کھنچنا
۹ باہم کھینچا تانا +

۶۔ اِنْشَقَّ	يَنْشَقُّ	اِنْشَقَّ یا اِنْشَقِقْ	مُنْشَقٌّ	مُنْشَقٌّ	اِنْشِقَاقٌ[۱]
۷۔ اِمْتَدَّ	يَمْتَدُّ	اِمْتَدَّ یا اِمْتَدِدْ	مُمْتَدٌّ	مُمْتَدٌّ	اِمْتِدَادٌ[۲]
۱۰۔ اِسْتَمَدَّ	يَسْتَمِدُّ	اِسْتَمِدَّ یا اِسْتَمْدِدْ	مُسْتَمِدٌّ	مُسْتَمَدٌّ	اِسْتِمْدَادٌ[۳]

تنبیہ ۴۔ باب اِنْفَعَلَ سے مَدَّ نہیں گردانا جاتا اس لئے مادہ بدلنا پڑا۔ اور باب اِفْعَلَّ اور اِفْعَالَّ سے مضاعف نہیں آتا +

تنبیہ ۵۔ گردان دیکھ کر سمجھ سکتے ہو کہ باب (۲) اور (۴) میں کوئی تغیر نہیں ہوا ہے۔ انھیں بالکل صحیح کی مانند گردانا جاتا ہے +

تنبیہ ۶۔ باب ۳، ۵، ۶ اور ۷ میں اسم فاعل اور اسم مفعول اِدْغام کی وجہ سے یکساں ہوگئے ہیں۔ مگر تم سمجھ سکتے ہو کہ اصل میں الگ الگ ہونے چاہئیں۔ اسم فاعل میں ماقبل آخر مکسور اور اسم مفعول میں مفتوح ہونا چاہئے پس مُمَادٌّ اگر اسم فاعل ہے تو اصل میں مُمَادِدٌ اور اسم مفعول ہے تو مُمَادَدٌ ہے +

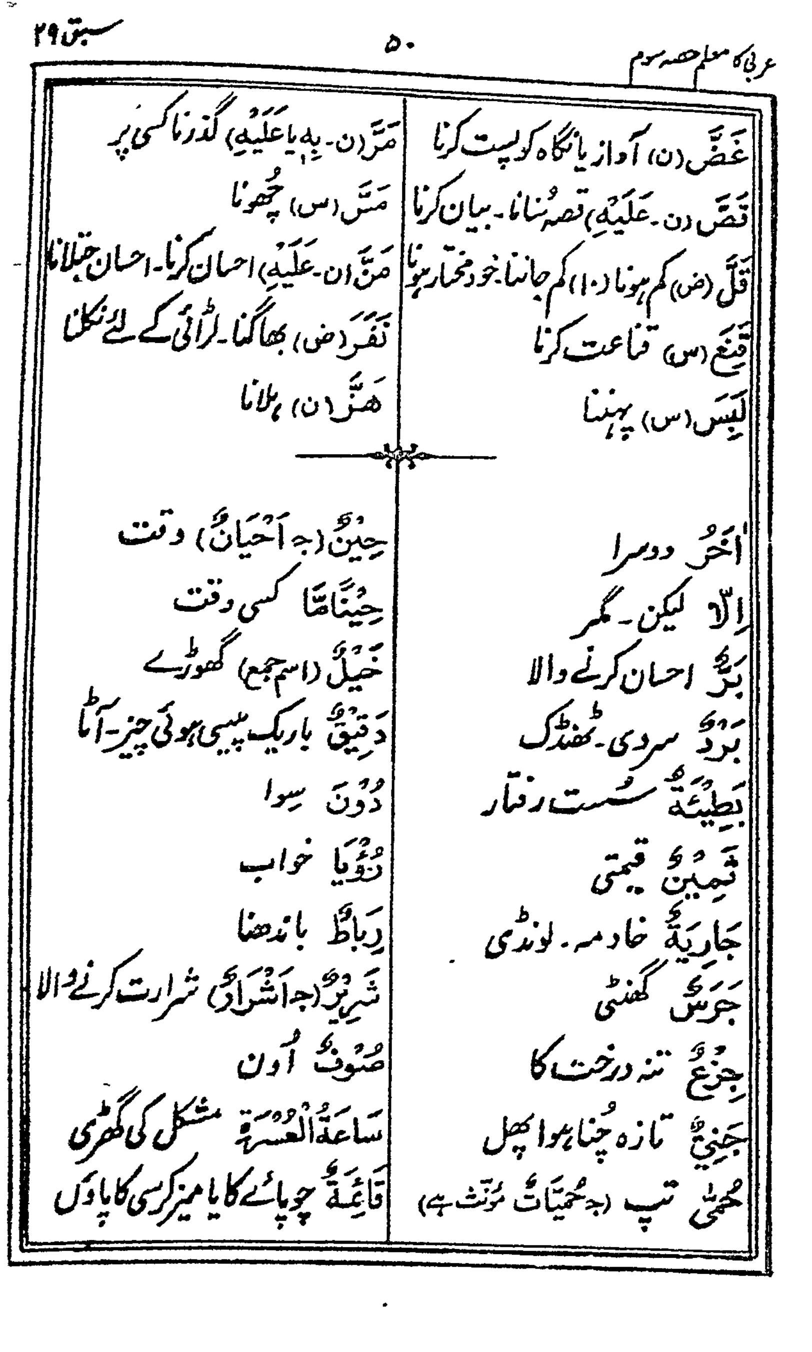
سلسلة الالفاظ نمبر ۲۷

اَرْضٰى (يُرْضِي) راضی کرلینا۔ خوش کرنا	اِسْتَخَفَّ (۱۰) ہلکا یا ذلیل سمجھنا
اِتَّبَعَ (۷) پیروی کرنا	اِعْتَرَفَ (۷) اقرار کرنا

[۱] پھٹنا + [۲] پھیلنا + [۳] مدد طلب کرنا +

اِغْتَرَّ (۷) دھوکا کھانا۔ مغرور ہونا
اِغْتَنَمَ (۷) غنیمت جاننا
اَحَسَّ (۱۔ بہٖ) محسوس کرنا
اَعْلَنَ (۱) ظاہر کرنا
اِنْفَتَحَ (۶) کھل جانا
تَأَخَّرَ (۴) دیر کرنا۔ پیچھے ہٹنا
تَحَرَّكَ (۴) ہلنا
تَنَبَّهَ (۴) بیدار ہونا
جَدَّ (ض) کوشش کرنا
جَهَرَ (ف) ظاہر کرنا۔ آواز بلند کرنا
حَاجَّ (۳) باہم حجت کرنا۔ مباحثہ کرنا
حَقَّ (ض) ثابت ہونا (۱) ثابت کرنا
(۲) تحقیق کرنا (۱۰) حقدار ہونا
دَقَّ (ن۔ الْجَرَسَ) گھنٹی بجانا
دَقَّ الْبَابَ دروازہ کھٹکھٹانا
دَقَّ الدَّوَاءَ دوا پیسنا۔ باریک کرنا
دَلَّ (ن۔ عَلَيْهِ یا اِلَيْهِ) بتلانا

ذَلَّ (ض) ذلیل ہونا (۱) ذلیل کرنا
رَدَّ (ن) اُلٹا دینا (۴) تردد یا پس و پیش کرنا
سَخَّرَ (۲) تابع کرنا۔ مسخر کرنا
سَرَّ (ن) خوش کرنا (۱) چُھپانا
سُرَّ (مجہول آتا ہے) خوش ہونا۔ خوش کیا جانا
اِثَّاقَلَ (۵) اصل میں تَثَاقَلَ ہے } بوجھل ہونا
سَقَطَ (ن) گرنا (۱) و (۳) گرانا
سَعٰى (یَسْعٰى) کوشش کرنا
شَقَّ (ن) پھاڑنا (عَلَيْهِ) شاق گذرنا
(۶) پھٹ جانا
صَدَّ (ن) روکنا
طَمِعَ (س) طمع کرنا
ظَنَّ (ن) گمان کرنا۔ خیال کرنا
عَدَّ (ن) گننا (۱) تیار کرنا (۱۰) تیار ہونا
عَزَّ (ض) عزت دار ہونا۔ غالب ہونا
(۱) عزت دینا



غَضَّ (ن) آواز یا نگاہ کو پست کرنا
قَصَّ (ن ۔ عَلَیْهِ) قصہ سنانا ۔ بیان کرنا
قَلَّ (ض) کم ہونا (۱۰) کم جاننا ۔ خود مختار ہونا
قَنِعَ (س) قناعت کرنا
لَبِسَ (س) پہننا
مَرَّ (ن ۔ بِهٖ یا عَلَیْهِ) گذرنا کسی پر
مَسَّ (س) چھونا
مَنَّ (ن ۔ عَلَیْهِ) احسان کرنا ۔ احسان جتلانا
نَفَرَ (ض) بھاگنا ۔ لڑائی کے لئے نکلنا
هَزَّ (ن) ہلانا

آخَرُ دوسرا
اِلَّا لیکن ۔ مگر
بَرٌّ احسان کرنے والا
بَرْدٌ سردی ۔ ٹھنڈک
بَطِیئَةٌ سست رفتار
ثَمِیْنٌ قیمتی
جَارِیَةٌ خادمہ ۔ لونڈی
جَرَسٌ گھنٹی
جِذْعٌ تنہ درخت کا
جَنِيٌّ تازہ چنا ہوا پھل
حُمّٰی تپ (ج حُمَیَّاتٌ مؤنث ہے)
حِیْنٌ (ج اَحْیَانٌ) وقت
حِیْنًا مَّا کسی وقت
خَیْلٌ (اسم جمع) گھوڑے
دَقِیْقٌ باریک پیسی ہوئی چیز ۔ آٹا
دُوْنَ سوا
رُؤْیَا خواب
رِبَاطٌ باندھنا
شَرِیْرٌ (ج اَشْرَارٌ) شرارت کرنے والا
صُوْفٌ اون
سَاعَةُ الْعُسْرَةِ مشکل کی گھڑی
قَائِمَةٌ چوپائے کا یا میز کرسی کا پاؤں

كَاشِفٌ کھولنے والا	مَجِيْءٌ آنا
لِقَاءٌ ملاقات	مِسْمَارٌ کیل لوہے کی
لَوْلَا اگر نہ ہوتا	مُلَاقِيْ ملنے والا
لَابَأْسَ کوئی مضائقہ نہیں	

مشق نمبر ۲۹

تنبیہ - چونکہ سبق مضاعف کا ہے اس لئے ہر جملے میں مضاعف الفاظ کے استعمال کا خاص طور پر خیال رکھنا پڑا ہے۔ اگرچہ تحسین عبارت کے لحاظ سے بعض مواقع میں دوسری قسم کے الفاظ زیادہ موزوں ہو سکتے تھے*

(۱) دُقِّ الْجَرَسَ يَا حَامِدُ فَقَدْ قَرُبَ وَقْتُ الْمَدْرَسَةِ	قَدْ دُقَّ الْجَرَسُ قَبْلَ مَجِيْئِكُمْ يَا أُسْتَاذِيْ
(۲) مَنْ دَقَّ الْجَرَسَ ؟	دَقَقْتُهُ أَنَا يَا سَيِّدِيْ
(۳) كَيْفَ دَقَقْتَ قَبْلَ الْوَقْتِ؟	اَلسَّاعَةُ مُتَأَخِّرَةٌ (يا بَطِيْئَةٌ) يَا سَيِّدِيْ
(۴) قَائِمَةُ الْكُرْسِيِّ تَتَحَرَّكُ، قُلْ لِلنَّجَّارِ اَنْ يَدُقَّ مِسْمَارًا فِيْهَا	هُوَ يَظُنُّ أَنَّهَا تَنْشَقُّ بِالْمِسْمَارِ
(۵) مَنْ يَدُقُّ الْبَابَ !	لَعَلَّ الْجَارِيَةَ تَدُقُّ الْبَابَ

(۶) يَا جَارِيَةُ دُقِّي الدَّوَاءَ جَيِّدًا

أُنْظُرْ يَا سَيِّدِي! اَلدَّوَاءُ مَدْقُوقٌ جَيِّدًا كَالدَّقِيقِ

(۷) إِلَى أَيْنَ تَفِرُّونَ يَا أَوْلَادُ؟

نَحْنُ نَفِرُّ إِلَى الْمَدْرَسَةِ

(۸) فَفِرُّوا وَلَا تَتَأَخَّرُوا

هٰذَا هُوَ مَطْلُوبُنَا

(۹) يَا خَلِيلُ! عُدَّ أَوْرَاقَ هٰذَا الْكِتَابِ، كَمْ هِيَ

قَدْ عَدَدْتُهَا فَهِيَ خَمْسُونَ وَرَقَةً

(۱۰) يَا خَلِيلُ! هَلْ يَسُرُّكَ الذَّهَابُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ أَمْ إِلَى مَيْدَانِ اللَّعِبِ؟

وَاللهِ يَسُرُّنِي أَنْ أَتَعَلَّمَ وَقْتَ الدَّرْسِ وَأَلْعَبَ وَقْتَ اللَّعِبِ

(۱۱) هَلْ يَسُرُّ أَخَاكَ الدَّرْسُ أَمِ اللَّعِبُ؟

يَا سَيِّدِي يَسُرُّهُ اللَّعِبُ أَكْثَرَ مِنْ مَا يَسُرُّهُ الدَّرْسُ

(۱۲) أَظُنُّ أَنَّكَ نَاجِحٌ فِي الْإِمْتِحَانِ الْمَاضِي

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ قَدْ نَجَحْتُ وَقَدْ كُنْتُ أَعْدَدْتُ لِلنَّجَاحِ مِنْ قَبْلُ

(۱۳) صَدَقَ مَنْ قَالَ "مَنْ جَدَّ وَجَدَ"

وَقَالَ تَعَالٰى "لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعٰى"

(۱۴) لٰكِنِّي أَسْئَلُكَ هَلْ أَعْدَدْتَ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ أُعِدُّ لَهُ وَأَرْجُو مِنْ

لِلْاِمْتِحَانِ الْاَكْبَرِ اِمْتِحَانِ الْاٰخِرَةِ؟	رَبِّي الْفَلَاحَ وَالنَّجَاحَ فِيْ ذٰلِكَ الْاِمْتِحَانِ اَيْضًا
(۱۵) وَاللّٰهِ لَقَدْ سَرَّنِيْ كَلَامُكَ يَا خَلِيْلُ	وَاَنَا سُرِرْتُ بِلِقَاءِكَ يَا سَيِّدِيْ
(۱۶) يَا سَلِيْمُ! هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى عَمَلٍ يُعِزُّكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ؟	دُلَّنِيْ عَلَيْهِ مِنْ فَضْلِكَ - لِتَكُوْنَ مَاْجُوْرًا - فَالدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهٖ
(۱۷) كُنْ مُطِيْعًا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَبَرًّا بِوَالِدَيْكَ وَمُتَوَدِّدًا اِلٰى خَلْقِ اللّٰهِ، تَكُنْ عَزِيْزًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ النَّاسِ	وَاللّٰهِ يَا عَمِّيْ دَلَلْتَنِيْ عَلٰى عَمَلٍ جَامِعِ الْخَيْرِ كُلِّهٖ - فَجَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرَ الْجَزَاءِ
(۱۸) اَلَا تُحِسِّيْنَ بِالْبَرْدِ يَا لَيْلٰى فِيْ هٰذِهِ الْاَيَّامِ اَيَّامِ الْبَرْدِ وَالشِّتَاءِ	كَيْفَ ظَنَنْتَ يَا سَيِّدِيْ! اَنِّيْ لَمْ اُحِسَّ بِالْبَرْدِ؟
(۱۹) اِنِّيْ اَرٰىكِ[1] مَلْبُوْسَةً فِيْ	لَيَشُقُّ عَلَيَّ يَا سَيِّدِيْ لِبَاسُ

[1] میں تجھے دیکھ رہا ہوں

لِبَاسِ الصَّيْفِ	الصُّوْفِ
(۲۰) لَا بَأْسَ بِهِ، اِلْبَسِي لِبَاسَ الصُّوْفِ فِي الشِّتَاءِ كَيْ لَا يَمَسَّكِ الْحُمّٰى وَالزُّكَامُ	أَحْسَنْتَ يَا سَيِّدِي! أَنَا مَسْرُوْرَةٌ وَمَمْنُوْنَةٌ بِطِيْبِ عَوَاطِفِكَ
(۲۱) هَلْ تَمُرِّيْنَ حِيْنًا مَّا عَلٰى حَدِيْقَةٍ وَتَنْظُرِيْنَ أَشْجَارَهَا وَتَشُمِّيْنَ أَزْهَارَهَا	نَعَمْ! كُنْتُ مَرَرْتُ بِالْبُسْتَانِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَرَأَيْتُ شَجَرَةً حَسْنَاءَ فَهَزَزْتُ أَغْصَانَهَا وَشَمِمْتُ أَزْهَارَهَا
(۲۲) لَا تَهُزِّي الْأَغْصَانَ وَلَا تَطْمَعِي فِي الْأَثْمَارِ، فَإِنَّ الطَّمَعَ يُذِلُّكِ	صَدَقْتَ يَا أُسْتَاذِي! كَانَتْ تَقُوْلُ أُمِّي "عَزَّ مَنْ قَنِعَ وَذَلَّ مَنْ طَمِعَ"
(۲۳) أَلَمْ تَعْلَمُوْا يَا إِخْوَانِي أَنَّ أَهْلَ مِصْرَ قَدِ اسْتَقَلُّوْا مُنْذُ زَمَانٍ، فَلِمَ لَا يَسْتَقِلُّ أَهْلُ الْهِنْدِ؟	أَهْلُ الْهِنْدِ كَانُوْا يَسْتَخِفُّوْنَ وَيَسْتَقِلُّوْنَ أَنْفُسَهُمْ لٰكِنِ الْيَوْمَ تَنَبَّهُوْا قَلِيْلًا، فَالْيَوْمَ يُؤَمَّلُ مِنْهُمْ مَا كَانَ لَا يُؤَمَّلُ بِالْأَمْسِ
(۲۴) قَدِ اعْتَرَفَ الْآنَ كَثِيْرٌ مِّنْ	نَعَمْ لَوْلَا رِجَالُ الْهِنْدِ وَأَسْبَابُهَا

زُعَمَاءِ اِنْجِلْتَرَا اَنَّ الْهِنْدَ قَدِ اسْتَحَقَّتِ الْاِسْتِقْلَالَ بِاِمْدَادِهَا الثَّمِيْنَةِ فِيْ حُصُوْلِ الْفَتْحِ	لَمَا انْفَتَحَ اَبَدًا لِاِنْجِلْتَرَا بَابُ الْفَتْحِ فِيْ اَفْرِيْقِيَةَ وَاِيْطَالِيَةَ وَفِيْ شَرْقِ الْهِنْدِ وَلَا فِيْ اُوْرُبَّا
(۲۵) وَهٰكَذَا كُلُّ مَمْلَكَةٍ مِنْ مَمَالِكِ الْاِسْلَامِ مَدَّتْ يَدَهَا اِلٰى اِمْدَادِ الْبَرْطَانِيَةِ فِيْ حُصُوْلِ الْفَتْحِ	صَدَقْتَ! فَيَجِبُ عَلَى الْبَرْطَانِيَةِ اَنْ تُرْضِيَ الَّذِيْنَ اَمَدُّوْهَا فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ فَمَنْ لَمْ يُسَخِّرْ بِالْاِحْسَانِ قُلُوْبَ الْاَصْدِقَاءِ لَا يَغْتَرَّ بِالْفَتْحِ عَلَى الْاَعْدَاءِ
(۲۶) نَرْجُوْ مِنْ عُقَلَاءِ الْبَرْطَانِيَةِ اَنَّهُمْ لَا يَغْتَرُّوْنَ بِهٰذَا الْفَتْحِ وَلَا يَتَرَدَّدُوْنَ فِيْ اِعْطَاءِ الْهِنْدِ حَقَّهَا	هٰكَذَا اَظُنُّ يَا سَيِّدِيْ، مَعَ ذٰلِكَ لَا نَغْتَرَّ بِوَعْدِهِمْ، فَاِنَّ الْحُرِّيَّةَ لَا تُوْهَبُ[۱]، بَلْ تُؤْخَذُ بِالْقُوَّةِ وَالْاِسْتِعْدَادِ

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱) نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ (۲) يَا بُنَيَّ [اے میرے پیارے بیٹے] لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلٰى اِخْوَتِكَ (۳) وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ؟ (۴) وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا

[۱] بخشی نہیں جاتی۔

اَلنَّارُ اِلَّا اَیَّامًا مَّعْدُوْدَۃً (۵) وَاِنْ یَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا
کَاشِفَ لَهٗ اِلَّا هُوَ وَاِنْ یَّمْسَسْكَ بِخَیْرٍ فَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ
قَدِیْرٌ (۶) قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ (۷) قُلْ
لِّلْمُؤْمِنَاتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ (۸) قُلْ اِنْ كُنْتُمْ
تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (۹) اَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ
اجْهَرُوْا بِهٖ ج اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ (۱۰) وَحَاجَّهٗ قَوْمُهٗ
قَالَ اَتُحَاجُّوْٓنِّیْ [اَتُحَاجُّوْنَنِیْ] فِی اللّٰهِ (۱۱) قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ
الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِیْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰی عٰلِمِ
الْغَیْبِ وَالشَّهَادَۃِ فَیُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (۱۲) وَهُزِّیْ
اِلَیْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَۃِ تُسَاقِطْ عَلَیْكِ رُطَبًا جَنِیًّا (۱۳) تُعِزُّ
مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ (۱۴) یَمُنُّوْنَ عَلَیْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا
قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَیَّ اِسْلَامَكُمْ بَلِ اللّٰهُ یَمُنُّ عَلَیْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ
لِلْاِیْمَانِ (۱۵) وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّۃٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ
الْخَیْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِیْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ج
لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ج اَللّٰهُ یَعْلَمُهُمْ (۱۶) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ مَا لَكُمْ اِذَا
قِیْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اَرَضِیْتُمْ بِالْحَیٰوۃِ
الدُّنْیَا مِنَ الْاٰخِرَۃِ؟

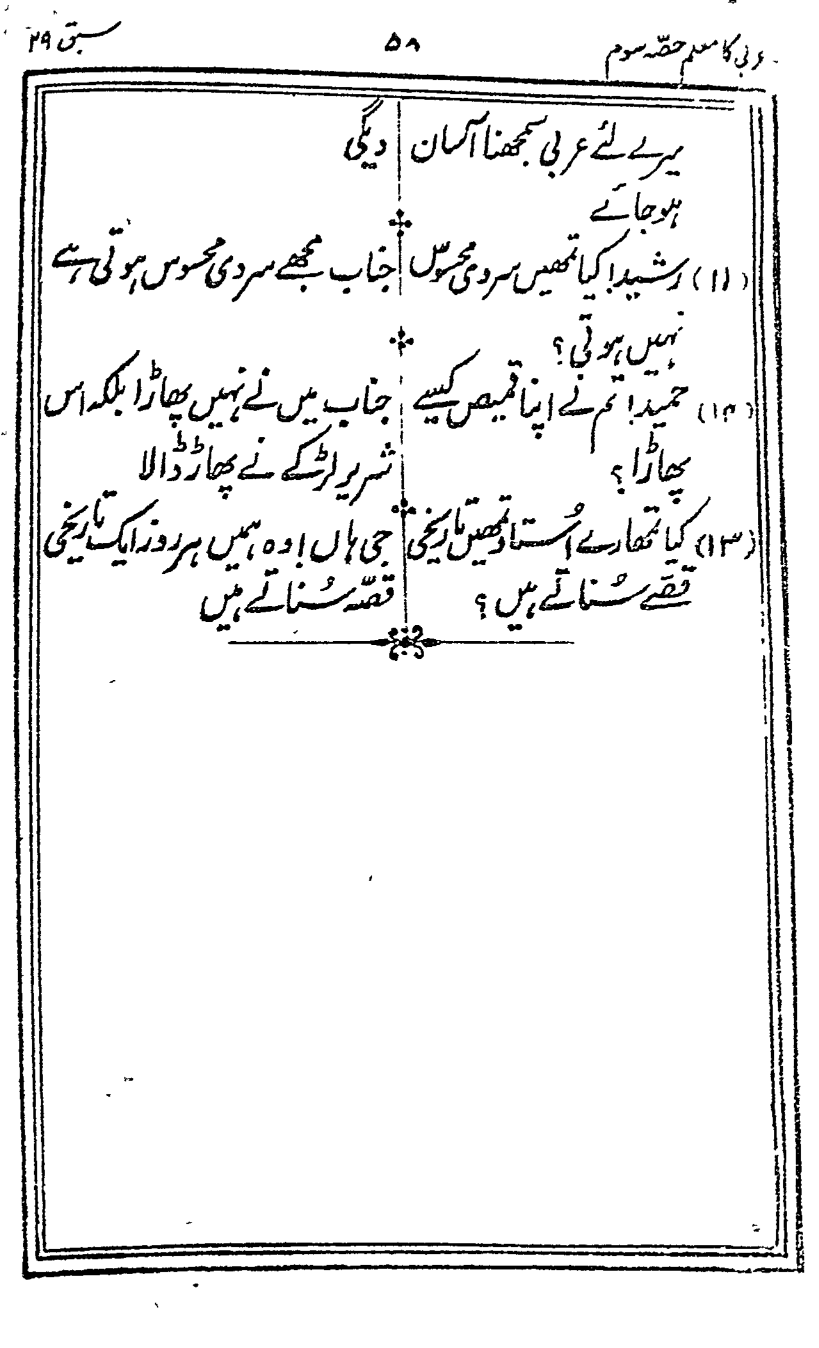
لہ جہاں تک تم سے ہو سکے۔ ۲ کیا تم راضی ہو گئے۔ ۳ آخرت کے مقابلے میں۔

اُردو سے عربی میں ترجمہ کرو

(۱) مدرسہ کی گھنٹی کب بجائی گئی؟	ابھی آدھہ گھنٹہ پیشتر بجائی گئی
(۲) کس نے [اُسے] بجایا؟	شاید حامد نے بجائی
(۳) میز کے پائے میں ایک کیل ٹھوک دو	جناب! میں خیال کرتا ہوں کہ وہ کیل سے پھٹ جائیگا
(۴) دیکھو! دروازہ کون کھٹکھٹا رہا ہے؟	شاید حامد دروازہ کھٹکھٹا رہا ہے
(۵) اے لڑکے! یہ اچھی طرح کوٹ لے	ہاں جناب! ابھی وہ کوٹ دیتا ہوں
(۶) لڑکیو! تم کہاں بھاگی جا رہی ہو؟	چھوڑیئے جناب! ہم مدرسہ کی طرف دوڑ رہے ہیں
(۷) ابھی مدرسہ کی گھنٹی نہیں بجی؟	جناب! گھنٹی بج گئی
(۸) تو بھاگو دیر مت کرو	یہی تو ہمارا مطلب ہے۔

---

(۹) کیا تجھے تیرے باپ کے خط نے مسرور نہیں کیا؟	واللہ! میں اپنے والد کے خط سے بہت ہی خوش ہوا
(۱۰) آپ مجھے براہ مہربانی ایسی کتاب کا پتہ دینگے جس سے [بِہ]	ہاں! میں تمھیں ضرور ایسی کتاب کا پتہ دونگا جو عربی سمجھنے میں تمھیں مدد



میرے لئے عربی سمجھنا آسان ہو جائے	دیگی
(۱۱) رشید! کیا تمھیں سردی محسوس نہیں ہوتی؟	جناب مجھے سردی محسوس ہوتی ہے
(۱۲) حمید! تم نے اپنا قمیص کیسے پھاڑا؟	جناب میں نے نہیں پھاڑا بلکہ اس شریر لڑکے نے پھاڑ ڈالا
(۱۳) کیا تمھارے استاد تمھیں تاریخی قصے سناتے ہیں؟	جی ہاں! وہ ہمیں ہر روز ایک تاریخی قصہ سناتے ہیں

سوالات نمبر ۱۴

(۱) فعل مضاعف کی تعریف کرو

(۲) ادغام کسے کہتے ہیں؟

(۳) کون سی صورت میں ادغام اور فَكِّ اِدغام دونوں جائز ہیں؟

(۴) سَبَبٌ میں ادغام کا قاعدہ پایا جاتا ہے یا نہیں؟ اگر پایا جاتا ہے تو ادغام کیوں نہیں ہوا؟

(۵) مضاعف سے امر کے صیغہ واحد مذکر میں کتنی صورتیں جائز ہیں؟

(۶) ماضی و مضارع و امر کے کون کون سے صیغوں میں ادغام ممنوع ہے؟

(۷) ذیل کے صیغے پہچانو اور بتاؤ کہ وہ اصل میں کیا ہیں اور کس قاعدے سے ان میں تغیر ہوا ہے:

دَلَّ، دُلَّ، دُلِّ، دُلُّ، دُلُّوا، يَدُلَّانِ، لَمْ يَدُلَّ، دَالٌّ، أَدُلُّ، أَدَلَّ، مُمَادٌّ، اِدَّكَرَ، مُطَّهِرٌ، اِدَّخَلَ

(۸) ثلاثی مجرد کے اور ثلاثی مزید کے کون کون سے ابواب سے مضاعف نہیں آتا

(۹) مَدَّ سے مضارع مؤکد کی گردان کرو

(۱۰) مشق نمبر ۲۹ میں مضاعف کی قسم کے افعال چن کر لکھو۔

(۱۱) ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی ونحوی کرو۔

تَقُصُّ عَلَيَّ أُمِّي قَصَصًا عَجِيبَةً

(۱۲) ذیل کی عبارت کو اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو:۔

یا اولاد! قد دقّ جرس المدرسة ففرّوا الیها ولا تتأخّروا عن الوقت ۔ واجتهدوا في تحصیل الفلاح واستعدّوا للنجاح ۔ ولا تکسلوا، اما سمعتم؟

"عزّ من جدّ وذلّ من کسل"

اَلدَّرْسُ الثَّلٰثُوْنَ

اَلْمُعْتَلُّ

۱۔ معتلّ کی تعریف اور اُس کی تین قسمیں درس ۲٦ میں تم سمجھ چکے ہو۔ یہاں معتلّ کی پہلی قسم یعنی معتلّ الفاء یا مثال کی قسم کے افعال کے تغیّرات بتلائے جاتے ہیں

۲۔ فاء کلمہ کی جگہ واو ہو تو مثال واوي اور ي ہو تو مثال یائی کہتے ہیں ۔

۳۔ ذیل کے جملوں میں مثال واوي کے تغیرات میں غور کرو

ماضي	مضارع	امر
(۱) وَزَنَ زَيْدٌ خَاتَمَهٗ	هُوَ يَزِنُ خَاتَمَهٗ	زِنْ خَاتَمَكَ
(۲) وَجِلَ الطِّفْلُ مِنَ الْهِرَّةِ	هُوَ يَوْجَلُ مِنَ الْهِرَّةِ	اِيْجَلْ مِنَ الذِّئْبِ

امر	مضارع	ماضی
ضَعْ کِتَابَكَ	هُوَ يَضَعُ كِتَابَهٗ	(۳) وَضَعَ زَيْدٌ كِتَابَهٗ
اِتَّصِلْ بِاِخْوَانِكَ	يَتَّصِلُ الْبَيْتُ بِالْمَسْجِدِ	(۴) اِتَّصَلَ الْحَدِيْقَةُ بِالْبَيْتِ

پہلے ہر ایک فعل پر نظر ڈال کر معلوم کرو کہ یہ افعال کس قسم کے ہیں۔ اوپر کی تین سطروں میں ہر ایک ماضی کو دیکھ کر فوراً سمجھ جاؤ گے کہ یہ مثال واوی کی قسم کے ہیں۔ جب ماضی مثال واوی ہے تو اس کا مضارع اور امر بھی اسی قسم میں شامل ہونا چاہئے اگرچہ بعض میں واو نظر نہیں آتا۔

چوتھی سطر میں اِتَّصَلَ تو تمہارا جانا بوجھا لفظ ہے۔ تم نے سبق ۲۷ قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۱) میں سمجھ لیا ہے کہ اِوْتَصَلَ (بروزن اِفْتَعَلَ) سے اِتَّصَلَ بن جاتا ہے اس لئے یہ بھی مثال واوی ہے

اچھا اب مذکورہ مثالوں پر ایک بار اور نظر ڈالیں اور دیکھیں کس فعل میں کیا تغیّر ہوا ہے۔ دیکھو اوپر کی تین سطروں میں ماضی میں کوئی تغیّر نہیں معلوم ہوتا۔ ہاں پہلی سطر میں مضارع يَزِنُ اور امر زِنْ سے واو غائب ہے۔ ہونا چاہئے تھا يَوْزِنُ اور اِوْزِنْ

پھر دوسری سطر میں مضارع کا واو موجود ہے۔ آخر دونوں میں فرق کیا ہے؟ ذرا غور کرو تو سمجھ جاؤ گے کہ يَوْزِنُ میں عین

کلمہ مکسور ہے اور یَوْجَلُ میں مفتوح ہے۔ اس سے تم نتیجہ نکال سکتے ہو کہ مثال واوی کے مضارع میں جب عین کلمہ مکسور ہو تو واو حذف کر دیا جاتا ہے اس لئے یَوْزِنُ سے یَزِنُ بن گیا۔ چونکہ امر مضارع سے بنایا جاتا ہے اس لئے یَزِنُ کا امر زِنْ ہی ہوسکتا ہے (دیکھو درس ۲۱- تنبیہ ۱)-

اب دوسری سطر کے امر اِیْجَلْ میں واو کی جگہ ی دیکھ کر سمجھ جاؤ گے کہ قاعدۂ تعلیل نمبر (۲) کے مطابق واو کو ی سے بدل دیا گیا ہے

ہاں تیسری سطر میں مضارع کا واو غائب دیکھ کر تمھیں ضرور تعجب ہو گا۔ کیونکہ تم سمجھ گئے ہو گے یَضَعُ اصل میں یَوْضَعُ ہونا چاہئے پھر جبکہ یَوْجَلُ سے واو حذف نہیں ہوا تو یَوْضَعُ سے کیونکر حذف ہوا؟ اس کا جواب یہ دیا جاتا ہے کہ یَوْجَلُ میں کوئی حرف حلقی نہیں ہے اور یَوْضَعُ میں ع حرف حلقی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ واو ساکن کا ماقبل مفتوح ہو تو اس کے بعد حرف حلقی کی آواز ٹھیک نہیں لگتی اس لئے واو حذف کر دیا گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ مثال واوی کے مضارع مفتوح العین میں جب حرف حلقی ہو تو واو حذف کر دیا جاتا ہے مگر واو کا ماقبل مضموم ہو تو واو نہیں حذف ہوتا: یُوْضَعُ میں جو

یَضَعُ کا مجہول ہے واو نہیں حذف ہوگا۔

اب چوتھی سطر پر نظر ڈالو۔ یہ تو معلوم ہو چکا کہ اِتَّصَلَ اصل میں اِوْتَصَلَ ہے۔ قیاس چاہتا ہے کہ اِیْجَلُ کی طرح اس میں بھی واو کو ي سے بدل کر اِیْتَصَلَ بنا دیا جاتا۔ مگر باب اِفْتَعَلَ کی خصوصیت معلوم ہوتی ہے کہ اس میں واو کو ت سے بدل کر تاء اِفْتَعَلَ میں مدغم کر دیا جاتا ہے دیکھو قاعدۂ تعلیل (نمبر ۱۱)

۴۔ ان تمام بیانات سے تعلیل کے دو نئے قاعدے مستنبط ہوتے ہیں (تعلیل کے پہلے تیرہ قاعدے درس ۲۷ میں لکھے گئے)

قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۴) مثال واوي میں مضارع مکسور العین ہو تو مضارع اور امر سے واو حذف کر دیا جاتا ہے: یَوْزِنُ سے یَزِنُ، زِنْ ÷

قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۵) مضارع مفتوح العین میں حرف حلقي ہو تو اس کا بھی واو حذف کر دیا جاتا ہے: یَوْضَعُ سے یَضَعُ، ضَعْ ÷

تنبیہ ۱۔ مگر وَذَرَ، یَذَرُ، ذَرْ میں واو خلاف قیاس حذف کر دیا جاتا ہے۔ کیونکہ نہ تو اس کا مضارع مکسور العین ہے نہ اس میں کوئی حرف حلقي ہے ÷

تنبیہ ۲۔ حذف کیا ہوا واو مضارع مجہول میں لوٹ آتا ہے: یَزِنُ اور یَضَعُ کا مجہول ہوگا یُوْزَنُ اور یُوْضَعُ ؛

تنبیہ ۳۔ جن فعلوں کے مضارع سے واو حذف ہوتا ہے کبھی کبھی ان کے مصادر سے بھی جوازًا واو حذف کر دیا جاتا ہے مگر آخر میں ۃ بڑھا دینا پڑتا ہے: وَزْنٌ سے زِنَةٌ ، وَهْبٌ سے هِبَةٌ (عطا کرنا) ؛

۵۔ ذیل میں مثال واوی کی صرف صغیر لکھ دی جاتی ہے۔ ہر ایک کی صرف کبیر تم خود بنا سکتے ہو ؛

تصریف المثال الواوي من الثلاثي المجرد

وَزَنَ (ض)	يَزِنُ	زِنْ	وَازِنٌ	مَوْزُوْنٌ	وَزْنٌ یا زِنَةٌ[1]
وَضَعَ (ف)	يَضَعُ	ضَعْ	وَاضِعٌ	مَوْضُوْعٌ	وَضْعٌ[2]
وَجِلَ (س)	يَوْجَلُ	اِيْجَلْ	وَاجِلٌ	مَوْجُوْلٌ	وَجْلٌ[3]
وَسُمَ (ك)	يَوْسُمُ	اُوْسُمْ	وَسِيْمٌ		وَسَامَةٌ[4]
وَرِثَ (ح)	يَرِثُ	رِثْ	وَارِثٌ	مَوْرُوْثٌ	وِرْثٌ[5]

من الثلاثي المزيد

۱۔ اَوْصَلَ	يُوْصِلُ	اَوْصِلْ	مُوْصِلٌ	مُوْصَلٌ	اِيْصَالٌ[6]

[1] تولنا ؛ [2] رکھنا ؛ [3] ڈرنا ؛ [4] خوبصورت ہونا ؛ [5] وارث ہونا ؛ [6] پہنچانا، ملا دینا

۲۔ وَصَّلَ	يُوَصِّلُ	وَصِّلْ	مُوَصِّلٌ	مُوَصَّلٌ	تَوْصِيلٌ [۱]
۳۔ وَاصَلَ	يُوَاصِلُ	وَاصِلْ	مُوَاصِلٌ	مُوَاصَلٌ	مُوَاصَلَةٌ [۲]
۴۔ تَوَصَّلَ	يَتَوَصَّلُ	تَوَصَّلْ	مُتَوَصِّلٌ	مُتَوَصَّلٌ	تَوَصُّلٌ [۳]
۵۔ تَوَاصَلَ	يَتَوَاصَلُ	تَوَاصَلْ	مُتَوَاصِلٌ	مُتَوَاصَلٌ	تَوَاصُلٌ [۴]
۷۔ اِتَّصَلَ	يَتَّصِلُ	اِتَّصِلْ	مُتَّصِلٌ	مُتَّصَلٌ	اِتِّصَالٌ [۵]
۸۔ اِسْتَوْصَلَ	يَسْتَوْصِلُ	اِسْتَوْصِلْ	مُسْتَوْصِلٌ	مُسْتَوْصَلٌ	اِسْتِيصَالٌ [۶]

تنبیہ ۳۔ دیکھو ثلاثی مزید کے باب (۱) اور (۱۰) کے مصدروں میں حسب قاعدۂ تعلیل نمبر (۳) واو کو ی سے بدلا گیا ہے۔ اور باب اِفْتَعَلَ کے تمام مشتقات میں واو کو ت سے بدلا گیا ہے۔ باقی کسی میں تغیر نہیں ہوا ہے ؛

تنبیہ ۴۔ يَزِنُ میں لام تاکید و نون ثقیلہ لگائیں تو لَيَزِنَنَّ ، لَيَزِنَانِّ ، لَيَزِنُنَّ الخ اور زِنْ میں نون تاکید لگائیں تو زِنَنَّ ، زِنَانِّ ، زِنُنَّ ، زِنِنَّ ، زِنَانِّ ، زِنْنَانِّ پڑھینگے ؛

[۱] جوڑنا ؛ [۲] باہم ملنا ؛ [۳] ملنا ؛ [۴] باہم ملنا ؛ [۵] ملنا ؛ [۶] دراصل اِسْتِوْصَالٌ وصال چاہنا۔ اس کا مادہ وَصْلٌ ہے۔ ایک اِسْتِيصَالٌ (دراصل اِسْتِئْصَالٌ) مهموز الفاء سے آتا ہے اس کے معنی ہیں "جڑ سے اکھیڑ دینا" اس کا مادہ اَصْلٌ (جڑ) ہے

اس میں تغیر ضروری نہیں ہے بلکہ همزہ قائم رکھ سکتے ہیں ؛

سلسلة الالفاظ نمبر ۲۸

اَفْهَمَ (۱) فَهَّمَ (۲) سمجھانا	وَزَرَ (یَزِرُ) بوجھ اٹھانا
تَوَكَّلَ (۴۔ عَلَیْهِ) سونپ دینا بھروسہ کرنا	وَصَفَ (یَصِفُ لَهُ) بیان کرنا
خَسِرَ (س) ٹوٹا پانا (۱) کم کرنا	وَصَلَ (یَصِلُ اِلَیْهِ) پہنچنا (بِهِ) ملنا
ضَلَّ (یَضِلُّ) گمراہ ہونا (۱) گمراہ کرنا	وَقَفَ (یَقِفُ) ٹھیرنا۔ واقف ہونا
عَاوَنَ (۳) باہم ایک دوسرے کی مدد کرنا	وَلَدَ (یَلِدُ) جننا
كَثَّرَ (۲) زیادہ کرنا	وَهَنَ (یَهِنُ) بودا اور کمزور ہونا
مَاطَلَ (۳) ٹالنا۔ دیر لگانا	یَئِسَ (یَیْئَسُ) نا امید ہونا
وَثِقَ (یَثِقُ بِهِ) بھروسہ کرنا۔ اعتماد کرنا	یَقِظَ، تَیَقَّظَ اور اِسْتَیْقَظَ جاگنا
وَجَدَ (یَجِدُ) پانا (اس کا امر مستعمل نہیں ہے)	اَیْقَظَ (یُوقِظُ) جگانا۔ بیدار کرنا
وَدَعَ (یَدَعُ) چھوڑنا۔ کرنے دینا (اس کا امر دَعْ بہت مستعمل ہے)	یَسَّرَ (۲) آسان کرنا (۴) آسان ہونا میسر ہونا

اُخْرٰی دوسری (ج اُخَرُ)	اَهْلًا وَسَهْلًا خوش آمدید (اس کی تشریح چوتھے حصے میں آئیگی)
اَذًی تکلیف	دَیَّارٌ مکان میں رہنے والا
اَعْلٰی (ج اَعْلَوْنَ) سب سے بلند و برتر	رَوْحٌ رحمت، مدد
اُوْرُبَّا یورپ	

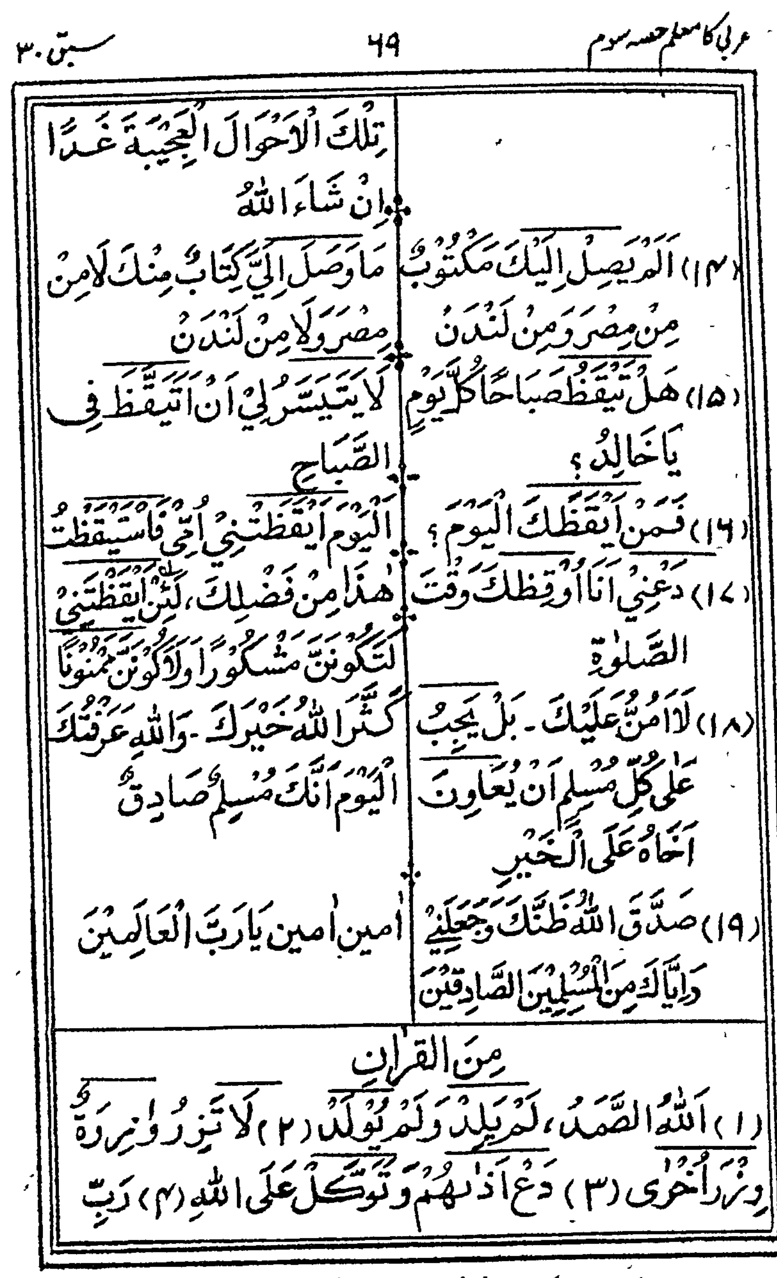
سِوَارٌ (ج اَسَاوِرُ) کنگن	مَائِدَةٌ (ج مَوَائِدُ) میز۔ دسترخوان
صَمَدٌ بے نیاز۔ جس کے سب محتاج ہوں	مَرَّةٌ (ج مِرَارًا) ایک بار
فَاجِرٌ (ج فُجَّارٌ) بدکار	مِثْقَالٌ (ج مَثَاقِيلُ) وزن ۴½ ماشہ
قِسْطَاسٌ ترازو	مُسْتَقِيمٌ سیدھا
كَفَّارٌ بڑا ناشکرا۔ بڑا کافر	وِزْرٌ (ج اَوْزَارٌ) بوجھ۔ گناہ

مشق نمبر ۳۰

(۱) هَلْ وَزَنْتَ خَاتَمَكَ يَا أَحْمَدُ؟	لَا يَا سَيِّدِي! بَلْ أَزِنُهُ الْيَوْمَ
(۲) زِنْهُ الْآنَ بِذٰلِكَ الْمِيزَانِ	لَا أَعْلَمُ كَيْفَ يُوزَنُ۔ دَعْنِي أَزِنُهُ فِي الْبَيْتِ
(۳) ضَعِ الْخَاتَمَ فِي كِفَّةٍ وَالْوَزْنَ فِي كِفَّةٍ أُخْرَى	طَيِّبٌ؟ فَأَفْعَلُ هٰكَذَا
(۴) مَا هُوَ وَزْنُ الْخَاتَمِ	إِنَّمَا وَزْنُهُ مِثْقَالَانِ
(۵) اِسْمَعْ يَا أَحْمَدُ! إِذَا وَزَنْتُمْ شَيْئًا لِأَحَدٍ فَلَا تُخْسِرُوا فِي الْمِيزَانِ	أَحْسَنْتُمْ يَا سَيِّدِي! قَدْ قَرَأْتُ فِي الْقُرْآنِ زِنُوا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ
(۶) هَلْ تَهَبُ لِي كِتَابَكَ هٰذَا	سَأَهَبُ لَكَ كِتَابِي هٰذَا إِنْ تَقِفْ

يَا عَمِّي؟ فَإِنِّي أَجِدُهُ كِتَابًا نَافِعًا	عِنْدَنَا شَهْرًا إِلَّا فَهَّمْتُكَ مَطَالِبَهُ
(۷) نَعَمْ! سَأَقِفُ عِنْدَكُمْ يَا عَمِّي	فَخُذْ يَا وَلَدِي هٰذَا الْكِتَابَ وَاقْرَأْ
(۸) هَلْ يَتَيَسَّرُ لِي فَهْمُ هٰذَا الْكِتَابِ؟	اِجْتَهِدْ وَثِقْ بِاللّٰهِ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ
(۹) مَا لِي مَا رَأَيْتُكَ مُنْذُ زَمَانٍ يَا صَدِيقِي؟ فَتَّشْتُ عَنْكَ مِرَارًا وَلَمْ أَجِدْكَ	يَا خَلِيلُ! كُنْتُ سَافَرْتُ إِلَى بِلَادِ مِصْرَ وَأُورُبَّا
(۱۰) أَهْلًا وَسَهْلًا يَا صَدِيقِي مَتٰى جِئْتَ هٰهُنَا؟	وَصَلْتُ إِلَى بَمْبَائِي بِالْأَمْسِ فَقَطْ[1]
(۱۱) هَلْ تَصِفُ لِي مَا رَأَيْتَ مِنَ الْعَجَائِبِ؟	كَيْفَ أَصِفُ لَكَ وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلَى الدُّكَّانِ
(۱۲) هَلْ تَعِدُنِي أَنْ تَصِفَ لِي أَحْوَالَ السَّفَرِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فَأَحْضُرَ عِنْدَكَ؟	لَا أَعِدُكَ الْيَوْمَ. لِأَنِّي الْيَوْمَ مَشْغُولٌ
(۱۳) أَفَلَا أَظُنُّ أَنَّكَ تُمَاطِلُنِي؟	لَا تَيْأَسْ يَا أَخِي! لَأَصِفَنَّ لَكَ

[1] فَقَطْ کے معنی ہیں "صرف" یا "بس" یہاں بالامس فقط کے معنی ہونگے "کل ہی"۔



	تِلْكَ الْأَحْوَالَ الْعَجِيبَةَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ
(١٤) أَلَمْ يَصِلْ إِلَيْكَ مَكْتُوبٌ مِنْ مِصْرَ وَمِنْ لَنْدَنَ	مَا وَصَلَ إِلَيَّ كِتَابٌ مِنْكَ لَا مِنْ مِصْرَ وَلَا مِنْ لَنْدَنَ
(١٥) هَلْ تَيَقَّظُ صَبَاحًا كُلَّ يَوْمٍ يَا خَالِدُ؟	لَا يَتَيَسَّرُ لِي أَنْ أَتَيَقَّظَ فِي الصَّبَاحِ
(١٦) فَمَنْ أَيْقَظَكَ الْيَوْمَ؟	اَلْيَوْمَ أَيْقَظَتْنِي أُمِّي فَاسْتَيْقَظْتُ
(١٧) دَعْنِي أَنَا أُوقِظْكَ وَقْتَ الصَّلٰوةِ	هٰذَا مِنْ فَضْلِكَ، لَئِنْ أَيْقَظْتَنِي[1] لَتَكُونَنَّ مَشْكُورًا وَلَأَكُونَنَّ مَمْنُونًا
(١٨) لَا أَمُنُّ عَلَيْكَ - بَلْ يَجِبُ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يُعَاوِنَ أَخَاهُ عَلَى الْخَيْرِ	كَثَّرَ اللّٰهُ خَيْرَكَ - وَاللّٰهِ عَرَفْتُكَ الْيَوْمَ أَنَّكَ مُسْلِمٌ صَادِقٌ
(١٩) صَدَّقَ اللّٰهُ ظَنَّكَ وَجَعَلَنِي وَإِيَّاكَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ الصَّادِقِينَ	آمِين آمِين يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

مِنَ الْقُرْآن

(١) اَللّٰهُ الصَّمَدُ، لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ (٢) لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرٰى (٣) دَعْ أَذٰهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ (٤) رَبِّ

[1] اِنْ پر لام تاکید بڑھا کر لَئِنْ لکھا کرتے ہیں (دیکھو درس ٢٠ تنبیہ ٣)۔

هَبْ لِيْ وَلِيًّا يَرِثُنِيْ وَيَرِثُ اٰلَ يَعْقُوْبَ (۵) وَقَالَ نُوْحٌ رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا۔ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا (۶) وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ (۷) لَا تَيْئَسُوْا [اس کو لَا تَايْئَسُوْا بھی لکھتے ہیں] مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ۔ اِنَّهٗ لَا يَيْئَسُ [اس کو لَا يَايْئَسُ بھی لکھتے ہیں] مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ (۸) لَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۔

ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی ونحوی کرو

زِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ

تحلیل صرفی اس طرح :-

(زِنُوْا) فعل امر حاضر متعدّی، صیغہ جمع مذکر مخاطب، اس میں واو جمع مخاطب کی ضمیر مرفوع متّصل ہے۔ یہ فعل از قسم مثال واوی ہے۔ اصل میں اِوْزِنُوْا ہے۔ چونکہ اس کے مضارع یَزِنُ سے حسب قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۳) واو حذف کر دیا گیا ہے اس لئے امر سے بھی حذف ہو گیا کیونکہ یَزِنُ اگر مضارع ہے تو اس سے علامتِ مضارع حذف کرنے کے بعد زِنْ کے سوا اور کیا بن سکتا ہے؟ (دیکھو سبق ۲۱ تنبیہ ۱) ۔

(بِ) حرف جارّ (الْقِسْطَاسِ) اسم، معرّف باللّام، واحدٌ مذکر، جامد، معرب،

(الْمُسْتَقِيْمِ) اسم، معرف باللّام، واحد، مذکر، مشتق اسم فاعل ہے اِسْتِقَامَ [سیدھا ہونا] سے، معرب،

تحلیل نحوی اس طرح

(زِنُوْا) فعل امر، متعدّي اس میں (واو) ضمیر مرفوع متّصل ہے جو فاعل ہے۔ اس کا مفعول (شَيْئًا مَوْزُوْنًا) مقدّر ہے یعنی فرض کرلیا گیا ہے کیونکہ فعل متعدّي کا مفعول تو ہونا ہی چاہیئے اس لئے جب ملفوظ نہ ہو تو موقع کے لحاظ سے کسی مناسب لفظ کو مفعول ماننا پڑتا ہے۔

(بِ) حرف جارّ (الْقِسْطَاسِ) مجرور، پھر موصوف ہے (الْمُسْتَقِيْمِ) صفت، وہ بھی موصوف کی وجہ سے مجرور ہے جارّ مجرور مل کر متعلّق فعل، فعل، فاعل، مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیّہ ہوا۔ کیونکہ جس جملے میں استفہام، امر یا نہي ہو اسے جملہ انشائیہ کہتے ہیں۔ اس کی تفصیل آگے آئیگی ❖

ذیل کے جملوں میں خالی جگہ کو نیچے لکھے ہوئے (مھموز، مضاعف، اور مثال واوي کے قسم کے) الفاظ میں سے کسی ایک لفظ سے پُر کرو:۔

مُرْ، مُرِيْ، سَامُرْ، كُلَا، شِئْتُمَا، سَلْ، ثِقْ، لَاتَتَّخِذْ، زِنْ، زِنِيْ، ضَحُوْا، هَبْ، عُدِّيْ، دُلَّ، اَدُلُّ، لَاتَهْزُؤُا، يَسُرُّ، اُحِبُّ، تُحِبُّ، تَوَكَّلْ، تَفِرُّوْنَ

..... لِيْ يَا اَبَتِ سَاعَةً۔ ..... هٰذَا الشَّيْخَ مِنْ اَيْنَ هُوَ؟ ..... خَاتَمَكَ۔ ..... سِوَارَكِ يَا لَطِيْفَةُ۔ ..... عَدُوَّكَ وَلِيًّا۔ ..... بِنْتَكِ بِالصَّلٰوةِ۔ ..... هُنَّ بِالصَّلٰوةِ۔ هَلْ ..... لَكَ عَلٰى بَيْتِ الْوَزِيْرِ۔ نَعَمْ ..... نِيْ عَلَيْهِ مِنْ فَضْلِكَ۔ ..... كُتُبَكُمْ عَلَى الطَّاوِلَةِ۔ اِلٰى اَيْنَ ..... يَا اَوْلَادُ؟ ..... اَغْصَانَ الْاَشْجَارِ يَا اَوْلَادُ۔ ..... اَوْرَاقَ الْكِتَابِ يَا مَرْيَمُ۔ هَلْ ..... لَكَ اللَّعِبُ اَمِ التَّعَلُّمُ؟ ..... نِيْ اللَّعِبُ وَالتَّعَلُّمُ كِلَاهُمَا۔ هَلْ ..... اللَّعِبَ اَمِ التَّعَلُّمَ؟ ..... اللَّعِبَ وَالتَّعَلُّمَ كِلَيْهِمَا۔ ..... بِاللّٰهِ وَ ..... عَلَيْهِ۔ اِجْلِسَا اَنْتُمَا عَلَى الْمَائِدَةِ وَ ..... مِنَ الطَّعَامِ مَا .....

اُردو سے عربی میں ترجمہ کرو

(۱) ابّاجان [يَا اَبَتِ] کیا آپ مجھے عید کے روز ایک گھڑی عطا فرمائیں گے؟	ہاں میرے پیارے بیٹے [يَا بُنَيَّ] میں تجھے ضرور ایک چاندی کی گھڑی دونگا۔

(۲) جناب آپ اس کتاب کو کیسی پاتے ہیں؟	ہم اسے ایک فائدہ مند کتاب پاتے ہیں
(۳) کیا یہ کتاب کتبخانوں میں ملتی ہے؟	نہیں! آج کل یہ کتاب کتبخانوں میں نہیں پائی جاتی
(۴) اے میری بہن تو نے اپنا کنگن تول لیا ہے؟	ہاں! میں نے اپنا کنگن تولا تو اسے بیس مثقال پایا
(۵) ابھی میرے سامنے دوبارہ تول لے	اچھا میں آپکے سامنے تولتی ہوں
(۶) میرا خط تمھیں ملا؟	نہیں! مجھے تمھارا خط نہیں ملا
(۷) کیا تم ہمارے ہاں بمبئی میں ٹھیرو گے؟	ہاں! ہم ایک مہینہ تمھارے پاس ٹھیریں گے
(۸) میں پارسال آپکے ہاں دہلی میں ٹھیرا تھا	یہ آپ کی مہربانی ہے
(۹) جناب! کیا آپ اپنے سفر کا حال ہمارے سامنے بیان فرمائینگے؟	ہاں میں خوشی کے ساتھ تمھارے سامنے اپنے سفر کے حالات بیان کرونگا
(۱۰) میں اپنی کتاب کہاں رکھوں؟	تم اپنی کتاب میز پر رکھ دو
(۱۱) مجھے اپنی کتاب صندوق میں رکھنے دیجئے (مجھے چھوڑ دیں کہ میں اپنی	کوئی مضائقہ نہیں۔ تم اپنی کتاب صندوق میں رکھ دو۔



کتاب صندوق میں رکھ دوں؟	
(۱۲) تم صبح کب بیدار ہوتے ہو؟	ہم صبح نماز فجر کے وقت بیدار ہوتے ہیں
(۱۳) آج تمھیں کس نے جگایا؟	آج صبح میں بیدار نہ ہوا تو میرے والد نے مجھے جگا دیا

اَلدَّرْسُ الْحَادِي وَالثَّلٰثُوْنَ

اَلْفِعْلُ الْاَجْوَفُ

اَلْاَجْوَفُ الْوَاوِيُّ			اَلْاَجْوَفُ الْيَائِيُّ		
اَلْمَاضِي	اَلْمُضَارِعُ	اَلْاَمْرُ	اَلْمَاضِي	اَلْمُضَارِعُ	اَلْاَمْرُ
قَالَ	يَقُوْلُ		بَاعَ	يَبِيْعُ	
قَالَا	يَقُوْلَانِ		بَاعَا	يَبِيْعَانِ	
قَالُوْا	يَقُوْلُوْنَ		بَاعُوْا	يَبِيْعُوْنَ	
قَالَتْ	تَقُوْلُ		بَاعَتْ	تَبِيْعُ	
قَالَتَا	تَقُوْلَانِ		بَاعَتَا	تَبِيْعَانِ	
قُلْنَ	يَقُلْنَ		بِعْنَ	يَبِعْنَ	
قُلْتَ	تَقُوْلُ	قُلْ *	بِعْتَ	تَبِيْعُ	بِعْ *
قُلْتُمَا	تَقُوْلَانِ	قُوْلَا	بِعْتُمَا	تَبِيْعَانِ	بِيْعَا

* تمھیں معلوم ہے کہ امر حاضر معروف کے صرف چھ صیغے آتے ہیں۔

اَلْمَاضِیُ	اَلْمُضَارِعُ	اَلْاَمْرُ	اَلْمَاضِیُ	اَلْمُضَارِعُ	اَلْاَمْرُ
قُلْتُمْ	تَقُوْلُوْنَ	قُوْلُوْا	بِعْتُمْ	تَبِیْعُوْنَ	بِیْعُوْا
قُلْتِ	تَقُوْلِیْنَ	قُوْلِیْ	بِعْتِ	تَبِیْعِیْنَ	بِیْعِیْ
قُلْتُمَا	تَقُوْلَانِ	قُوْلَا	بِعْتُمَا	تَبِیْعَانِ	بِیْعَا
قُلْتُنَّ	تَقُلْنَ	قُلْنَ	بِعْتُنَّ	تَبِعْنَ	بِعْنَ
قُلْتُ	اَقُوْلُ		بِعْتُ	اَبِیْعُ	
قُلْنَا	نَقُوْلُ		بِعْنَا	نَبِیْعُ	

۱- اجوف واوی اور یائی کے ماضی، مضارع اور امر کی گردانوں میں غور کرو کہ کہاں تغیّر ہوا ہے اور کیسا تغیّر ہوا ہے؟

اوّل سے آخر تک دیکھ جاؤ گے تو معلوم ہوگا کہ ایسا کوئی لفظ نہیں جو تغیّر سے بچا ہو۔

پہلا تغیّر تو تمھیں ہر ماضی کے ابتدائی پانچ صیغوں میں قاعدۂ تعلیل نمبر (۱) کے مطابق نظر آئیگا کہ واو اور ی کو الف سے بدل دیا گیا ہے مضارع کے اکثر صیغوں میں قاعدۂ تعلیل نمبر (۴) اور نمبر (۵) کے مطابق تغیّر نظر آئیگا (دیکھو سبق ۲۷)

امر کے بارے میں تم جانتے ہو کہ وہ اپنے مضارع کا ماتحت ہوتا ہے کیونکہ اسی سے بنایا جاتا ہے۔

۲- اب پوری گردان پر دوبارہ نظر ڈالیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ماضی مضارع اور امر کی گردانوں میں جن صیغوں کا لام کلمہ عام طور پر ساکن ہوا کرتا ہے ان صیغوں میں اجوف کا حرف علّت گرا دیا گیا ہے جیسے ماضی میں قُلْنَ اور بِعْنَ سے آخر تک الف گِرا دیا گیا ہے۔ اور مضارع میں صرف جمع مؤنث غائب اور مخاطب یعنی یَقُلْنَ اور تَقُلْنَ میں واو حذف کر دیا گیا ہے، اسی طرح یَبِعْنَ اور تَبِعْنَ میں ی گِرا دی گئی ہے۔ امر کے پہلے اور آخری صیغے میں بھی یہی تغیر نظر آرہا ہے: قُلْ اور قُلْنَ۔

اس سے تعلیل کا ایک نیا قاعدہ بنا سکتے ہو۔ تعلیل کے ۱۳ قاعدے درس ۲۷ میں اور دو قاعدے درس ۳۰ میں لکھے گئے ہیں

قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۶) اجوف کے ماضی، مضارع اور امر میں جہاں کہیں گردان کی وجہ سے یا حالت جزمی کی وجہ سے لام کلمہ ساکن ہو جائے وہاں سے درمیانی حرف علت حذف کر دیا جاتا ہے: قُلْنَ، یَقُلْنَ، بِعْنَ، یَبِعْنَ، قُلْ، لَمْ یَقُلْ +

- ہاں تم خیال کرو گے کہ قَالَ سے قُلْنَ اور بَاعَ سے بِعْنَ کیسے بن گیا؟ بظاہر قَلْنَ اور بَعْنَ ہونا چاہیئے تھا

بیشک ہے تو خلافِ قیاس۔ مگر اس کے لئے بھی صرفیوں نے ایک قاعدہ مستنبط کر لیا ہے جو حسبِ ذیل ہے:-

قاعدہ تعلیل نمبر (۱۷) اجوف واوی کا ماضی مفتوح العین یا مضموم العین ہو تو جن صیغوں میں واو حذف کیا جائے ان کے ف کلمہ کو ضمہ پڑھا جائے اور ماضی مکسور العین ہو تو کسرہ پڑھا جائے: قَالَ (= قَوَلَ) سے قُلْنَ، طَالَ (= طَوُلَ) سے طُلْنَ، خَافَ (= خَوِفَ) سے خِفْنَ۔ مگر اجوف یائی میں ہمیشہ کسرہ ہی پڑھنا چاہیئے: بَاعَ (= بَیَعَ) سے بِعْنَ +

تنبیہ ۱: یہ صیغے ماضی مجہول میں بھی معروف کی طرح قُلْنَ، بِعْنَ، خِفْنَ پڑھے جاتے ہیں +

تنبیہ ۲۔ اب یہ مذکورہ صیغے تین گردانوں میں تمھیں یکساں نظر آئینگے۔ ماضی معروف میں ماضی مجہول میں اور امر حاضر میں۔ مگر اصلیت میں الگ الگ ہونگے یعنی ماضی معروف ہوں تو اصل میں قَوَلْنَ، خَوِفْنَ اور بَیَعْنَ ہونگے ماضی مجہول ہیں تو اصل میں قُوِلْنَ، خُوِفْنَ اور بُیِعْنَ ہونگے اور امر ہیں تو اصل میں اُقْوُلْنَ، اِخْوَفْنَ اور اِبْیِعْنَ سمجھنا چاہیئے۔ عبارت میں موقع دیکھ کر معنی کر لئے جاتے ہیں +

۴۔ قَالَ سے ماضی مجہول کی گردان: قِیْلَ، قِیْلَا، قِیْلُوْا، قِیْلَتْ، قِیْلَتَا، قُلْنَ، قُلْتَ الخ ہو گی اور خَافَ سے خِیْفَ، خِیْفَا

خِیفُوا الخ اور بَاعَ سے بِیعَ، بِیعَا الخ

۵۔ یَقُوْلُ سے مضارع مجہول: یُقَالُ، یُقَالَانِ، یُقَالُوْنَ، تُقَالُ، تُقَالَانِ، یُقَلْنَ الخ۔ یَخَافُ سے یُخَافُ، یُخَافَانِ، یُخَافُوْنَ، تُخَافُ، تُخَافَانِ، یُخَفْنَ الخ۔ یَبِیْعُ سے یُبَاعُ، یُبَاعَانِ، یُبَاعُوْنَ، تُبَاعُ، تُبَاعَانِ، یُبَعْنَ الخ

۶۔ مضارع منفی بلم: لَمْ یَقُلْ، لَمْ یَقُوْلَا، لَمْ یَقُوْلُوْا، لَمْ تَقُلْ، لَمْ تَقُوْلَا، لَمْ یَقُلْنَ، لَمْ تَقُلْ، لَمْ تَقُوْلَا، لَمْ تَقُوْلُوْا، لَمْ تَقُوْلِيْ، لَمْ تَقُوْلَا، لَمْ تَقُلْنَ، لَمْ اَقُلْ، لَمْ نَقُلْ ÷

۷۔ اسم فاعل: قَالَ سے قَائِلٌ (دراصل قَاوِلٌ) بَاعَ سے بَائِعٌ (دراصل بَايِعٌ) ÷

۸۔ اسم مفعول: مَقُوْلٌ (دراصل مَقْوُوْلٌ) مَبِیْعٌ (دراصل مَبْیُوْعٌ) مَخُوْفٌ (دراصل مَخْوُوْفٌ) ÷

تنبیہ ۳۔ باقی تمام گردانیں فعل صحیح کی صرف کبیر کو دیکھ کر تم خود کرسکتے ہو، حصۂ دوم میں سب گردانیں تم نے پڑھ لی ہیں۔

۔ ذیل میں اجوف سے ثلاثی مزید کی صرف صغیر لکھی جاتی ہے صرف کبیر تم بنالو۔

اَلْمَصْدَرُ	اِسْمُ الْمَفْعُولِ	اِسْمُ الْفَاعِلِ	اَلْاَمْرُ	اَلْمُضَارِعُ	اَلْمَاضِیْ
اِدَارَةٌ[1]	مُدَارٌ	مُدِيْرٌ	اَدِرْ	يُدِيْرُ	۱۔ اَدَارَ
تَدْوِيْرٌ[2]	مُدَوَّرٌ	مُدَوِّرٌ	دَوِّرْ	يُدَوِّرُ	۲۔ دَوَّرَ
مُدَاوَرَةٌ[3]	مُدَاوَرٌ	مُدَاوِرٌ	دَاوِرْ	يُدَاوِرُ	۳۔ دَاوَرَ
تَدَوُّرٌ[4]	مُتَدَوَّرٌ	مُتَدَوِّرٌ	تَدَوَّرْ	يَتَدَوَّرُ	۴۔ تَدَوَّرَ
تَدَاوُرٌ[5]	مُتَدَاوَرٌ	مُتَدَاوِرٌ	تَدَاوَرْ	يَتَدَاوَرُ	۵۔ تَدَاوَرَ
اِنْقِيَادٌ[6]	مُنْقَادٌ	مُنْقَادٌ	اِنْقَدْ	يَنْقَادُ	۶۔ اِنْقَادَ
اِقْتِيَادٌ[7]	مُقْتَادٌ	مُقْتَادٌ	اِقْتَدْ	يَقْتَادُ	۷۔ اِقْتَادَ
اِسْوِدَادٌ[8]	مُسْوَدٌّ	مُسْوَدٌّ	اِسْوَدَّ یا اِسْوَدِدْ	يَسْوَدُّ	۸۔ اِسْوَدَّ
اِسْوِيْدَادٌ[9]	مُسْوَادٌّ	مُسْوَادٌّ	اِسْوَادَّ یا اِسْوَادِدْ	يَسْوَادُّ	۹۔ اِسْوَادَّ
اِسْتِدَارَةٌ[10]	مُسْتَدَارٌ	مُسْتَدِيْرٌ	اِسْتَدِرْ	يَسْتَدِيْرُ	۱۰۔ اِسْتَدَارَ

تنبیہ ۴۔ باب ۶، ۷، ۸ اور ۹ میں اسم فاعل اور اسم مفعول بظاہر یکساں ہیں، لیکن اصل میں الگ ہیں؛ مُنْقَادٌ اگر اسم فاعل ہے تو اصل میں مُنْقَوِدٌ ہے اور اسم مفعول ہے تو مُنْقَوَدٌ ہوگا ۔

[1] پھرانا۔ انتظام کرنا [2] گول بنانا [3] کسی کے ساتھ چکر کھانا [4] گول ہونا [5] کسی کے ساتھ گول گول پھرنا [6] مطیع ہونا [7] مطیع ہونا [8] سیاہ ہونا [9] سیاہ ہونا [10] گول ہونا ۔

تنبیہ ۵۔ دیکھو اَدَارَ کا مصدر اِدَارَۃٌ اور اِسْتَدَارَ کا اِسْتِدَارَۃٌ آیا ہے جو اصل میں اِدْوَارٌ بروزن اِفْعَالٌ اور اِسْتِدْوَارٌ بروزن اِسْتِفْعَالٌ ہے۔ اجوف سے باب اَفْعَلَ اور اِسْتَفْعَلَ کا مصدر اسی طرح آیا کرتا ہے: اَفَادَ سے اِفَادَۃٌ، اِسْتَفَادَ سے اِسْتِفَادَۃٌ +

تنبیہ ۶۔ اجوف یائی کی گردانیں بظاہر واوی کی طرح ہونگی۔ اصل میں فرق ہوگا: اَغَارَ[1] (۱۰ اَغْیَرَ)، اِسْتَخَارَ[2] (اِسْتَخْیَرَ) +

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۲۹

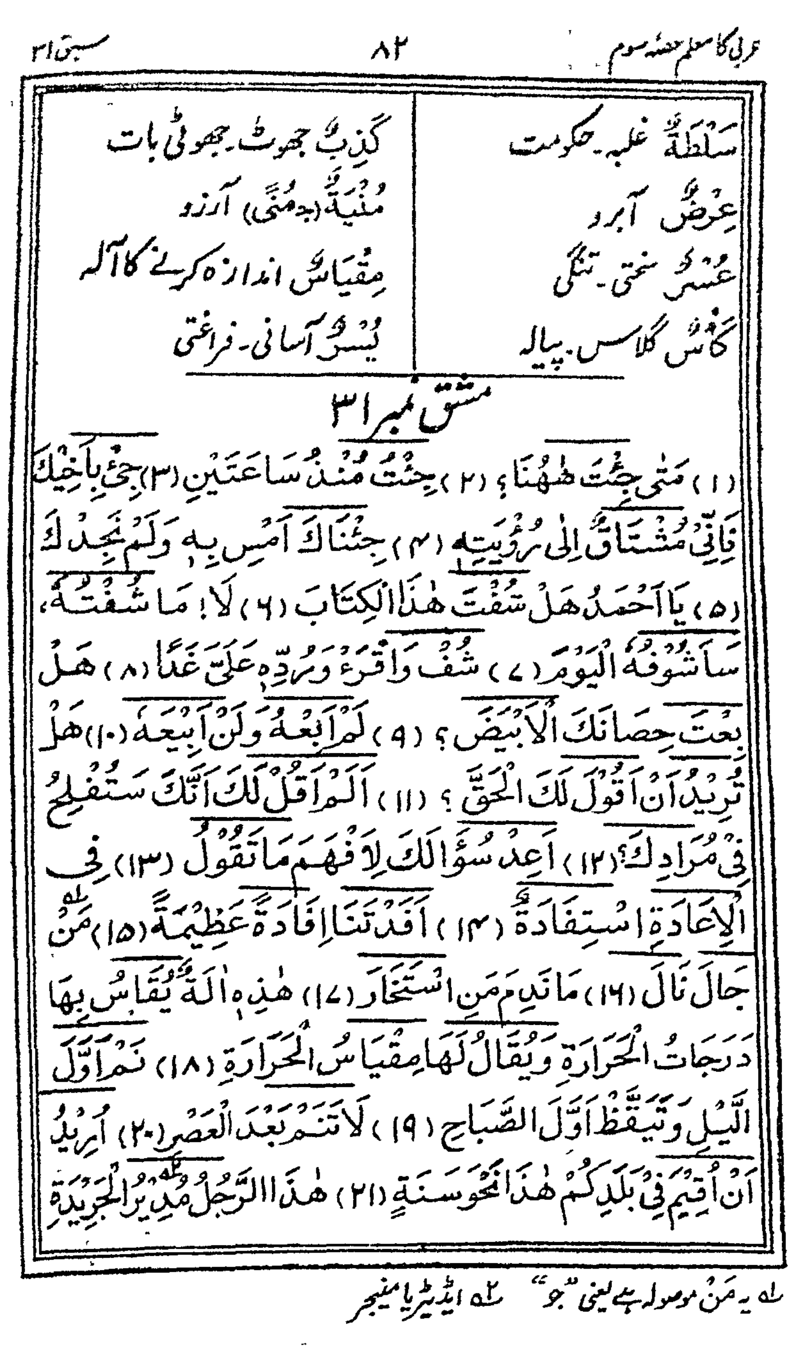
تنبیہ ۷۔ بعض افعال کے سامنے قوس میں واو یا ی لکھی ہے اس سے اجوف واوی اور یائی کی طرف اشارہ ہے (دیکھو ہدایات نمبر ۵) +

اَرَادَ (ا۔و) ارادہ کرنا۔ چاہنا	اَفَادَ (ا۔ی) فائدہ دینا۔ اطلاع دینا (۱۰) فائدہ لینا
اَضَاعَ (ا۔ی) ضائع کرنا	اَعَانَ (ا) مدد کرنا (۱۰۔و) مدد چاہنا
اَطَاعَ (ا۔و) اطاعت کرنا (۱۰) کرسکنا طاقت رکھنا	بَاتَ (ض۔ی) رات گذارنا
اَطَالَ (ا۔و) دراز کرنا	جَالَ (ن۔و) تگ و دو کرنا
اَصَابَ (ا۔و) مصیبت آنا۔ لگ جانا یا درست کہنا یا کرنا	مَالَ (ض۔ی) [اِلَیْہِ] کسی کی طرف مائل ہونا۔ [عَنْہُ] کسی کی طرف سے منہ پھیر لینا

[1] غیرت دلانا [2] بہتری چاہنا +

خَانَ (ن-و) خیانت کرنا	فَازَ (ن-و) [بِہٖ] حاصل کرلینا۔ کامیاب ہونا
شَاءَ (ف-ی) چاہنا	فَسَدَ (ن) بگڑ جانا۔ خراب ہو جانا
شَاعَ (ض-ی) شائع ہونا (۱) شائع کرنا	(۱) بگاڑنا۔ فساد پھیلانا
شَافَ (ن-و) دیکھنا (عوام میں یہ لفظ اور اس کے مشتقات بہت مستعمل ہیں اُنْظُرْ کی جگہ شُفْ عام طور پر بولا جاتا ہے)	قَامَ (ن-و) کھڑا ہونا۔ تیار ہونا (۱) قیام کرنا۔ ٹھیرنا (۱۰) ثابت قدم رہنا۔ ٹھیک سیدھا ہو جانا
	نَدِمَ (س) شرمندہ ہونا
شَعَرَ (ن) معلوم یا محسوس کرنا	نَالَ (س-ی) پانا۔ حاصل کرنا
صَلُحَ (ک) سُدھرنا (۱) سُدھارنا	نَاوَلَ (۳-و) دینا۔ ہاتھ بڑھا کر دینا
صَانَ (ن-و) بچانا	نَامَ (س-و) سونا
عَادَ (ن-و) لوٹنا (۱) لوٹانا۔ دُہرانا	حَاشَ لِلّٰہِ ایک طرح کی قسم ہے

اٰلَۃٌ آلہ۔ ہتھیار	حَرٌّ یا حَرَارَۃٌ گرمی
اُولُوالْاَمْرِ (اُولُوْ جمع ہے ذُوْ کی) حکومت والے (اُولِی الْاَمْرِ حالت نصبی و جری میں)	حَسَنَۃٌ نیکی
	حِصَانٌ گھوڑا (خاص مذکر کے لئے)
	اَلدَّارُ الْاٰخِرَۃُ دوسری دُنیا
بَقَاءٌ زندگی	ذُوْبَالٍ اہمیت والا



سَلْطَةٌ غلبہ۔ حکومت	كَذِبٌ جھوٹ۔ جھوٹی بات
عِرْضٌ آبرو	مُنْيَةٌ (ج مُنًى) آرزو
عُسْرٌ سختی۔ تنگی	مِقْيَاسٌ اندازہ کرنے کا آلہ
كَأْسٌ گلاس۔ پیالہ	يُسْرٌ آسانی۔ فراغتی

مشق نمبر ۳۱

(۱) مَتٰى جِئْتَ هٰهُنَا؟ (۲) جِئْتُ مُنْذُ سَاعَتَيْنِ (۳) جِئْ بِأَخِيكَ فَإِنِّي مُشْتَاقٌ إِلٰى رُؤْيَتِهِ (۴) جِئْنَاكَ أَمْسِ بِهِ وَلَمْ نَجِدْكَ (۵) يَا أَحْمَدُ هَلْ شُفْتَ هٰذَا الْكِتَابَ (۶) لَا! مَا شُفْتُهُ، سَأَشُوفُهُ الْيَوْمَ (۷) شُفْ وَاقْرَءْ وَرُدَّهُ عَلَيَّ غَدًا (۸) هَلْ بِعْتَ حِصَانَكَ الْأَبْيَضَ؟ (۹) لَمْ أَبِعْهُ وَلَنْ أَبِيعَهُ (۱۰) هَلْ تُرِيدُ أَنْ أَقُولَ لَكَ الْحَقَّ؟ (۱۱) أَلَمْ أَقُلْ لَكَ أَنَّكَ سَتُفْلِحُ فِي مُرَادِكَ؟ (۱۲) أَعِدْ سُؤَالَكَ لَا أَفْهَمُ مَا تَقُولُ (۱۳) فِي الْإِعَادَةِ اسْتِفَادَةٌ (۱۴) أَفَدْتَنَا إِفَادَةً عَظِيمَةً (۱۵) مَنْ[1] جَالَ نَالَ (۱۶) مَا نَدِمَ مَنِ اسْتَخَارَ (۱۷) هٰذِهِ آلَةٌ يُقَاسُ بِهَا دَرَجَاتُ الْحَرَارَةِ وَيُقَالُ لَهَا مِقْيَاسُ الْحَرَارَةِ (۱۸) نَمْ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَتَيَقَّظْ أَوَّلَ الصَّبَاحِ (۱۹) لَاتَنَمْ بَعْدَ الْعَصْرِ (۲۰) أُرِيدُ أَنْ أُقِيمَ فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا نَحْوَ سَنَةٍ (۲۱) هٰذَا الرَّجُلُ مُدِيرُ[2] الْجَرِيدَةِ

[1] یہ مَنْ موصولہ ہے یعنی "جو"   [2] ایڈیٹر یا منیجر

(۲۲) إِخْوَانِي! إِنْ أَرَدْتُمْ أَنْ تَكُونَ لَكُمْ سَلْطَةٌ فِي الْوَطَنِ فَاتَّحِدُوْا وَأَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فِي جَمِيْعِ الْأُمُوْرِ لِيَسْتَخْلِفَنَّكُمُ اللّٰهُ فِي الْأَرْضِ

نَصِيْحَةٌ مِنَ الْوَالِدِ لِوَلَدِهِ

(۲۳) أَيُّهَا الْوَلَدُ النَّجِيْبُ! آمِنْ بِاللّٰهِ وَاسْتَقِمْ وَأَطِعْهُ فِي جَمِيْعِ الْأَحْوَالِ وَاصْبِرْ عَلَى مَا أَصَابَكَ فِي سَبِيْلِهِ وَاسْتَعِنْهُ عَلَى الْخَيْرِ وَاسْتَعِذْ بِهِ مِنَ الشَّرِّ وَكُنْ صَادِقًا فِي الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ وَاحْفَظْ لِسَانَكَ، إِنْ صُنْتَهُ صَانَكَ وَإِنْ خُنْتَهُ خَانَكَ، وَدُمْ مَائِلًا إِلَى الْعُلُوْمِ النَّافِعَةِ وَكُنْ مَائِلًا عَنِ الْجَهْلِ وَالْكَسَلِ لِتَفُوْزَ الْمُنٰى وَتَنَالَ الْعُلٰى، أَطَالَ اللّٰهُ بَقَاءَكَ لِطَاعَتِهِ وَخِدْمَةِ عِبَادِهِ وَلَقَدْ نَصَحْتُكَ إِنْ قَبِلْتَ نَصِيْحَتِي ÷ وَالنُّصْحُ أَوْلٰى مَا يُبَاعُ وَيُوْهَبُ

مِنَ الْقُرْآنِ

(۱) يٰأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ (۲) قُلْنَا يَا نَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَسَلَامًا عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ (۳) قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا (۴) قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا (۵) وَإِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْأَرْضِ قَالُوْا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ (۶) قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًى يَذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهُ إِبْرَاهِيْمُ (۷) وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلٰكِنْ

لہ شریف ۲ بلندی ۳ اللہ دراز کرے ۴ سرد ۵ سلامتی ۶ نوجوان

لَا تَشْعُرُوْنَ (۸) يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ (۹) اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ (۱۰) لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (۱۱) اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ (۱۲) اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ (۱۳) يَااَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ (۱۴) اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ (۱۵) لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى (۱۶) اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ‡

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) اگر تو تگ و دو کریگا تو کامیاب ہوگا (۲) وہ اپنی کتاب بیچتا ہے (۳) وہ لڑکی گیند پھرا رہی ہے (۴) میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے حق [سچی بات] کہیں (۵) کیا ہم نے تمہیں نہیں کہا کہ وہ آج ہرگز نہیں آئیگا (۶) اس نے اپنے سوال کو دُہرایا کہ وہ جو کچھ کہتا ہے میں سمجھ لوں (۷) ہم اللہ سے ڈرتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے (۸) مسلمان موت سے نہیں ڈرتا (۹) جب اس سے کہا گیا فساد نہ کر اس نے کہا میں تو صرف اصلاح کرنے والا ہوں (۱۰) ہم ان کے ساتھ آسانی کا ارادہ رکھتے ہیں اور وہ ہمارے ساتھ سختی کا ارادہ

رکھتے ہیں (۱۱) کیا آپ کے پاس میرا بھائی آیا تھا؟ (۱۲) نہیں! میرے پاس تمہارا بھائی نہیں آیا (۱۳) اپنی آبرو کو بچاؤ اگرچہ تمہارا مال ضائع ہو جائے (۱۴) تو اپنی اِس گائے کو مت بیچ کیونکہ اس کا دودھ تیرے لئے فائدہ مند ہے (۱۵) اے میری بہنو! اگر تم ارادہ رکھتی ہو کہ وطن پر تمہاری اولاد کی حکومت ہو تو اللہ اور رسول کی اطاعت کرو (۱۶) اے ایمان والیو! مصیبت کے وقت صبر اور نماز کے ذریعے مدد طلب کیا کرو (۱۷) اے مسلمان لڑکی! تو وہ کیوں کہتی ہے جو کرتی نہیں (۱۸) جاہلوں کی اطاعت مت کرو (۱۹) ہم نے اس مسئلہ میں علما سے رائے طلب کی ✤

ذیل کے الفاظ سے نیچے لکھے ہوئے جملوں میں خالی جگہ کو پُر کرو

بَاعَ، دُرْتُ، جَاءَنِیْ، تَشِیْعُ، قُمْتُ، بِتْنَا، فَاسْتَخِرْ دَوَّرَتْ، لَا اَقُوْلُ، اَعَادَتْ

... اَلْبَارِحَةَ عِنْدَ عَمِّنَا فِیْ حَیْدَرَابَاد ✤ .... اِلَّا الْحَقَّ ✤ مِنْ اَیْنَ .... هٰذِهِ الْجَرِیْدَةُ؟ ✤ اِذَا اَرَدْتَ اَمْرًا ذَا بَالٍ .... بِاللّٰهِ ✤ ... مَكْتُوْبٌ مِنْ اُمِّیْ فَكَتَبْتُ جَوَابَهٗ ✤ جَاءَنِی الْاُسْتَاذُ فَ.... اِحْتِرَامًا لَهٗ ✤ .... سُؤَالَهَا لِاَفْهَمَ مَا تَقُوْلُ ✤ .... اَخِیْ حِصَانًا اَحْمَرَ اللَّوْنِ ✤ .... اُخْتِی الدَّوَّامَةَ[1] فَدَارَتْ سَرِیْعًا ✤ .... حَوْلَ الْكَعْبَةِ سَبْعَ مَرَّاتٍ ✤

[1] لٹّو۔ بھونرا ✤

ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی و نحوی کرو

لَاتَبِعْ حِصَانَكَ الْأَبْيَضَ

تحلیل صرفی:

(لَاتَبِعْ) فعل نہی حاضر، صیغہ واحد مذکر مخاطب از قسم اجوف یائی، آخر میں جزم آنے کی وجہ سے ی حذف کر دی گئی، مبنی ہے جزم پر، متعدّی،

(حِصَان) اسم نکرہ، واحد، مذکر، معرب، جامد،

(كَ) اسم ضمیر مجرور متّصل واحد مخاطب، معرفہ، مبنی ہے فتحہ پر

(اَلْاَبْيَض) اسم صفت، معرّف باللّام، واحد مذکر معرب مشتق ÷

تحلیل نحوی:

(لَاتَبِعْ) فعل، اس میں اَنْتَ کی ضمیر مُسْتَتِر یعنی پوشیدہ ہے، وہ ضمیر اس کی فاعل ہے، فعل نہی حالت جزمی میں ہے اور اس کا فاعل حالت رفع میں سمجھا جائیگا، (حِصَانَ) مفعول ہے اس لئے منصوب ہے، (كَ) مضاف الیہ ہے اس لئے حالتِ جرّی میں سمجھا جاتا ہے۔ (اَلْاَبْيَضَ) مفعول کی صفت ہے اس لئے وہ بھی منصوب

ہے۔ فعل، فاعل اور مفعول مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ کیونکہ امر اور نہی کا جملہ انشائیہ کہلاتا ہے ؛

اَلدَّرْسُ الثَّانِيْ وَالثَّلٰثُوْنَ

الفعل النّاقص

۱۔ تم پڑھ چکے ہو کہ فعل ناقص وہ ہوتا ہے جس کے لام کلمہ کی جگہ حرف علت ہو۔ گردانیں دیکھو:۔

تَصْرِيْفُ الْفِعْلِ الْمَاضِيْ مِنَ النَّاقِصِ

الواوِیُّ	الیائیُّ	الواوِیُّ	الیائیُّ	الواوِیُّ	الیائیُّ
دَعَا (ن) [1]	رَمٰی (ض) [2]	سَرُوَ (ك) [3]	لَقِيَ (س) [4]	اِرْتَضٰی (٧) [5]	اِلْتَقٰی (٧) [6]
دَعَوَا	رَمَيَا	سَرُوَا	لَقِيَا	اِرْتَضَيَا	اِلْتَقَيَا
دَعَوْا	رَمَوْا	سَرُوْا	لَقُوْا	اِرْتَضَوْا	اِلْتَقَوْا
دَعَتْ	رَمَتْ	سَرُوَتْ	لَقِيَتْ	اِرْتَضَتْ	اِلْتَقَتْ
دَعَتَا	رَمَتَا	سَرُوَتَا	لَقِيَتَا	اِرْتَضَتَا	اِلْتَقَتَا
دَعَوْنَ	رَمَيْنَ	سَرُوْنَ	لَقِيْنَ	اِرْتَضَيْنَ	اِلْتَقَيْنَ
دَعَوْتَ	رَمَيْتَ	سَرُوْتَ	لَقِيْتَ	اِرْتَضَيْتَ	اِلْتَقَيْتَ
دَعَوْتُمَا	رَمَيْتُمَا	سَرُوْتُمَا	لَقِيْتُمَا	اِرْتَضَيْتُمَا	اِلْتَقَيْتُمَا
دَعَوْتُمْ	رَمَيْتُمْ	سَرُوْتُمْ	لَقِيْتُمْ	اِرْتَضَيْتُمْ	اِلْتَقَيْتُمْ

[1] اس نے بلایا ؛ [2] اس نے پھینکا ؛ [3] وہ شریف ہوا ؛ [4] اس نے ملاقات کی ؛ [5] اس نے پسند کیا ؛ [6] آمنے سامنے ہوا ؛

آخر تک صحیح کے جیسی گردان کرلو: دَعَوْتِ، دَعَوْتُمَا، دَعَوْتُنَّ، دَعَوْتُ، دَعَوْنَا۔ اسی طرح دوسری گردانیں کرلو +

تنبیہ ۱۔ اوپر تین گردانیں ناقص واوی کی ہیں اور تین یائی کی ہیں۔ ہر ایک کی اصلیت پہچان کر تغیرات میں غور کرو۔ اِرْتَضٰی اصل میں اِرْتَضَوَ ہے مگر ثلاثی مزید میں ناقص واوی اور یائی کی گردان یکساں ہوجاتی ہے +

ماضی ناقص کے تغیرات

۲۔ مذکورہ گردانیں دیکھ کر سمجھ جاؤ گے کہ ناقص کی ماضی میں صرف غائب کے چار صیغوں یعنی واحد و جمع مذکر اور واحد مؤنث و تثنیہ مؤنث میں تغیر ہوا ہے +

مگر سَرُوَ اور لَقِیَ کی گردانوں میں تو صرف ایک جمع مذکر غائب میں تغیر ہوا ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے :۔

(۱) واحد مذکر غائب کے صیغے میں حسب قاعدۂ تعلیل نمبر (۱) واو اور ی کو الف سے بدل دیا گیا ہے: دَعَوَ سے دَعَا، رَمَیَ سے رَمٰی وغیرہ +

تنبیہ ۲۔ ماضی ناقص میں واو کو الف سے بدلیں تو ثلاثی مجرد میں اسے الف ہی کی شکل میں لکھا جاتا ہے:

دَعَا۔ عَفَا۔ اور مزید میں ی کی شکل ہیں: اِرْتَضٰی اور ی
کو الف سے بدلیں تو ہر جگہ ی کی شکل میں لکھتے ہیں: رَمٰی اِتَّقٰی۔
مگر ضمیر منصوب متصل لاحق ہو تو الف ہی کی شکل میں لکھتے
ہیں: رَمَاہُ (اس نے اس کو پھینکا) اِرْتَضَاكَ (اس نے تجھے پسند کیا)۔

(۲) جمع مذکر غائب میں واو اور ی کو حسب قاعدۂ تعلیل
نمبر (۶) و (۷) حذف کر دیا گیا ہے: دَعَوُوْا سے دَعَوْا رَمَیُوْا سے
رَمَوْا، سَرُوُوْا سے، سَرُوْا، لَقِیُوْا سے لَقُوْا، اِرْتَضَیُوْا سے اِرْتَضَوْا
اِلْتَقَیُوْا سے اِلْتَقَوْا۔

(۳) واحد اور تثنیہ مؤنث میں الف گرا دیا جاتا ہے:
دَعَتْ، دَعَتَا۔

(۴) ماضی مجہول میں واو کے ماقبل کسرہ آجاتا ہے اس لئے
واو کو ی سے بدل دیا جاتا ہے: دُعِوَ سے دُعِیَ، دُعِیَا، دُعُوْا،
دُعِیَتْ، دُعِیَتَا، دُعِیْنَ، دُعِیْتَ الخ اسی طرح رُمِیَ سے رُمِیَا،
رُمُوْا، رُمِیَتْ الخ۔ دیکھو مجہول میں ناقص واوی اور یائی ہمشکل ہو جاتے ہیں۔

تَصْرِیْفُ الْمُضَارِعِ الْمَعْرُوْفِ مِنَ النَّاقِصِ

الواوی	الیائی	الواوی	الیائی	الواوی	الیائی
یَدْعُوْ	یَرْمِیْ	یَسْرُوْ	یَلْقٰی	یَرْتَضِیْ	یَلْتَقِیْ

الواوی	الیائی	الواوی	الیائی	الواوی	الیائی
يَدْعُوَانِ	يَرْمِيَانِ	يَسْرُوَانِ	يَلْقَيَانِ	يَرْتَضِيَانِ	يَلْتَقِيَانِ
يَدْعُوْنَ م	يَرْمُوْنَ	يَسْرُوْنَ م	يَلْقَوْنَ	يَرْتَضُوْنَ	يَلْتَقُوْنَ
تَدْعُوْ	تَرْمِيْ	تَسْرُوْ	تَلْقَى	تَرْتَضِيْ	تَلْتَقِيْ
تَدْعُوَانِ	تَرْمِيَانِ	تَسْرُوَانِ	تَلْقَيَانِ	تَرْتَضِيَانِ	تَلْتَقِيَانِ
يَدْعُوْنَ م	يَرْمِيْنَ	يَسْرُوْنَ م	يَلْقَيْنَ	يَرْتَضِيْنَ	يَلْتَقِيْنَ
تَدْعُوْ	تَرْمِيْ	تَسْرُوْ	تَلْقَى	تَرْتَضِيْ	تَلْتَقِيْ
تَدْعُوَانِ	تَرْمِيَانِ	تَسْرُوَانِ	تَلْقَيَانِ	تَرْتَضِيَانِ	تَلْتَقِيَانِ
تَدْعُوْنَ م	تَرْمُوْنَ	تَسْرُوْنَ م	تَلْقَوْنَ	تَرْتَضُوْنَ	تَلْتَقُوْنَ
تَدْعِيْنَ	تَرْمِيْنَ م	تَسْرِيْنَ	تَلْقَيْنَ م	تَرْتَضِيْنَ م	تَلْتَقِيْنَ م
تَدْعُوَانِ	تَرْمِيَانِ	تَسْرُوَانِ	تَلْقَيَانِ	تَرْتَضِيَانِ	تَلْتَقِيَانِ
تَدْعُوْنَ م	تَرْمِيْنَ	تَسْرُوْنَ م	تَلْقَيْنَ م	تَرْتَضِيْنَ م	تَلْتَقِيْنَ م
اَدْعُوْ	اَرْمِيْ	اَسْرُوْ	اَلْقَى	اَرْتَضِيْ	اَلْتَقِيْ
نَدْعُوْ	نَرْمِيْ	نَسْرُوْ	نَلْقَى	نَرْتَضِيْ	نَلْتَقِيْ

تنبیہ:- اوپر کی گردانوں میں بعض الفاظ باہم متشابہ ہیں ان کے سامنے م لکھ دیا ہے۔ بعض میں تغیر ہوا ہے بعض اپنی اصلیت پر قائم ہیں۔ تغیر کی اصلیت ٹھیک پہچانو۔

مضارع ناقص کے تغیرات

۴۔ مضارع ناقص کی گردانوں میں غور کرو۔ معلوم ہوگا کہ چاروں تثنیہ اور دونوں جمع مؤنث کے سوا باقی تمام صیغوں میں تغیر ہوا ہے

(۱) دیکھو مضارع مفتوح العین کے پہلے صیغے میں واو اور ی کو حسب قاعدۂ تعلیل (نمبر۱) الف سے بدل دیا گیا ہے اور مکسور العین و مضموم العین میں ساکن کر دیا گیا ہے: یَلْقَیُ سے یَلْقٰی، یَرْضَوُ سے یَرْضٰی، یَدْعُوُ سے یَدْعُوْ اور یَرْمِیُ سے یَرْمِیْ

یہی تغیر اُن تین صیغوں میں ہوا ہے جو ضمیر بارز سے خالی ہیں۔[1]
نَدْعُوْ، اَدْعُوْ، تَدْعُوْ۔ تَرْمِیْ، اَرْمِیْ، نَرْمِیْ۔ تَلْقٰی، اَلْقٰی، نَلْقٰی۔

تنبیہ ۴۔ یَرْضٰی کی گردان یَلْقٰی کے جیسی ہوتی ہے۔

(۲) جمع مذکر غائب و حاضر میں آخر کا حرف علت حذف کر دیا گیا ہے۔ حسب قاعدۂ تعلیل نمبر (۷) و نمبر (۹) = یَدْعُوُوْنَ سے یَدْعُوْنَ، تَدْعُوُوْنَ سے تَدْعُوْنَ، یَرْمِیُوْنَ سے یَرْمُوْنَ یَلْقَیُوْنَ سے یَلْقَوْنَ۔

(۳) واحد مؤنث حاضر میں اُوِیْ اور اِیِیْ سے اِیْ بن گیا

[1] فعل کے آخر میں جو حروف صیغوں کا اختلاف بتلانے کے لئے لگے ہیں وہ سب ضمیر بارز (ظاہر) کہلاتے ہیں اور جن صیغوں کے آخر میں کوئی علامت نہیں لگی ہے ان میں ضمیر مستتر (پوشیدہ) فرض کی جاتی ہے۔

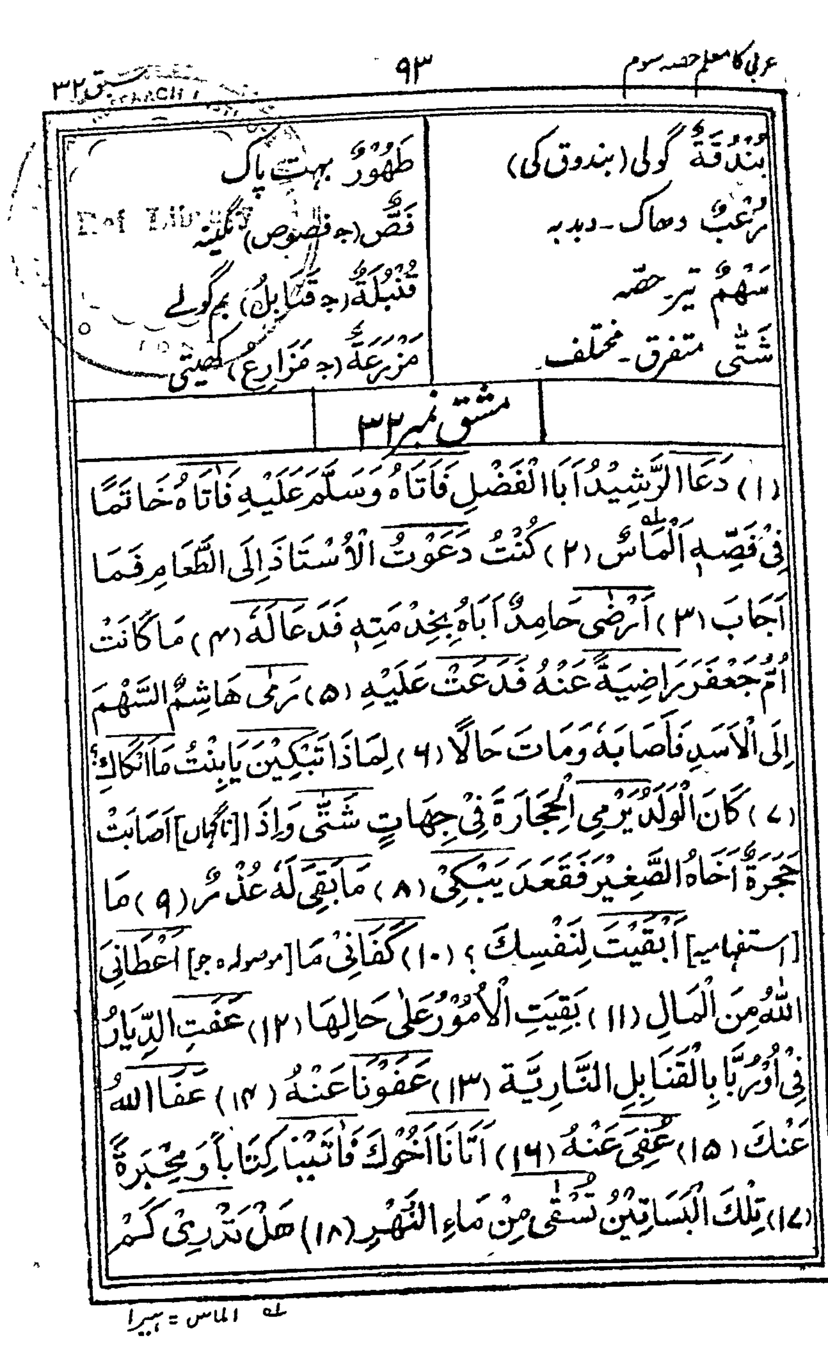
ہے اور اَیِ سے اَیْ ہوگیا ہے : تَدْعُوِیْنَ سے تَدْعِیْنَ، تَرْمِیِیْنَ سے تَرْمِیْنَ، تَلْقَیِیْنَ سے تَلْقَیْنَ، تَرْتَضِیِیْنَ اور تَلْتَقِیِیْنَ سے تَرْتَضِیْنَ، تَلْتَقِیْنَ :

(۴) مجہول میں ناقص واوی اور یائی ہمشکل ہو جاتے ہیں
یُدْعٰی، یُدْعَیَانِ، یُدْعَوْنَ، تُدْعٰی، تُدْعَیَانِ، یُدْعَیْنَ الخ

اسی طرح یُرْمٰی وغیرہ ہے :

سلسلہ الفاظ نمبر ۳۰

اَتٰی (ض-ی) آنا (ا= اٰتٰی) دینا	خَفَّفَ (۲) ہلکا کرنا
اَجَابَ (ا-و) جواب دینا۔قبول کرنا	خَلَا (ن-و) خالی ہونا گذر جانا [- اِلَیْهِ، بِهٖ مَعَهٗ] کسی سے تنہائی میں ملنا
اَصَابَ (ا-و) پہنچنا۔لگ جانا۔آپڑنا	
اِشْتَرٰی (۷-ی) خریدنا	دَرٰی (ض-ی) جاننا (ا) بتلانا
اَعْطٰی (ا-ی) دینا۔عطا کرنا	دَعَا (ن-و) بلانا [- لَهٗ] کسی کے لئے دعائے خیر کرنا [- عَلَیْهِ] بد دعا کرنا
بَقِیَ (س-ی) باقی رہنا (ا) باقی رکھنا	
بَکٰی (ض-ی) رونا (ا) رلانا	رَضِیَ (س-ی) راضی ہونا (ا) راضی کرنا
بَلَا (ن-و) مبتلا کرنا۔آزمانا	سَقٰی (ض-ی) پلانا
بَنٰی (ض-ی) بنا کرنا۔تعمیر کرنا	سَمّٰی (۲-و) نام رکھنا
خَشِیَ (س-ی) ڈرنا	عَفَا (ن-و) مٹ جانا [- عَنْهُ] معاف کرنا
	کَفٰی (ض-ی) کافی ہونا۔بچا لینا



بُنْدُقَةٌ گولی (بندوق کی)	طَهُوْرٌ بہت پاک
رُعْبٌ دھاک۔ دبدبہ	فَصٌّ (ج فُصُوْص) نگینہ
سَهْمٌ تیر۔ حصہ	قُنْبُلَةٌ (ج قَنَابِلُ) بم گولے
شَتّٰى متفرق۔ مختلف	مَزْرَعَةٌ (ج مَزَارِعُ) کھیتی

مشق نمبر ۳۲

(۱) دَعَا الرَّشِيْدُ أَبَا الْفَضْلِ فَأَتَاهُ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَآتَاهُ خَاتَمًا فِي فَصِّهِ الْمَاسُ[۱] (۲) كُنْتُ دَعَوْتُ الْأُسْتَاذَ إِلَى الطَّعَامِ فَمَا أَجَابَ (۳) أَرْضَى حَامِدٌ أَبَاهُ بِخِدْمَتِهِ فَدَعَا لَهُ (۴) مَا كَانَتْ أُمُّ جَعْفَرَ رَاضِيَةً عَنْهُ فَدَعَتْ عَلَيْهِ (۵) رَمَى هَاشِمٌ السَّهْمَ إِلَى الْأَسَدِ فَأَصَابَهُ وَمَاتَ حَالًا (۶) لِمَاذَا تَبْكِيْنَ يَا بِنْتُ مَا أَبْكَاكِ؟ (۷) كَانَ الْوَلَدُ يَرْمِي الْحِجَارَةَ فِي جِهَاتٍ شَتّٰى وَإِذَا [ناگہاں] أَصَابَتْ حَجَرَةٌ أَخَاهُ الصَّغِيْرَ فَقَعَدَ يَبْكِيْ (۸) مَا بَقِيَ لَهُ عُذْرٌ (۹) مَا [استفہامیہ] أَبْقَيْتَ لِنَفْسِكَ؟ (۱۰) كَفَانِيْ مَا [موصولہ ج] أَعْطَانِيَ اللّٰهُ مِنَ الْمَالِ (۱۱) بَقِيَتِ الْأُمُوْرُ عَلٰى حَالِهَا (۱۲) عَفَتِ الدِّيَارُ فِي أُوْرُبَّا بِالْقَنَابِلِ النَّارِيَّةِ (۱۳) عَفَوْنَا عَنْهُ (۱۴) عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ (۱۵) عُفِيَ عَنْهُ (۱۶) أَتَانَا أَخُوْكَ فَآتَيْنَا كِتَابًا وَمِحْبَرَةً (۱۷) تِلْكَ الْبَسَاتِيْنُ تُسْقٰى مِنْ مَاءِ النَّهْرِ (۱۸) هَلْ تَدْرِيْ كَمْ

[۱] الماس = ہیرا

يَوْمًا مَضٰى مِنْ اَيَّامِ هٰذَا الشَّهْرِ (۱۹) لَا اَدْرِيْ يَا سَيِّدِيْ لٰكِنِّيْ اَظُنُّ اَنَّ الْيَوْمَ يَكُوْنُ التَّارِيْخُ الْعَاشِرُ (۲۰) دُعِيْتُ الْيَوْمَ اِلَى الْاَمِيْرِ (۲۱) سُمِّيَتْ بِنْتُهٗ بِزَيْنَبَ (۲۲) اَحْسَنُ الْمَسَاجِدِ فِي الْهِنْدِ الْجَامِعُ الَّذِيْ بُنِيَ بِاَمْرِ السُّلْطَانِ شَاه جَهَان فِيْ دِهْلِيْ وَمِنْ عَجَائِبَاتِ الدُّنْيَا الْعِمَارَةُ الْمُسَمَّاةُ بِالتَّاجِ مَحَل فِيْ اَكْرَه الَّتِيْ بَنَاهَا السُّلْطَانُ الْمَوْصُوْفُ [رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى]

(۲۳) رَضِيْنَا قِسْمَةَ الْجَبَّارِ فِيْنَا ÷ لَنَا عِلْمٌ وَلِلْجُهَّالِ مَالٌ
فَاِنَّ الْمَالَ يَفْنٰى عَنْ قَرِيْبٍ ÷ وَاِنَّ الْعِلْمَ يَبْقٰى لَا يَزَالُ[1]

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱) وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا (۲) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ (۳) اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا (۴) سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ (۵) وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْا اٰمَنَّا وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ قَالُوْا اِنَّا مَعَكُمْ، اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ (۶) مَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ (۷) وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى (۸) فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (۹) وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا [اَنْ لَا] تَعْبُدُوْا اِلَّا اِيَّاهُ (۱۰) وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ

[1] لَا يَزَالُ یعنی ہمیشہ

فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا (۱۱) اِنَّ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا بِالْاٰخِرَةِ فَلَا یُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ (۱۲) اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ[1] ؛

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) میں نے رشید کو بلایا تو وہ میرے پاس آیا اور مجھے سلام کیا تو میں نے اسے ایک کتاب دی (۲) ہم نے اپنے ساتھیوں کو کھانے کے لئے بلایا تو انھوں نے ہماری دعوت قبول کرلی (۳) پیرصاحب [شیخ] نے میرے لئے دعا [دعائے خیر] کی (۴) اس کا باپ اس سے راضی نہ تھا پس اسے بد دعا دی (۵) حامد نے بھیڑیے کی طرف ایک گولی پھینکی تو اسے لگی اور مرگیا (۶) اے لڑکے! تو کیوں روتا ہے تجھے کس نے رلایا؟ (۷) اب اس [عورت] کے لئے کچھ مال باقی نہیں رہیگا (۸) تم اپنے بھائی کے لئے کیا باقی رکھوگے؟ (۹) ہمیں جو کچھ مال اللہ نے دیا ہے وہ ہمیں کافی ہوگا (۱۰) اس لڑکے کا نام محمود رکھا گیا (۱۱) یہ مدرسہ وزیر کے حکم سے تعمیر کیا گیا (۱۲) ہماری کھیتیاں بارش کے پانی سے سیراب کی جاتی ہیں ؛

---

[1] اس جملے میں لفظ الجنّةَ مبتدا ہے۔ اگرچہ مؤخر ہے پھر بھی اَنَّ کی وجہ سے نصب دیا گیا ہے۔ لَهُمْ خبر مقدم ہے ؛

ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی ونحوی کرو

دَعَا الرَّشِیْدُ اَبَا الْفَضْلِ اِلٰی بَیْتِہٖ

اس طرح: (دَعَا) فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب ازقسم ناقص واوی دراصل دَعَوَ، قاعدۂ تعلیل نمبر(۱) کے مطابق واو کو الف سے بدل دیا گیا ہے، ثلاثی مجرد،

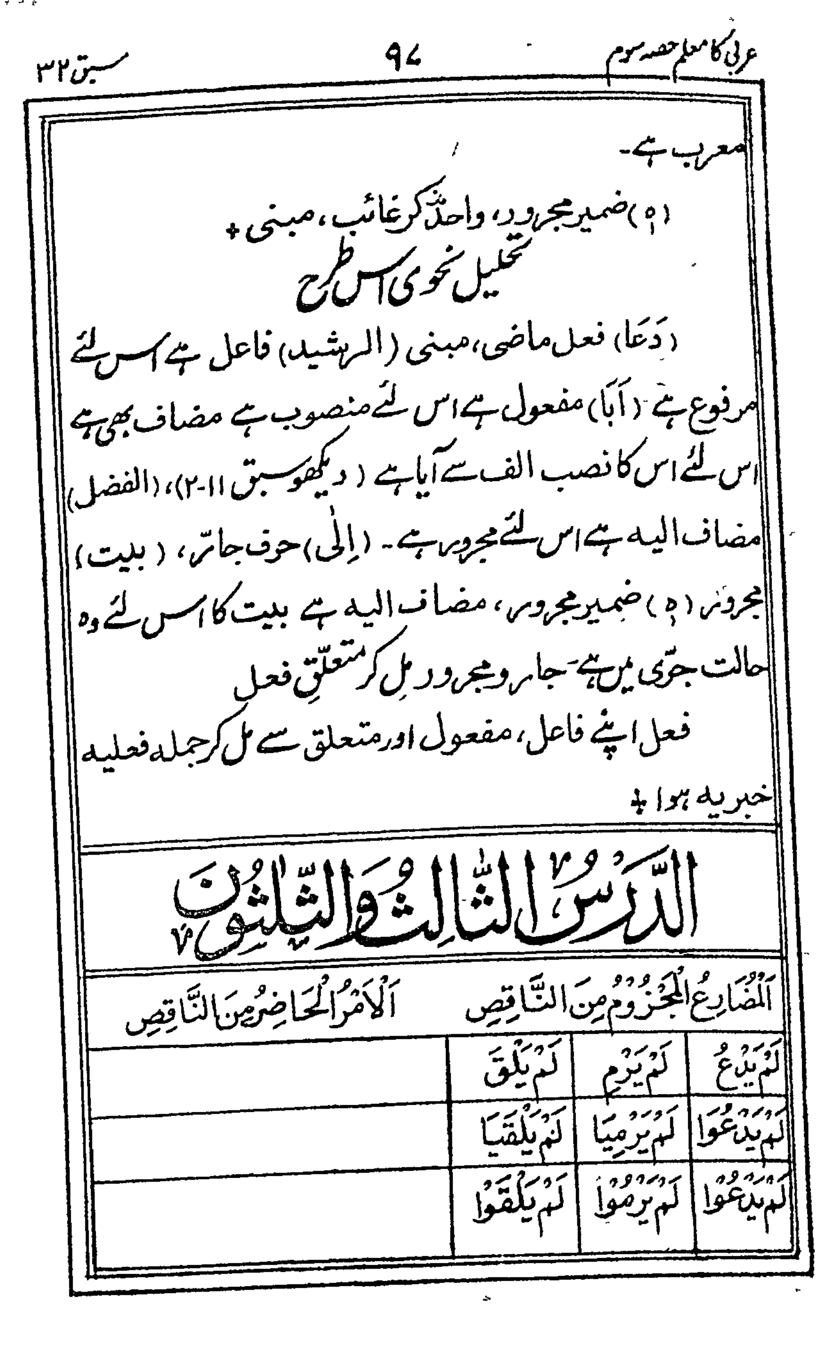
(الرَّشید) اَلْ حرف تعریف ہے، (رشید) اسم صفۃ، مشتق ہے رَشَدَ [سمجھ دار ہونا] سے، مگر یہاں اسم علم ہے۔ واحد مذکر ازقسمِ صحیح، کیونکہ اس کے حروفِ اصلیہ میں کوئی حرف علت یا ہمزہ نہیں اور دو حرف ایک جنس کے بھی نہیں ہیں۔ معرب ہے۔

(اَبَا) اسم جامد، واحد مذکر۔ ازقسم ناقص کیونکہ اصل میں اَبَوٌ ہے، واو حذف کرکے اَبٌ بولا جاتا ہے۔ مضاف ہے اور حالتِ نصبی میں ہے اس لئے اَبَا پڑھا جاتا ہے، معرب۔

(الفضلِ) اسم مصدر ہے۔ یہاں اسم علم ہے، واحد مذکر ازقسم صحیح، معرب۔

(اِلٰی) حرف جرّ، مبنی۔

(بَیْت) اسم، واحد، مذکر، نکرہ ہے مگر ضمیر کی طرف مضاف ہونے کی وجہ سے معرفہ ہو گیا ہے۔ ازقسمِ اجوف کیونکہ درمیانی حرف یٰ ہے



معرب ہے۔

(ہ) ضمیر مجرور، واحد مذکر غائب، مبنی۔

تحلیل نحوی اس طرح

(دَعَا) فعل ماضی، مبنی (الرشید) فاعل ہے اس لئے مرفوع ہے (اَبَا) مفعول ہے اس لئے منصوب ہے مضاف بھی ہے اس لئے اس کا نصب الف سے آیا ہے (دیکھو سبق ۱۱-۲)، (الفضل) مضاف الیہ ہے اس لئے مجرور ہے۔ (اِلٰی) حرف جارّ، (بیت) مجرور (ہ) ضمیر مجرور، مضاف الیہ ہے بیت کا اس لئے وہ حالت جرّی میں ہے جار و مجرور مل کر متعلّق فعل

فعل اپنے فاعل، مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالثَّلٰثُوْنَ

اَلْمُضَارِعُ الْمَجْزُوْمُ مِنَ النَّاقِصِ			اَلْاَمْرُ الْحَاضِرُ مِنَ النَّاقِصِ
لَمْ يَدْعُ	لَمْ يَرْمِ	لَمْ يَلْقَ	
لَمْ يَدْعُوَا	لَمْ يَرْمِيَا	لَمْ يَلْقَيَا	
لَمْ يَدْعُوْا	لَمْ يَرْمُوْا	لَمْ يَلْقَوْا	

اَلْمُضَارِعُ الْمَجْزُوْمُ مِنَ النَّاقِصِ			اَلْاَمْرُ الْحَاضِرُ مِنَ النَّاقِصِ		
لَمْ تَدْعُ	لَمْ تَرْمِ	لَمْ تَلْقَ			
لَمْ تَدْعُوَا	لَمْ تَرْمِيَا	لَمْ تَلْقَيَا			
لَمْ يَدْعُوْنَ	لَمْ يَرْمِيْنَ	لَمْ يَلْقَيْنَ			
لَمْ تَدْعُ	لَمْ تَرْمِ	لَمْ تَلْقَ	اُدْعُ[۱]	اِرْمِ[۲]	اِلْقَ[۳]
لَمْ تَدْعُوَا	لَمْ تَرْمِيَا	لَمْ تَلْقَيَا	اُدْعُوَا	اِرْمِيَا	اِلْقَيَا
لَمْ تَدْعُوْا	لَمْ تَرْمُوْا	لَمْ تَلْقَوْا	اُدْعُوْا	اِرْمُوْا	اِلْقَوْا
لَمْ تَدْعِيْ	لَمْ تَرْمِيْ	لَمْ تَلْقَيْ	اُدْعِيْ	اِرْمِيْ	اِلْقَيْ
لَمْ تَدْعُوَا	لَمْ تَرْمِيَا	لَمْ تَلْقَيَا	اُدْعُوَا	اِرْمِيَا	اِلْقَيَا
لَمْ تَدْعُوْنَ	لَمْ تَرْمِيْنَ	لَمْ تَلْقَيْنَ	اُدْعُوْنَ	اِرْمِيْنَ	اِلْقَيْنَ
لَمْ اَدْعُ	لَمْ اَرْمِ	لَمْ اَلْقَ			
لَمْ نَدْعُ	لَمْ نَرْمِ	لَمْ نَلْقَ			

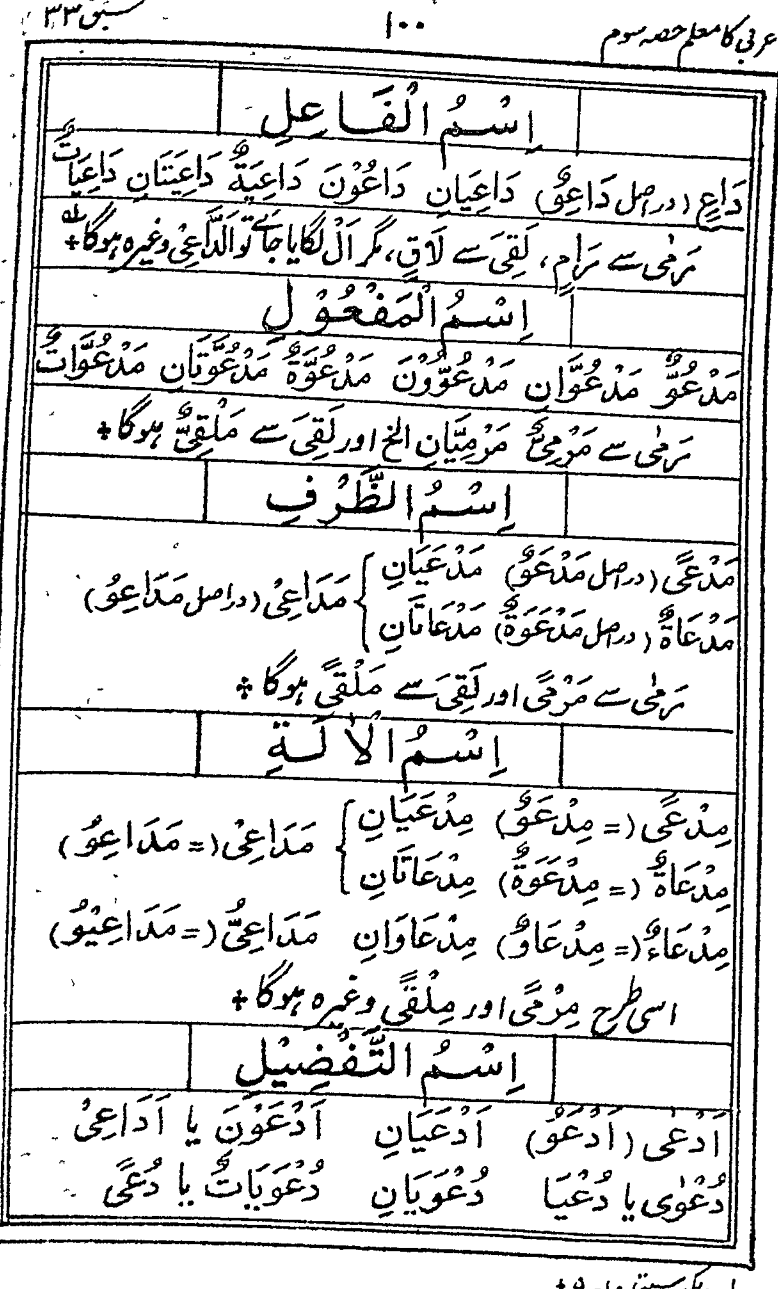
تنبیہ ۱۔ حالت جزمی میں فعل ناقص کے مضارع اور امر کا لام کلمہ (حرف علت) پانچ صیغوں سے حذف کر دیا جاتا ہے اور سات صیغوں سے نونِ اعرابی گرا دیا جاتا ہے مگر جمع مؤنث کے دو صیغوں میں تغیر نہیں ہوتا کیونکہ وہ مبنی ہیں۔

[۱] تو بلا۔ [۲] تو پھینک۔ [۳] تو ملاقات کر۔

اَلْمُضَارِعُ الْمَنْصُوْبُ مِنَ النَّاقِصِ			اَلْمُضَارِعُ الْمُؤَكَّدُ مِنَ النَّاقِصِ	
لَنْ يَّدْعُوَ[1]	لَنْ يَّرْمِيَ[2]	لَنْ يَّلْقٰى[3]	لَيَدْعُوَنَّ[4]	لَيَلْقَيَنَّ[5]
لَنْ يَّدْعُوَا	لَنْ يَّرْمِيَا	لَنْ يَّلْقَيَا	لَيَدْعُوَانِّ	لَيَلْقَيَانِّ
لَنْ يَّدْعُوْا	لَنْ يَّرْمُوْا	لَنْ يَّلْقَوْا	لَيَدْعُنَّ	لَيَلْقَوُنَّ
لَنْ تَدْعُوَ	لَنْ تَرْمِيَ	لَنْ تَلْقٰى	لَتَدْعُوَنَّ	لَتَلْقَيَنَّ
لَنْ تَدْعُوَا	لَنْ تَرْمِيَا	لَنْ تَلْقَيَا	لَتَدْعُوَانِّ	لَتَلْقَيَانِّ
لَنْ يَّدْعُوْنَ	لَنْ يَّرْمِيْنَ	لَنْ يَّلْقَيْنَ	لَيَدْعُوْنَانِّ	لَيَلْقَيْنَانِّ
لَنْ تَدْعُوَ	لَنْ تَرْمِيَ	لَنْ تَلْقٰى	لَتَدْعُوَنَّ	لَتَلْقَيَنَّ
لَنْ تَدْعُوَا	لَنْ تَرْمِيَا	لَنْ تَلْقَيَا	لَتَدْعُوَانِّ	لَتَلْقَيَانِّ
لَنْ تَدْعُوْا	لَنْ تَرْمُوْا	لَنْ تَلْقَوْا	لَتَدْعُنَّ	لَتَلْقَوُنَّ
لَنْ تَدْعِيْ	لَنْ تَرْمِيْ	لَنْ تَلْقَيْ	لَتَدْعِنَّ	لَتَلْقَيِنَّ
لَنْ تَدْعُوَا	لَنْ تَرْمِيَا	لَنْ تَلْقَيَا	لَتَدْعُوَانِّ	لَتَلْقَيَانِّ
لَنْ تَدْعُوْنَ	لَنْ تَرْمِيْنَ	لَنْ تَلْقَيْنَ	لَتَدْعُوْنَانِّ	لَتَلْقَيْنَانِّ
لَنْ اَدْعُوَ	لَنْ اَرْمِيَ	لَنْ اَلْقٰى	لَاَدْعُوَنَّ	لَاَلْقَيَنَّ
لَنْ نَّدْعُوَ	لَنْ نَّرْمِيَ	لَنْ نَّلْقٰى	لَنَدْعُوَنَّ	لَنَلْقَيَنَّ

تنبیہ ۲- یَرْمِیْ سے مضارع مؤکد: لَيَرْمِيَنَّ، لَيَرْمِيَانِّ، لَيَرْمُنَّ، لَتَرْمِيَنَّ، لَتَرْمِيَانِّ، لَيَرْمِيْنَانِّ الخ

[1] وہ ہرگز نہیں بلائیگا۔ [2] وہ ہرگز نہیں پھینکیگا۔ [3] وہ ہرگز نہیں ملیگا۔ [4] وہ ضرور ہی بلائیگا۔ [5] وہ ضرور ہی ملیگا۔



اِسْمُ الْفَاعِل

دَاعٍ (دراصل دَاعِوٌ) دَاعِیَانِ دَاعُوْنَ دَاعِیَةٌ دَاعِیَتَانِ دَاعِیَاتٌ

رَمٰی سے رَامٍ، لَقِیَ سے لَاقٍ، مگر اَلْ لگایا جائے تو الدَّاعِیْ وغیرہ ہوگا[1]

اِسْمُ الْمَفْعُوْل

مَدْعُوٌّ مَدْعُوَّانِ مَدْعُوُّوْنَ مَدْعُوَّةٌ مَدْعُوَّتَانِ مَدْعُوَّاتٌ

رَمٰی سے مَرْمِیٌّ مَرْمِیَّانِ الخ اور لَقِیَ سے مَلْقِیٌّ ہوگا

اِسْمُ الظَّرْف

مَدْعًی (دراصل مَدْعَوٌ) مَدْعَیَانِ } مَدَاعٍ (دراصل مَدَاعِوُ)
مَدْعَاةٌ (دراصل مَدْعَوَةٌ) مَدْعَاتَانِ

رَمٰی سے مَرْمًی اور لَقِیَ سے مَلْقًی ہوگا

اِسْمُ الْآلَة

مِدْعًی (= مِدْعَوٌ) مِدْعَیَانِ } مَدَاعٍ (= مَدَاعِوُ)
مِدْعَاةٌ (= مِدْعَوَةٌ) مِدْعَاتَانِ

مِدْعَاءٌ (= مِدْعَاوٌ) مِدْعَاوَانِ مَدَاعِیُّ (= مَدَاعِیْوُ)

اسی طرح مِرْمًی اور مِلْقًی وغیرہ ہوگا

اِسْمُ التَّفْضِیْل

اَدْعٰی (اَدْعَوُ) اَدْعَیَانِ اَدْعَوْنَ یا اَدَاعٍ

دُعْوٰی یا دُعْیَا دُعْوَیَانِ دُعْوَیَاتٌ یا دُعًی

[1] دیکھو سبق ۱۰-۹

الصَّرفُ الصَّغیرُ مِنَ النَّاقِصِ للثُّلاثی المزید

الماضی	المضارع	الامر	اسم الفاعل	اسم المفعول	المصدر
۱۔ اَلْقٰی	یُلْقِیْ	اَلْقِ	مُلْقٍ	مُلْقًی	اِلْقَاءٌ[۱]
۲۔ لَقّٰی	یُلَقِّیْ	لَقِّ	مُلَقٍّ	مُلَقًّی	تَلْقِیَةٌ[۲]
۳۔ لَاقٰی	یُلَاقِیْ	لَاقِ	مُلَاقٍ	مُلَاقًی	مُلَاقَاةٌ یا لِقَاءٌ[۳]
۴۔ تَلَقّٰی	یَتَلَقّٰی	تَلَقَّ	مُتَلَقٍّ	مُتَلَقًّی	تَلَقٍّ[۴]
۵۔ تَلَاقٰی	یَتَلَاقٰی	تَلَاقَ	مُتَلَاقٍ	مُتَلَاقًی	تَلَاقٍ[۵]
۶۔ اِنْقَضٰی	یَنْقَضِیْ	اِنْقَضِ	مُنْقَضٍ	مُنْقَضًی	اِنْقِضَاءٌ[۶]
۷۔ اِلْتَقٰی	یَلْتَقِیْ	اِلْتَقِ	مُلْتَقٍ	مُلْتَقًی	اِلْتِقَاءٌ[۷]
۸۔ اِرْعَوٰی	یَرْعَوِیْ	اِرْعَوِ	مُرْعَوٍ	مُرْعَوًی	اِرْعِوَاءٌ[۸]
۱۰۔ اِسْتَلْقٰی	یَسْتَلْقِیْ	اِسْتَلْقِ	مُسْتَلْقٍ	مُسْتَلْقًی	اِسْتِلْقَاءٌ[۹]

مذکورہ گردانیں دیکھ کر تعلیل کے چند نئے قاعدے تم بخوبی سمجھ سکتے ہو جو حسبِ ذیل ہیں :۔

قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۸) اِوٌ، اِیٌ، اُوٌ اور اُیٌ سے اٍ ہو جاتا ہے : دَاعِوٌ سے دَاعٍ، تَلَاقُیٌ (بروزن تفاعُل) سے تَلَاقٍ ۔ مگر آخر میں تنوین نہ ہو تو اِیْ بن جائیگا : اَلدَّاعِیْ، اَلتَّلَاقِیْ اسی طرح مَدَاعِوُ سے مَدَاعِیْ (جمع اسم ظرف از دعا) مَرَامِیُ سے مَرَامِیْ ۔

[۱] ڈالنا ۔ [۲] کسی کو کوئی چیز دے دینا ۔ [۳] ملاقات کرنا ۔ [۴] لینا ۔ سیکھ لینا ۔ [۵] آمنے سامنے آنا ۔ [۶] ختم ہو جانا ۔ [۷] آمنے سامنے آنا ۔ [۸] باز آنا ۔ [۹] چت لیٹنا ۔

تنبیہ ۳۔ ناقص سے ہر ایک اسم فاعل[1] میں اور باب ۴ اور ۵ کے مصادر میں یہ قاعدہ جاری ہوتا ہے ؛

قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۹) اَوٌ اور اَیٌ سے اً ی بن جاتا ہے:
مَدْعَوٌ سے مَدْعًی (واحد اسم ظرف) مُلْقَیٌ سے مُلْقًی (اسم مفعول از اَلْقٰی ؛

تنبیہ ۴۔ ناقص سے ثلاثی مزید کے ہر ایک اسم مفعول میں یہ قاعدہ جاری ہوگا ؛

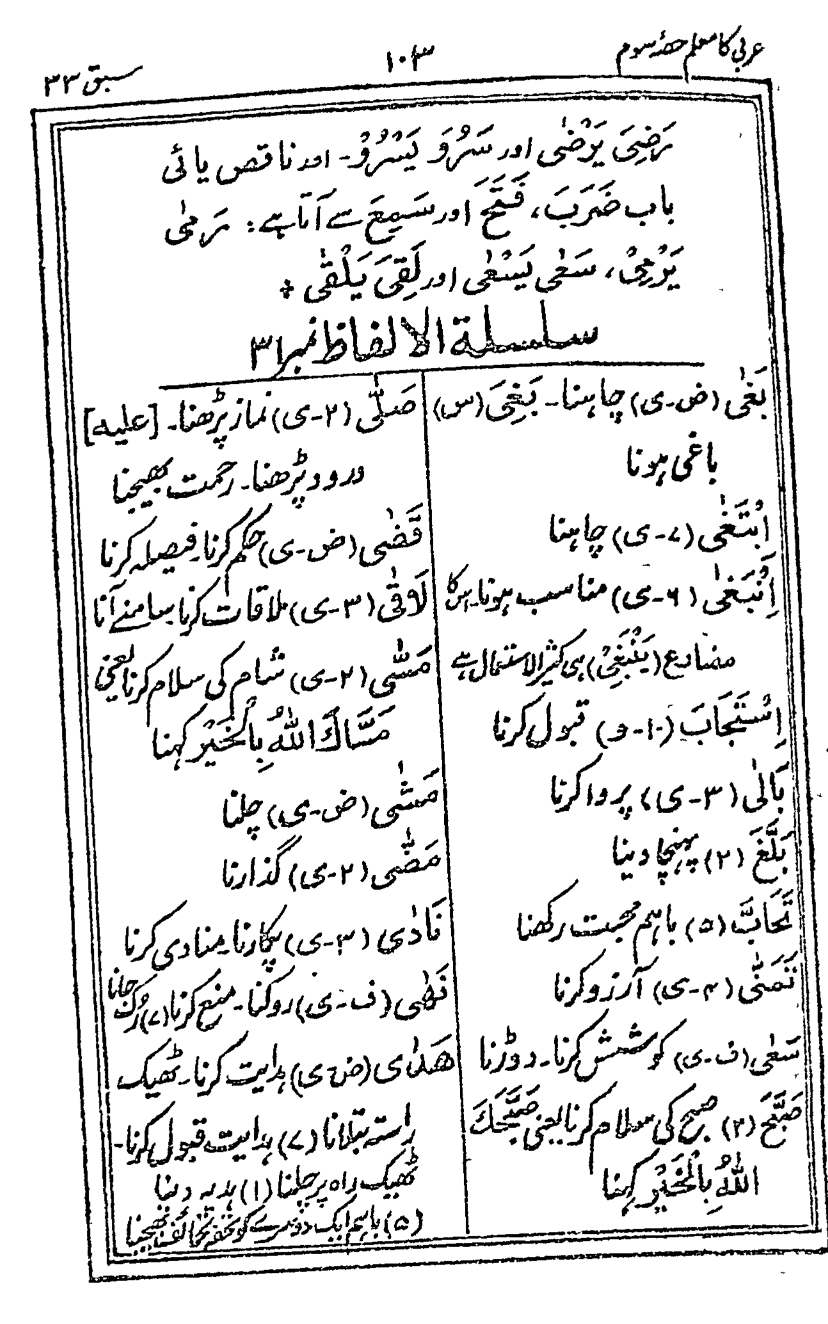
قاعدۂ تعلیل نمبر (۲۰) اُوِیٌ سے اِیٌّ ہو جاتا ہے جیسے مَرْمُوِیٌ سے مَرْمِیٌّ (اسم مفعول از رَمٰی)، مَرْضُوِیٌ سے مَرْضِیٌّ از رَضِیَ

تنبیہ ۵۔ مذکورہ گردانوں کے مصادر میں قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۳) جاری کیا گیا ہے: اِلْقَایٌ سے اِلْقَاءٌ وغیرہ ؛

تنبیہ ۶۔ ناقص سے باب فَعَّلَ کا مصدر بجائے تَفْعِیْلٌ کے تَفْعِلَةٌ کے وزن پر آتا ہے: لَقّٰی سے تَلْقِیَةٌ، سَمّٰی سے تَسْمِیَةٌ ؛

تنبیہ ۷۔ ناقص واوی ثلاثی مجرد کے باب نَصَرَ، سَمِعَ اور کَرُمَ سے آیا کرتا ہے: دَعَا یَدْعُوْ

[1] نیز اسم ظرف اور اسم آلہ کی جمع میں۔



رَضِیَ یَرْضٰی اور سَرُوَ یَسْرُوُ۔ اور ناقص یائی باب ضَرَبَ، فَتَحَ اور سَمِعَ سے آتا ہے: رَمٰی یَرْمِیْ، سَعٰی یَسْعٰی اور لَقِیَ یَلْقٰی ۔

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۱

بَغٰی (ض-ی) چاہنا۔ بَغِیَ (س ا) باغی ہونا

اِبْتَغٰی (۸-ی) چاہنا

اِنْبَغٰی (۶-ی) مناسب ہونا۔ ہر کا مضارع (یَنْبَغِیْ) ہی کثیر الاستعمال ہے

اِسْتَجَابَ (۱۰-و) قبول کرنا

بَالٰی (۳-ی) پروا کرنا

بَلَّغَ (۲) پہنچا دینا

تَحَابَّ (۵) باہم محبت رکھنا

تَمَنّٰی (۴-ی) آرزو کرنا

سَعٰی (ف-ی) کوشش کرنا۔ دوڑنا

صَبَّحَ (۲) صبح کی سلام کرنا یعنی صَبَّحَكَ اللّٰهُ بِالْخَیْرِ کہنا

صَلّٰی (۲-ی) نماز پڑھنا۔ [علیہ] درود پڑھنا۔ رحمت بھیجنا

قَضٰی (ض-ی) حکم کرنا۔ فیصلہ کرنا

لَاقٰی (۳-ی) ملاقات کرنا۔ سامنے آنا

مَسّٰی (۲-ی) شام کی سلام کرنا یعنی مَسَّاكَ اللّٰهُ بِالْخَیْرِ کہنا

مَشٰی (ض-ی) چلنا

مَضّٰی (۲-ی) گذارنا

نَادٰی (۳-ی) پکارنا۔ منادی کرنا

نَهٰی (ف-ی) روکنا۔ منع کرنا (۸) رُک جانا

هَدٰی (ض-ی) ہدایت کرنا۔ ٹھیک راستہ بتلانا (۸) ہدایت قبول کرنا۔ ٹھیک راہ پر چلنا (۱) ہدیہ دینا (۵) باہم ایک دوسرے کو تحفہ تحائف بھیجنا

اَبْلَقُ چتلا	غَالٍ مہنگا
مُنْيَةٌ خواہش۔ آرزو	غَايَةٌ انتہا
بَيْعٌ (مصدر ہے بَاعَ کا) بیچنا خرید وفروخت	غَيٌّ (غَوَى کا مصدر ہے) بہکنا۔ گمراہی
تَهْلُكَةٌ ہلاکی	مَرَحًا اتراتے ہوئے۔ اکڑتے ہوئے
جَبْهَةٌ پیشانی	مِيلَادٌ پیدائش۔ پیدائش کا وقت یا دن
رَخِيصٌ سستا	
عَسٰى غالباً۔ اُمید ہے	هَلَّا کیوں نہیں؟

مشق نمبر ۳۳

(۱) اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، مَسَّاكُمُ اللّٰهُ بِالْخَيْرِ	= وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَللّٰهُ يُمَسِّيكَ بِالْخَيْرِ
(۲) عَسٰى اَنْ تَكُوْنَ مَضَيْتَ اَيَّامَ الْعُطْلَةِ بِالْهَنَاءِ وَالْعَافِيَةِ يَا حَامِدُ	= اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ يَا اُسْتَاذِيْ مَضَّيْتُ اَيَّامَ الْعُطْلَةِ عَلٰى جَبَلِ شِمْلَه فِيْ اَحْسَنِ الْاَحْوَالِ
(۳) هَلْ صَلَّيْتَ الْعَصْرَ؟	= اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ صَلَّيْتُ الْعَصْرَ
(۴) هَلْ تُصَلُّوْنَ مَعَ الْجَمَاعَةِ؟	= نَعَمْ يُصَلِّيْ[1] بِنَا اَبُوْنَا
(۵) اُدْعُ اَخَاكَ	= دَعَوْتُهٗ فَقَالَ اَنَا اٰتِيْ خَلْفَكَ
(۶) مَنْ اَعْطَاكَ هٰذَا الْكِتَابَ؟	= اَعْطَانِيْهِ صَدِيْقِيْ خَالِدٌ

[1] يُصَلِّيْ بِنَا۔ ہمارے ساتھ نماز پڑھتا ہے یعنی ہمیں نماز پڑھاتا ہے +

(۷) فَمَا أَعْطَيْتَهُ فِي الْعِوَضِ	لَمْ أُعْطِهِ شَيْئًا، هُوَ لَا يَقْبَلُ الْعِوَضَ
(۸) فَيَنْبَغِي لَكَ أَنْ تُهْدِيَهُ يَوْمَ مِيلَادِهِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهَادُوْا تَحَابُّوْا	نَعَمْ أُرِيْدُ أَنْ أُهْدِيَهُ شَيْئًا يُحِبُّهُ وَيَرْضٰى بِهِ
(۹) هَلْ تَمْشِيْ مَعَنَا إِلٰى بَيْتِ الْأُسْتَاذِ السَّيِّدِ سَعِيْدِ الْهَاشِمِيِّ	نَعَمْ أَمْشِيْ مَعَكَ بِالرِّضَا وَالسُّرُوْرِ لِأَنِّيْ مُتَمَنٍّ لِقَاءَ حَضْرَةِ الْهَاشِمِيِّ
(۱۰) فَصَلِّ الْمَغْرِبَ فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ وَامْشِ مَعِيْ بَعْدَ الصَّلٰوةِ	عَلَى الْعَيْنِ وَالرَّأْسِ، سَأُصَلِّيْ هُنَاكَ
(۱۱) بِكَمْ اِشْتَرَيْتَ هٰذَا الْحِصَانَ الْأَبْلَقَ يَا فُؤَادُ؟	اِشْتَرَيْتُهُ بِمِئَةٍ وَعِشْرِيْنَ رُبِّيَةً
(۱۲) رَخِيْصٌ، مَا هُوَ بِغَالٍ اِشْتَرِ لِيْ مِنْ فَضْلِكَ مِثْلَ هٰذَا الْحِصَانِ	طَيِّبٌ، لَأَشْتَرِيَنَّ لَكَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى
(۱۳) لٰكِنْ لَا تَشْتَرِ لِيْ حِصَانًا أَبْلَقَ إِنِّيْ أُحِبُّ الْأَسْوَدَ الَّذِيْ فِيْ غُرَّتِهِ بَيَاضٌ	أَحْسَنْتَ! سَأَشْتَرِيْ لَكَ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى يَا سَيِّدِيْ
(۱۴) كَمْ تَتَعَلَّمُ الْإِنْكِلِيْزِيَّ وَأَيْشَ تَبْغِيْ مِنْهُ يَا أَحْمَدُ؟	أَتَمَنّٰى أَنْ أَكُوْنَ دُكْتُوْرًا مَاهِرًا لِأَخْدُمَ الْمَرْضٰى

(۱۵) هَلْ سَمِعْتَ "مَا كُلُّ مَا يَتَمَنَّى الْمَرْءُ يُدْرِكُهُ"	نعم سمعتُ، لٰكِنْ كُنْتُ بِقَانِطٍ ولا أُبَالِي بِهِ، أُرِيْدُ أَنْ أَسْعٰى حَتّٰى أُدْرِكَ مَا أَتَمَنَّاهُ فَإِنَّ اللهَ لا يُضِيْعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ
(۱۶) أَحْسَنْتَ يا احمدُ، مُنْيَتُكَ مُبَارَكَةٌ، جَعَلَ اللهُ سَعْيَكَ مَشْكُوْرًا وَبَلَّغَكَ غَايَةَ مَا تَتَمَنَّاهُ	امين، أُدْعُ لِي يَا شَيْخُ دَائِمًا فِي اوقاتِكَ المخصوصةِ فَإِنَّ دَعْوَةَ الصَّالِحِيْنَ مُسْتَجَابَةٌ

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱) اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ (۲) اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ (۳) اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً (۴) لَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ [وَاخْشَوْنِيْ] اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (۵) مَا اٰتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (۶) وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ (۷) لَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِ اللهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا (۸) لَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا (۹) قَالَ اَلْقِهَا يَا مُوْسٰى فَلَمَّا اَلْقٰهَا فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى (۱۰) يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نُوْدِيَ

ـــــــــــــــ

[۱] پہلا مَا نافیہ ہے یعنی "نہیں" دوسرا مَا موصولہ ہے یعنی "جو کچھ"۔ [۲] یہاں اذا کے معنی ہیں "ناگہاں"

لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ (۱۱) فَاقْضِ مَا اَنْتَ قَاضٍ اِنَّمَا تَقْضِىْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا (۱۲) فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (۱۳) اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ (۱۴) اِنِّىْ ظَنَنْتُ اَنِّىْ مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ[1] [حِسَابِىْ] (۱۵) يَا اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِىْ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً

اشعار

يَا اَيُّهَا الرَّجُلُ الْمُعَلِّمُ غَيْرَهٗ ... هَلَّا لِنَفْسِكَ كَانَ ذَا[2] التَّعْلِيْمُ

اِبْدَأْ بِنَفْسِكَ فَانْهَهَا عَنْ غَيِّهَا ... فَاِذَا انْتَهَتْ عَنْهُ فَاَنْتَ حَكِيْمٌ

فَهُنَاكَ يُسْمَعُ مَا تَقُوْلُ وَيُهْتَدٰى ... بِالْقَوْلِ مِنْكَ وَيَنْفَعُ التَّعْلِيْمُ

(ابو الاسود الدؤلی۔ المتوفی سنہ ۶۵ھ)

ذیل کے جملے میں جتنے افعال ہیں ان کے صیغے، اقسام اور اصلیت پہچانو

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نُوْدِىَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ، ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ

---

[1] اس کے آخر کی ہ زائد ہے اس کے کچھ معنی نہیں ہیں + [2] ذا اسم اشارہ ہے "وہ" +

اَلدَّرْسُ الرَّابِعُ وَالثَّلٰثُوْنَ

اَلْفِعْلُ اللَّفِيْفُ وَفِعْلُ رَءٰی

۔لفیف وہ فعل یا اسم ہے جس کے حروف اصلیہ میں دو حرف علّت ہوں اس کی دو قسمیں ہیں :۔

(۱) لفیف مقرون جس میں دونوں حرف علّت باہم قرین (متّصل) ہوں : رَوٰی (= رَوَیَ۔روایت کرنا) گویا یہ اجوف اور ناقص کا مجموعہ ہے ÷

(۲) لفیف مفروق جس میں دونوں حرفِ علّت کے درمیان کوئی حرفِ صحیح حائل ہو: وَقٰی (= وَقَیَ۔بچانا) گویا یہ مثال اور ناقص کا مجموعہ ہے ÷

۔لفیف مقرون میں تو صرف ناقص کے تغیرات ہونگے اور مفروق میں مثال اور ناقص دونوں کے۔پس رَوٰی کی گردان رَمٰی کے قیاس پر تم خود کر سکتے ہو۔اور وَقٰی کی صرف صغیر ہم نیچے لکھ دیتے ہیں اس کی صرف کبیر تم خود بنا لینا۔

الماضی	المضارع	الامر	اسم الفاعل	اسم المفعول	المصدر
وَقٰی	یَقِیْ (= یَوْقِیُ)	قِ (= اِوْقِیْ)	وَاقٍ	مَوْقِیٌّ	وِقَایَةٌ

تنبیہ ۱۔ قِ (امر) اصل میں اِوْقِ تھا۔ واو بروئے قاعدۂ تعلیل (۱۴) حذف کر دیا گیا اور ی حالت جزمی کی وجہ سے گرادی گئی ؛

امر کی پوری گردان اس طرح ہوگی : قِ، قِیَا، قُوْا، قِیْ، قِیَا، قِیْنَ

بابِ اِفْتَعَلَ سے وَقٰی کی گردان اِتَّقٰی (=اِوْتَقٰی)، یَتَّقِیْ، اِتَّقِ، مُتَّقٍ، مُتَّقًی، اِتِّقَاءٌ (ڈرنا۔ بچنا۔ پرہیز کرنا) ؛

تنبیہ ۲۔ اِتَّقٰی اصل میں اِوْتَقٰی تھا۔ حسب قاعدۂ تعلیل (۱۲) واو کو ت سے بدل دیا گیا اور ی کو حسب قاعدۂ تعلیل (۱) الف سے بدل گیا ؛

۳۔ فعل رَءٰی (دیکھنا۔ سمجھنا)

(۱) ظاہر ہے کہ رءی میں عین کلمہ ہمزہ ہونے کی وجہ سے مہموز العین ہے اور لام کلمہ ی ہونے کی وجہ سے ناقص ہے۔

(۲) اس کی ماضی کی گردان تو رَمٰی جیسی ہوگی۔ مگر مضارع اور امر سے ھمزہ حذف کر دیا جاتا ہے چنانچہ مضارع کی گردان اس طرح ہوگی :۔

يَرٰى ، يَرَيَانِ، يَرَوْنَ ، تَرٰى، تَرَيَانِ، يَرَيْنَ، تَرٰى
تَرَيَانِ، تَرَوْنَ ، تَرَيْنَ ، تَرَيَانِ، تَرَيْنَ ، اَرٰى ، نَرٰى +

تنبیہ ۳۔ فعل رَءٰی کا مضارع مجہول یعنی یُرٰی
تُرٰی کبھی گمان کرنے کے معنی میں آتا ہے اور اکثر تعجب کے موقع پر
استعمال ہوتا ہے: هَلْ تُرٰی (کیا تو خیال کرتا ہے؟) اسی مطلب
کے لئے کبھی یا تُرٰی بھی بولتے ہیں +

(۳) اور امر حاضر کی گردان یوں کی جائیگی:

رَ رَيَا رَوْا رَيْ رَيَا رَيْنَ

تنبیہ ۴۔ رَءٰی کا ماضی اور مضارع بہ کثیر الاستعمال
ہے۔ امر حاضر کا استعمال شاید ہی ہوتا ہو۔ اس معنی میں اکثر
اُنْظُرْ کا استعمال کرتے ہیں اور جدید محاورے میں اکثر لفظ شُفْ
(دیکھ) کا استعمال ہوتا ہے +

(۴) اسم فاعل "رَاءٍ" مثل رَامٍ کے اور اسم مفعول
مَرْئِيٌّ مثل مَرْمِيٌّ کے +

(۵) ابواب ثلاثی مزید میں سے صرف باب اَفْعَلَ میں
ہمزہ گرادیا جاتا ہے:-

اَرٰى[1] يُرِيْ اَرِ مُرِيٌ مُرَاءٌ اِرَاءَةٌ

[1] دکھانا۔ بتلانا +

تنبیہ ۵۔ آخر کے تین صیغوں میں خلافِ قیاس ھمزہ کو عین کلمہ کی جگہ سے ہٹا کر لام کلمہ کی جگہ لایا گیا ہے اور ی کو عین کلمہ بنا کر اجوف (مُرِيْدٌ۔ مُفِيْدٌ) کی مانند یہ صیغے بنائے گئے ہیں ؛

تنبیہ ۶۔ ابواب مزید سے امر حاضر بھی برابر مستعمل ہے ؛

(۶) باقی ابوابِ مزید میں ہمزہ حذف نہیں ہوتا۔ ان کی گردانیں ناقص کی طرح کر لو :۔

بابِ فَاعَلَ سے رَاءٰى، يُرَاءِىْ، رَاءِ، مُرَاءٍ، مُرَاءً، رِيَاءٌ[1]

بابِ اِفْتَعَلَ سے اِرْتَاٰى، يَرْتَاِىْ، اِرْتَاِ، مُرْتَءٍ، مُرْتَءً، اِرْتِيَاءٌ[2]

۴۔ رَوِىَ يَرْوٰى (سیراب ہونا)، قَوِىَ يَقْوٰى (قوی ہونا)، سَوِىَ يَسْوٰى (برابر ہونا) لفیف مقرون ہیں۔ ان کی گردانیں ناقص یائی (لَقِىَ يَلْقٰى) جیسی ہونگی۔ چونکہ یہ سب لازم ہیں اس لئے اسم فاعل کی بجائے ان سے اسم صفة فَعِيْلٌ کے وزن پر آتا ہے : رَوِىٌّ (سیراب) قَوِىٌّ (مضبوط) سَوِىٌّ (برابر) ؛

۵۔ حَيِىَ (دراصل حَيِوَ (زندہ ہونا)، مضارع يَحْيٰى، اسم صفة حَىٌّ (زندہ) ؛

---

[1] محض دکھاوے کے لئے کوئی کام کرنا ؛ [2] غور کرنا۔ شک کرنا ؛

باب اَفْعَلَ سے اَحْیٰی، یُحْیِیْ، اَحْیِ، مُحْیِیْ، مُحْیًی، اِحْیَاءٌ (زندہ کرنا) +

باب فَعَّلَ سے حَیّٰی، یُحَیِّیْ، حَیِّ، تَحِیَّۃٌ [مصدر]۔ (زندہ رکھنا۔ مراسم آداب وسلام بجا لانا) +

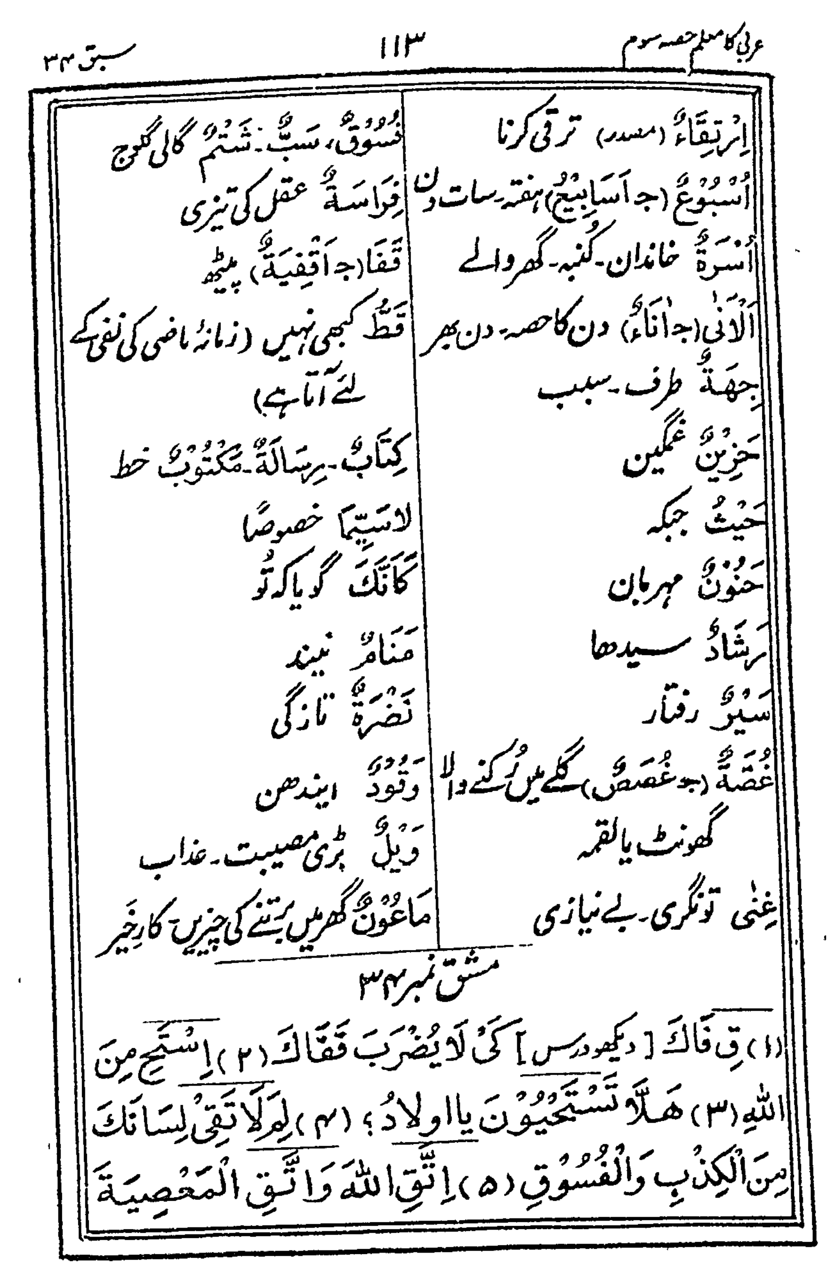
باب اِسْتَفْعَلَ سے اِسْتَحْیٰی، یَسْتَحْیِیْ، اِسْتَحْیِ، اِسْتِحْیَاءٌ (شرمانا۔ زندہ رہنے دینا) +

اس میں سے پہلی ی گرا کر یوں بھی کہتے ہیں: اِسْتَحٰی، یَسْتَحِیْ، اِسْتَحِ +

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۲

اَبْدٰی (ا-ی) ظاہر کرنا
تَجَرَّعَ (۴) گھونٹ گھونٹ پینا
حَالَ (ن-و) حائل ہونا۔ آڑے آنا
اِرْتَاحَ (یَرْتَاحُ-۷-و) راحت پانا
رَوٰی (ض) روایت کرنا
رَوِیَ (س) سیراب ہونا (۱) سیراب کرنا
زَالَ (یَزُوْلُ) زائل ہونا۔ دفع ہونا
سَهَا (ن-و) بھولنا۔ غفلت کرنا
سَاهٍ (اسم فاعل) بھولنے والا

طَرَحَ (ف) پھینک دینا۔ ڈال دینا
عَتَبَ (ض) عتاب کرنا۔ ملامت کرنا
لَقّٰی (۲-ی) کسی کو کوئی چیز دے دینا
(۴) حاصل کرنا
مَاتَ (ن-و) مرنا (۱) مار ڈالنا
وَلِیَ (یَلِیْ-ح-ی) قریب ہونا۔ متصل ہونا (۲) والی بنانا۔ پیٹھ پھیرنا
(۴) والی ہونا۔ دوست رکھنا۔ پیٹھ پھیرنا



إِرْتِقَاءٌ (مصدر) ترقی کرنا	فُسُوْقٌ، سَبٌّ۔ شَتْمٌ گالی گلوچ
أُسْبُوْعٌ (ج أَسَابِيْعُ) ہفتہ۔ سات دن	فِرَاسَةٌ عقل کی تیزی
أُسْرَةٌ خاندان۔ کنبہ۔ گھر والے	قَفَا (ج أَقْفِيَةٌ) پیٹھ
اَلْاٰنِیْ (ج اٰنَاءٌ) دن کا حصہ۔ دن بھر	قَطُّ کبھی نہیں (زمانۂ ماضی کی نفی کے لئے آتا ہے)
جِهَةٌ طرف۔ سبب	كِتَابٌ۔ رِسَالَةٌ۔ مَكْتُوْبٌ خط
حَزِيْنٌ غمگین	لَا سِيَّمَا خصوصاً
حَيْثُ جبکہ	كَأَنَّكَ گویا کہ تو
حَنُوْنٌ مہربان	مَنَامٌ نیند
رَشَادٌ سیدھا	نَضْرَةٌ تازگی
سَيْرٌ رفتار	وَقُوْدٌ ایندھن
غُصَّةٌ (ج غُصَصٌ) گلے میں رکنے والا گھونٹ یا لقمہ	وَيْلٌ بڑی مصیبت۔ عذاب
غِنًی تونگری۔ بے نیازی	مَاعُوْنٌ گھر میں برتنے کی چیزیں۔ کار خیر

مشق نمبر ۳۴

(۱) قِ قَفَاكَ [دیکھو درس] کَیْ لَا يُضْرَبَ قَفَاكَ (۲) اِسْتَحِ مِنَ اللّٰهِ (۳) هَلَّا تَسْتَحْيُوْنَ يَا أَوْلَادُ؟ (۴) لِمَ لَا تَقِیْ لِسَانَكَ مِنَ الْكَذِبِ وَالْفُسُوْقِ (۵) اِتَّقِ اللّٰهَ وَاتَّقِ الْمَعْصِيَةَ

(۶) كَانَ وَلِّي هٰرُوْنُ الرَّشِيدُ عَبْدًا حَبَشِيًّا عَلٰى مِصْرَ
(۷) لَمْ اَرَ مِثْلَ هٰذِهِ الْاِبْنَةِ قَطُّ (۸) مَالِيَ[1] اَرَاكَ حَزِيْنًا؟
(۹) هَلْ رَأَيْتُمُوْنِي اَتَيْتُ اِلَيْكُمْ؟ (۱۰) مَا[2] تَرٰى فِي هٰذِهِ
الْمَسْئَلَةِ اَيُّهَا الْفَاضِلُ؟ (۱۱) اَرٰى اَنَّ رَأْيَكُمْ صَحِيْحٌ
(۱۲) اَرِنِيْ كِتَابَكَ (۱۳) اُعْبُدِ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ
فَاِنَّهٗ يَرَاكَ [اَلْحَدِيْثُ] (۱۴) اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ
يَرٰى بِنُوْرِ اللّٰهِ [الحديث] (۱۵) اَتَرَوْنَ هٰذِهِ [اَلْمَرْءَةُ]
طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ؟ [الحديث] (۱۶) كَانَ فِرْعَوْنُ
يَقْتُلُ اَبْنَاءَ بَنِيْ اِسْرَاءِيْلَ وَيَسْتَحْيِيْ بَنَاتِهِمْ (۱۷) رَوَيْنَا
هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ (۱۸) هٰذِهِ الْحِكَايَةُ مَرْوِيَّةٌ
عَنِ الْاَصْمَعِيِّ (۱۹) نَهْرُ النِّيْلِ يُرْوِيْ مَزَارِعَ مِصْرَ

اَشْعَارٌ

(۲۰) وَلَمْ اَرَ بَعْدَ الدِّيْنِ خَيْرًا مِنَ الْغِنٰى ✦ وَلَمْ اَرَ بَعْدَ الْكُفْرِ شَرًّا مِنَ الْفَقْرِ
(۲۱) قُلُوْبُ الْاَصْفِيَاءِ لَهَا عُيُوْنٌ ✦ تَرٰى مَا[3] لَا يَرَاهُ النَّاظِرُوْنَ

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱) يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَقُوْدُهَا

[1] مَالِي کیا ہے مجھے، یعنی کیا سبب؟ [2] اس میں مَا استفہام کے لئے ہے ✦ [3] مَا موصولہ ہے، یعنی جو چیز

اَلنَّاسُ وَالْحِجَارَةُ (۲) فَوَقَاهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا (۳) اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحَابِ الْفِيْلِ؟ (۴) قَالَ [اِبْرَاهِيْمُ] يَا بُنَيَّ اِنِّيْ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى؟ (۵) قَالَ [مُوْسٰى] رَبِّ اَرِنِيْ اَنْظُرْ اِلَيْكَ، قَالَ لَنْ تَرَانِيْ (۶) فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلٰوتِهِمْ سَاهُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَاءُوْنَ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ (۷) اِذْ قَالَ [اِبْرَاهِيْمُ] رَبِّيَ الَّذِيْ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ قَالَ [الْمَلِكُ الْكَافِرُ] اَنَا اُحْيِيْ وَاُمِيْتُ (۸) وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَا اَوْ رُدُّوْهَا

اُردو سے عربی میں ترجمہ کرو

(۱) اپنا منہ بچاؤ تاکہ تمہاری پیٹھ پر مار نہ پڑے [تمہاری پیٹھ ماری نہ جائے] (۲) تم اپنی زبان گالی گلوج سے کیوں نہیں بچاتے؟ (۳) اے میری بہن! اللہ سے ڈر اور گناہ سے بچ (۴) ہم نے کبھی مثل اس پھول کے نہ دیکھا (۵) کیا تو دیکھ رہا تھا کہ ہم تیری طرف آرہے ہیں؟ (۶) اے عالمو! اس مسئلہ میں آپ کی کیا رائے ہے [آپ کیا دیکھتے ہیں؟] (۷) ہماری رائے ہے [ہم دیکھتے ہیں] کہ وہ صحیح نہیں ہے (۸) اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو کیونکہ اگر

تم اُس کو نہیں دیکھتے تو وہ [تو] تمھیں بیشک دیکھ رہا ہے (۹) ایمان والے اللہ کے نور سے دیکھتے ہیں پس تم اُن کی تیز بینی [فراسۃ] سے ڈرو (۱۰) مجھے تم اپنی کتابیں بتاؤ [دکھلاؤ] (۱۱) مسلمانوں کے خلیفہ نے مجھے بغداد پر گورنر [والی] بنایا (۱۲) ایمان والے اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو [دوزخ کی] آگ سے بچائیں (۱۳) اے لڑکیو! اللہ سے شرم کیا کرو اور اسی سے ڈرا کرو ÷

((كِتَابٌ مِنْ وَالِدٍ اِلٰى وَلَدٍ))

وَلَدِى الْعَزِيْزَ[له]

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ ـ مَالَكَ يَا بُنَيَّ مَضَيْتَ شَهْرَيْنِ وَلَمْ تَكْتُبْ لَنَا سَطْرَيْنِ ؛ حَتّٰى نَقِفَ عَلٰى اَحْوَالِكَ وَسَيْرِكَ فِى الْعِلْمِ ـ اَمَرَضٌ حَالَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ اِرْسَالِ الْمَكْتُوْبِ ؟ اَمْ عَدَمُ نَجَاحِكَ فِى الْاِمْتِحَانِ دَعَاكَ اِلٰى هٰذَا السُّكُوْتِ الْمَعْتُوْبِ ؟

كَيْفَ نُبْدِى عَلَى الْقِرْطَاسِ حَالَ قُلُوْبِنَا ؛ لَاسِيَّمَا

[له] اصل میں یَا وَلَدِى الْعَزِيْزَ ہے۔ حرف ندا محذوف ہے۔ [وَلَد] منادیٰ مضاف ہونے کی وجہ سے حالت نصبی میں ہے (دیکھو درس ۱۱-۶) مگر ضمیر متکلم کی وجہ سے زبر نہیں پڑھا جاتا [العزیز] ولد کی صفت ہے اس لئے وہ بھی منصوب ہے ÷

حَالَ اُمِّكَ الْحَنُوْنَةِ يَالَيْتَ كُنْتَ تَدْرِيْ كَيْفَ تَتَجَرَّعُ اُمُّكَ غُصَصَ الْهُمُوْمِ وَالْاَفْكَارِ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ۔

اَلَمْ تَرَ اِلٰى رُفَقَاءِكَ السُّعَدَاءِ كَيْفَ يَكْتُبُوْنَ كُلَّ اُسْبُوْعٍ مَكْتُوْبًا اِلٰى اُسَرِهِمْ، فَتَرْتَاحُ صُدُوْرُهُمْ وَيُسَرُّ قُلُوْبُهُمْ وَنَحْنُ مِنْ جِهَتِكَ مُبْتَلُوْنَ فِي الْهُمُوْمِ وَالْاَحْزَانِ، لَا يَهْنَأُ لَنَا طَعَامٌ وَلَا رُقَادٌ۔

اِرْحَمْنَا يَا بُنَيَّ وَاَفِدْنَا عَمَّا اَنْتَ عَلَيْهِ لِيَطْمَئِنَّ قُلُوْبُنَا وَتَزُوْلَ عَنَّا الْاَفْكَارُ۔

نَدْعُوْلَكَ دَائِمًا اَنْ يَحْفَظَكَ اللّٰهُ مَعَ الْعَافِيَةِ وَالْهَنَاءِ وَيَرْزُقَكَ عِلْمًا يَهْدِيْكَ اِلٰى سَبِيْلِ الرَّشَادِ وَالْاِرْتِقَاءِ وَالسَّلَامُ

وَالِدُكَ

خَالِد

اَلدَّرْسُ الْخَامِسُ وَالثَّلٰثُوْنَ

بَقِيَّةُ اَبْوَابِ الثُّلَاثِيِّ الْمَزِيْدِ

۱۔ پہلے حصّے میں ثلاثی مزید کے دس ابواب لکھے گئے ہیں وہی کثیر الاستعمال ہیں اور قرآن مجید میں انہی کا استعمال ہوا ہے ÷

باقی دو باب یعنی ثلاثی مزید کا گیارہواں اور بارہواں باب جو قلیل الاستعمال ہیں ذیل میں لکھے جاتے ہیں :-

(۱۱) اِفْعَوْعَلَ : اِخْشَوْشَنَ (بہت سخت ہونا)

اِخْشَوْشَنَ یَخْشَوْشِنُ اِخْشَوْشِنْ مُخْشَوْشِنٌ اِخْشِیْشَانٌ

(۱۲) اِفْعَوَّلَ : اِجْلَوَّذَ (تیز دوڑنا)

اِجْلَوَّذَ یَجْلَوِّذُ اِجْلَوِّذْ مُجْلَوِّذٌ اِجْلِوَّاذٌ

تنبیہ ۱ - مذکورہ دونوں ابواب لازم ہیں اس لئے اسم مفعول نہیں لکھا گیا۔ دونوں ابواب کے معنی میں مبالغہ پایا جاتا ہے ۔

کتبِ صرف میں ثلاثی مزید کے اور بھی کئی ابواب لکھے ہیں۔ ان میں سے اکثر فَعْلَلَ (رباعی مجرّد) کے ہم وزن ہیں۔ اور باقی چند ابواب رباعی مزید کے تینوں ابواب (تَفَعْلَلَ، اِفْعَنْلَلَ اور اِفْعَلَلَّ) کے ہم وزن ہیں۔ فرق اتنا ہے کہ ان میں اصلی حروف تین ہی ہیں۔ وہ تمام ابواب بہت کم استعمال ہوتے ہیں۔ اس لئے اس ابتدائی کتاب میں انھیں درج کرنے کی ضرورت نہیں ۔

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۳

اِحْدَوْدَبَ (۱۱) کوزہ پشت ہونا	اِجْلَوْلَی گاؤں گاؤں پھرتے رہنا
اِخْلَوْلَقَ (۱۱) کپڑے کا پرانا ہونا	اِخْرَوَّطَ (۱۲) لکڑی کا تراشنا

اِعْلَوَّطَ (۱۲) اونٹ کی گردن پکڑ کے چڑھنا	زِیٌّ ہیأت۔ فیشن
اِمْلَوْلَحَ (۱۱) پانی کا کھارا ہونا	ظَهْرٌ (ج اَظْهَارٌ) پیٹھ
سَبَقَ (ض) آگے بڑھنا	غُرْفَةٌ (ج غِرَافٌ) پانی کا گھونٹ
کَادَ (یَکَادُ) قریب ہونا	(ج غُرَفٌ) کمرہ۔ بالاخانہ
اَرِیْکَةٌ (ج اَرَائِكُ) زینت دار کرسی	فَاخِرَةٌ اعلیٰ درجے کی۔ امیرانہ
جَوَادٌ (ج جِیَادٌ) گھوڑا تیز رفتار۔ سخی آدمی	

مشق نمبر ۳۵

(۱) اِخْدَوْدَبَ الرَّجُلُ وَاخْشَوْشَنَ ظَهْرُهُ (۲) اِخْلَوْلَقَتْ ثِیَابُ الْعَبْدِ (۳) اِعْلَوَّطْنَا النَّاقَةَ فَاجْلَوَّذَتْ وَکَادَتْ تَسْبِقُ الْاَفْرَاسَ (۴) اِخْرَوِّطْ اَیُّهَا النَّجَّارُ ذَاكَ الْخَشَبَ وَاصْنَعْ مِنْهُ اَرِیْکَةً فَاخِرَةً (۵) اِمْلَوْلَحَ مَاءُ النَّهْرِ حَتّٰی[1] لَا یَقْدِرَ اَحَدٌ اَنْ یَشْرَبَ مِنْهُ غُرْفَةً وَاحِدَةً (۶) قَدْ تَجْلَوِّذُ النَّاقَةُ حَتّٰی[1] تَسْبِقَ الْجِیَادَ (۷) اِجْلَوْلَیْنَا بِلَادًا وَقُرًی کَثِیْرَةً لِنَلْتَقِیَ عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلِصِیْنَ فِیْ خِدْمَةِ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِیْنَ لٰکِنْ مَا وَجَدْنَا غَیْرَ رَجُلٍ وَهُوَ فِیْ زِیِّ الْاَغْنِیَاءِ فَاَلْفَیْنَاهُ[2] مُخْلِصًا، غَیْرَ مُرَاءٍ، حَرِیْصًا عَلٰی اِحْیَاءِ عَظَمَةِ الْمُسْلِمِیْنَ ۔

[1] حتّٰی کے بعد مضارع کو نصب دیا جاتا ہے (دیکھو درس ۲-۴)
[2] اَلْفٰی (ا ی) پانا

((كِتَابٌ مِنْ تِلْمِيذٍ إِلَى أَبِيهِ))

إِلَى حَضْرَةِ الْوَالِدِ الْمُكَرَّمِ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ۔ وَصَلَنِي يَا أَبِي الْعَطُوفِ[۱] كِتَابُكَ الْعَزِيزُ بِالْأَمْسِ، فَعَلِمْتُ مِنْ عُنْوَانِ[۲] الْغِلَافِ[۳] مَصْدَرَهُ[۴] الشَّرِيفَ، فَقَبَّلْتُهُ[۵] إِكْرَامًا ثُمَّ نَقَضْتُهُ[۶] مُشْتَاقًا إِلَى أَخْبَارِكُمُ السَّارَّةِ[۷] وَإِذَا[۸] هُوَ يَرْمِينِي بِسِهَامِ الْعِتَابِ وَيُنَبِّهُنِي[۹] عَلَى الْقَلَقِ وَالْأَلَمِ مَا لَحِقَكُمْ[۱۰] وَلَا سِيَّمَا الْأُمِّي الْحَنُونَةِ، فَمَا تَمَّمْتُ قِرَاءَتَهُ حَتَّى أَمْطَرَتْ[۱۱] عَيْنَايَ دُمُوعَ[۱۲] النَّدَمِ وَأَخَذْتُ اللَّوْمَ نَفْسِي، فَالْعَفْوَ الْعَفْوَ يَا أَبَتِ

فَإِنَّ لِي عُذْرًا وَالْعُذْرُ عِنْدَ كِرَامِ النَّاسِ مَقْبُولُ

وَهُوَ أَنِّي مَا أَحْبَبْتُ أَنْ أُكَدِّرَ[۱۳] خَاطِرَكُمْ بِإِطْلَاعِكُمْ عَلَى مَا لَا يَسُرُّكُمْ، وَذَلِكَ أَنِّي لَمْ أَكُنْ نَاجِحًا فِي الْاِمْتِحَانِ الشَّهْرِ الْمَاضِي، وَسَبَبُهُ أَنِّي رَجَعْتُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ مُتَأَخِّرًا بَعْدَ عُطْلَةِ رَمَضَانَ لِكَوْنِي مَرِيضًا، فَرُفَقَائِي سَبَقُونِي وَخَلَّفُونِي[۱۴] أَذْرِفُ[۱۵] مِنَ النَّدَمِ دَمَعَاتٍ، لَكِنْ لَا يَرُدُّ الدَّمْعُ مَا قَدْ فَاتَ[۱۶]، فَتَفَرَّغْتُ[۱۷] عَنْ جَمِيعِ الْأُمُورِ لِتَلَافِي مَا فَاتَنِي، وَعَزَمْتُ أَنْ أَكُونَ فِي الْاِمْتِحَانِ الْآتِي مِنَ النَّاجِحِينَ الْأَوَّلِينَ۔ أَرْجُو مِنَ اللهِ أَنْ أُبَشِّرَكُمْ فِي الْقَرِيبِ بِمَا يَسُرُّكُمْ، وَأَسْأَلُكَ وَأُمِّي الْمُكَرَّمَةَ أَنْ تَشْمَلَانِي[۱۸] بِدُعَاءِكُمْ۔ أَطَالَ اللهُ بَقَاءَكُمَا

لِابْنِكُمَا الْمُطِيعِ + مُحَمَّد رَفِيع

---

۱ بڑا مہربان + ۲ پتہ + ۳ لفافہ + ۴ نکلنے کی جگہ جہاں سے وہ آیا ہے + ۵ میں نے اس کو بوسہ دیا + ۶ نَقَضَ (ن) کھولنا۔ توڑنا + ۷ خوش کرنے والی + ۸ یہاں اِذَا مفاجاۃ کا ہے یعنی یکایک + ۹ نَبَّهَ آگاہ کرنا + ۱۰ لاحق ہوا + ۱۱ برسایا + ۱۲ دَمْعٌ = آنسو + ۱۳ كَدَّرَ = میلا کرنا + ۱۴ پیچھے ڈال دیا + ۱۵ ذَرَفَ (ض) آنسو بہانا + ۱۶ جو کچھ فوت ہو گیا + ۱۷ تَفَرَّغَ = سب کچھ چھوڑ کر ایک کام کے درپے ہو جانا + ۱۸ شَمِلَ (س) شامل کر لینا +

سوالات نمبر ۱۵

(۱) ناقص کا دوسرا نام کیا ہے؟

(۲) حالتِ جزمی میں فعل ناقص کے لام کلمہ کے ساتھ کیا سلوک ہوتا ہے؟

(۳) ناقص سے مضارع معروف ومجہول کی گردانوں میں کون کون صیغے باہم مشابہ ہیں؟

(۴) ناقص سے باب فَعَّلَ کا مصدر کس وزن پر آتا ہے؟

(۵) ناقص سے باب تَفَعَّلَ اور تَفَاعَلَ کے مصدروں میں کیا تغیّر ہوتا ہے؟

(۶) اجوف سے باب اَفْعَلَ اور اِسْتَفْعَلَ کا مصدر کیسا ہوتا ہے؟

(۷) لفیف کی تعریف کرو۔

(۸) لفیف کی کون سی قسم میں تغیّر زیادہ ہوتا ہے؟

(۹) ذیل کے صیغے پہچانو اور اُن کی اصلیت بتاؤ:-

دَعَوْنَ، رَضُوْا، يَدْعُوْنَ، تَدْعُوْنَ، تَرْضَيْنَ، تُلْقَيْنَ، اِرْمِ، اِرْمِيْ، لَقُوْا، مَدْعًى، مِدْعَاءٌ، مَرَامِيْ، مُرَامِيٌّ، اَدْعٰى، اَلْقٰى، قِ، قُوْا، قِيْنَ، اِتَّقُوْا، اَلْمَوْلٰى، دَاعُوْنَ، اَرِ، اَرِيْ، يَرَوْنَ، حَيُّوْا، اَسْتَحِيْ، اِسْتَحِيْ، يَحْيٰى، تَحِيَّةٌ

(۱۰) ثلاثی مزید کے کل ابواب تم نے کتنے پڑھے ہیں اُن میں کثیر الاستعمال کتنے ہیں اور قلیل الاستعمال کتنے ہیں؟

اَلدَّرْسُ السَّادِسُ وَالثَّلٰثُوْنَ

خَاصِّيَّاتُ الْاَبْوَابِ

۱۔ فعل مجرّد کو ابواب مزید کی طرف نقل کرنے سے ان میں کئی خاص معانی پیدا ہوتی ہیں جو ان ابواب کی خاصیّت کہلاتی ہیں ÷

۲۔ خود مجرّد کے ابواب میں سے ہر ایک باب کی کچھ خصوصیتیں ہیں لیکن اُن کی طرف توجّہ بہت کم جاتی ہے۔ البتّہ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ باب سَمِعَ میں زیادہ تر اوصاف عارضی اور عوارضِ نفسانی کے معنی پائے جاتے ہیں: فَرِحَ (خوش ہونا) حَزِنَ (غمگین ہونا) وَجِلَ (ڈرنا) دوسرے یہ کہ باب مذکور اکثر لازم ہوتا ہے جیسا کہ اوپر کی مثالوں سے ظاہر ہے ÷

باب کَرُمَ میں اوصافِ دائمی کے معنی پائے جاتے ہیں۔ اور وہ ہمیشہ لازم ہوتا ہے: حَسُنَ (خوبصورت ہونا) شَجُعَ (بہادر ہونا) جَبُنَ (بزدل ہونا) ÷

باب فَتَحَ میں ایک لفظی خصوصیت ہے کہ اِس باب سے جتنے فعل آتے ہیں اُن کے عین یا لام کلمہ کی جگہ حرفِ حلقی (دیکھو درس ۲۶ تنبیہ ۶) ضرور ہوگا۔ صرف چند مادّے اس سے مستثنٰی ہیں ÷

باب حَسِبَ سے صرف دو[2] فعل صحیح آئے ہیں اَحَسِبَ، نَعِمَ (تر و تازہ ہونا) اور چند افعال مثال واوی کے آئے ہیں: وَرِمَ (سُوج جانا)

وَرِثَ (وارث ہونا)۔

۳۔ ابواب ثلاثی مزید کی خاصیات حسب ذیل ہیں :۔

تنبیہ ۱۔ ذیل میں لفظ مَاخذ بہت جگہ آئیگا۔ اس سے مراد وہ لفظ ہے جو مصدر نہ ہو اور اس سے کوئی فعل بنایا جائے :۔ عِرَاق سے اَعْرَقَ (عراق میں پہنچنا) پس لفظ عراق اَعْرَقَ کا ماخذ ہے۔

(۱) بابُ اَفْعَلَ

خاصیات	امثلہ
۱۔ تَعْدِیَہ = لازم کو متعدی بنانا	ذَهَبَ (جانا) سے اَذْهَبَ (لیجانا)
۲۔ بُلوغ = ماخذ میں آیا یا ماخذ میں پہنچا	اَصْبَحَ زَیْدٌ (زید صبح کے وقت آیا) ماخذ صُبح اَعْرَقَ خَالِدٌ (خالد عراق میں پہنچا) ماخذ عراق
۳۔ وِجْدَان = ماخذ سے متصف پانا	اَعْظَمْتُهٗ (میں نے اسے صاحب عظمت پایا) ماخذ عظمت
۴۔ صَیرُورت = صاحب ماخذ ہونا	اَثْمَرَ الشَّجَرُ (درخت پھلدار ہوا) ماخذ ثمر
۵۔ نِسْبَة اِلَى الْمَاخَذ = ماخذ کی طرف نسبت کرنا	اَكْفَرْتُهٗ (میں نے کفر کی طرف اس کو منسوب کیا) ماخذ کُفر
۶۔ اِبْتِدَاء = نئے معنی کے لئے آنا جو مجرد کے معنی سے بالکل الگ ہوں	اَشْفَقَ زَیْدٌ (زید ڈرا) مادہ مجرد شَفِقَ = (مہربانی کرنا)

(۲) بَابُ فَعَّلَ

۱۔ تَعْدِیَہ	فَرِحَ (خوش ہونا) سے فَرَّحَ (خوش کرنا)
۲۔ بُلوغ	عَمَّقَ الْمَاءُ (پانی عُمْق [گہرائی] میں پہنچا)
۳۔ صَیرورت	نَوَّرَ الشَّجَرُ (درخت شگوفہ دار ہوا) ماخذ نَوْر = کلی شگوفہ
۴۔ نِسْبَۃ اِلَی الْمَاخَذ	فَسَّقْتُہٗ (میں نے اُسے فسق کی طرف منسوب کیا)
۵۔ اِبتدا	کَلَّمْتُہٗ (میں نے اُس سے کلام کیا) مادہ کَلْم = زخمی کرنا
۶۔ تَحْوِیْل ۔ کسی چیز کو پھیر کر ماخذ یا مثل ماخذ بنانا	نَصَّرَ زَیْدٌ یَھُوْدِیًّا (زید نے ایک یہودی کو نصرانی بنایا) ماخذ نَصْرَانِیٌّ = عیسائی
۷۔ تَکْثِیْر ۔ کثرت ظاہر کرنا	قَطَّعَ (ٹکڑے ٹکڑے کر دینا) یعنی بہت سے ٹکڑے کر ڈالنا
۸۔ تَقْصِر = بڑی بات کو کوتاہ کر دینا	کَبَّرَ (اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا)، سَبَّحَ (سُبْحَانَ اللّٰہِ کہنا)

(۳) بَابُ فَاعَلَ

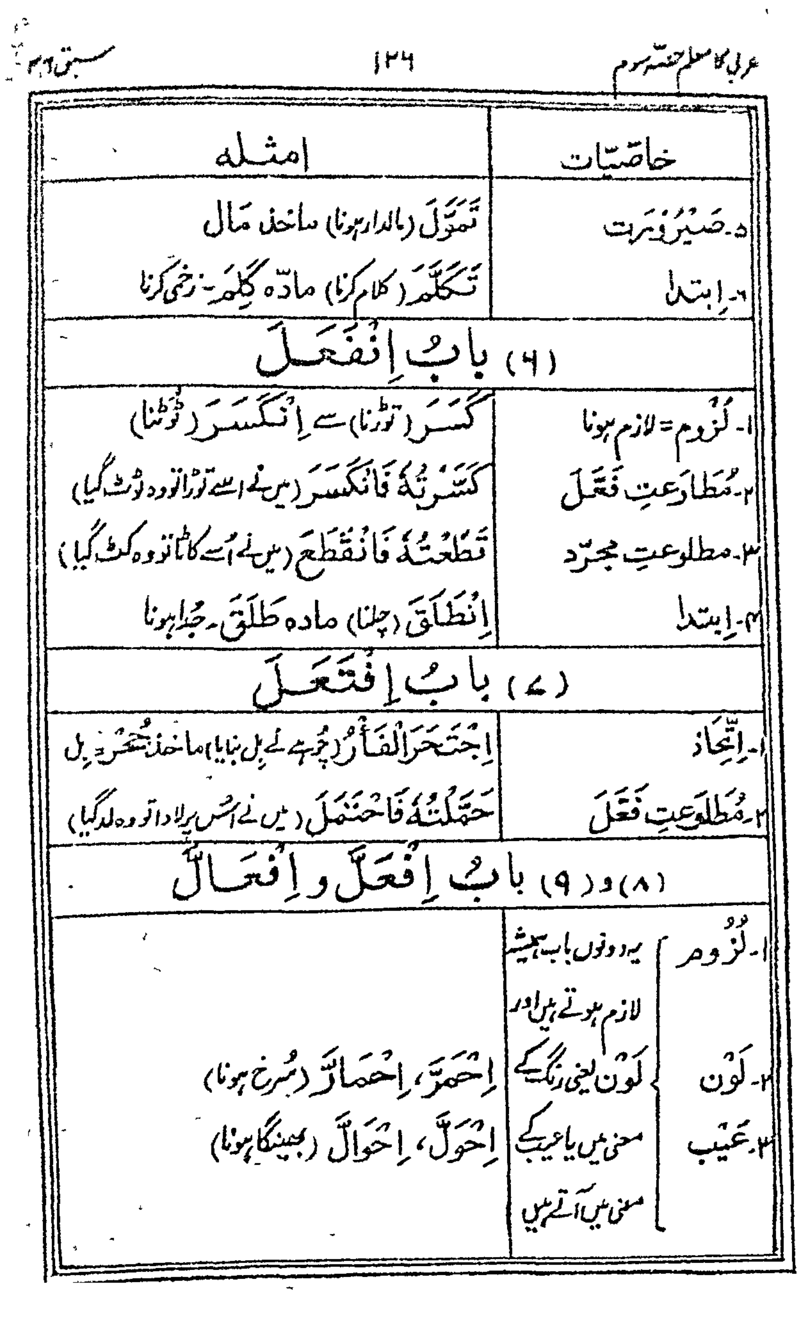
۱۔ مُشَارَکَت ۔ کسی کام میں دو شخصوں کا باہم شریک ہونا	قَاتَلَ زَیْدٌ عَمْرًا (زید اور عمرو باہم لڑے)
۲۔ مُوَافَقَتِ مجرّد ۔ مجرّد کے ہم معنی ہونا	سَافَرَ حَامِدٌ ۔ سَفَرَ کا ہم معنی ہے (حامد نے سفر کیا)
۳۔ مُوَافَقَتِ اَفْعَلَ	بَاعَدْتُہٗ بمعنی اَبْعَدْتُہٗ (میں نے اُسے دُور کیا)

[1] جن اصطلاحی الفاظ کے معنی پہلے لکھے جا چکے ہیں وہ دوبارہ نہیں لکھے جائینگے۔

خاصیّات	امثلہ
۴۔ مُوافَقتِ فَعَّلَ	ضَاعَفَ بمعنی ضَعَّفَ (کئی چند کرنا)
(۴) بابُ تَفَاعَلَ	
۱۔ مُشَارَکَتْ ※	تَضَارَبَ خَالِدٌ وَعَابِدٌ (خالد اور عابد نے باہم مار پیٹ کی)
۲۔ تَخْیِیْل = خود میں ایسی صفت ظاہر کرنا جو موجود نہ ہو	تَمَارَضَ یُوْسُفُ (یوسف نے خود کو مریض ظاہر کیا)
۳۔ مُطَاوَعتِ[1] فَاعَلَ یعنی فَاعَلَ کے بعد اس لئے آنا کہ پہلے فعل کا اثر قبول کیا جانا سمجھا جائے	نَاوَلْتُهٗ فَتَنَاوَلَ (میں نے اُسے دیا تو اُس نے لے لیا)
۴۔ اِبتدا	تَبَارَکَ اللّٰهُ (اللہ برکت والا ہے) مادّہ بَرَکَ۔ اونٹ کا بیٹھنا
(۵) بابُ تَفَعَّلَ	
۱۔ تکلُّف[2] = کسی صفت کو خود میں بہ تکلّف پیدا کرنا	تَشَجَّعَ مَحْمُوْدٌ (محمود بہ تکلّف بہادر بنا)
۲۔ تَجَنُّب = ماخذ سے بچنا	تَاَثَّمَ عَلِیٌّ (علی گناہ سے بچا) ماخذ اِثْم = گناہ
۳۔ اِتِّخَاذ = کسی چیز کو ماخذ بنا لینا	تَبَنَّیْتُ اَحْمَدَ (میں نے احمد کو بیٹا بنا لیا) ماخذ اِبْن = بیٹا
۴۔ تَحَوُّل = کسی چیز کا عین ماخذ یا مثل ماخذ بنا	تَنَصَّرَ یَهُوْدِیٌّ (ایک یہودی نصرانی ہو گیا) ماخذ نصرانیّ

※ باب فَاعَلَ اور تَفَاعَلَ دونوں میں مشارکت کے معنی ہوتے ہیں۔ لیکن فرق یہ ہے کہ باب فَاعَلَ میں بظاہر پہلا اسم فاعل اور دوسرا مفعول ہوتا ہے اور تَفَاعَلَ میں دونوں فاعل ہوتے ہیں ؂

[1] مُطاوعت اور مُوافقت کے معنوں کا فرق خوب سمجھ لو ؂　[2] تکلّف اور تخییل کا فرق یاد رکھو ؂



خاصیات	امثلہ
۵۔ صَیرُورَت	تَمَوَّلَ (مالدار ہونا) ماخذ مَال
۶۔ اِبتدا	تَکَلَّمَ (کلام کرنا) مادّہ کَلِمَ ۔ زخمی کرنا
(۶) بابُ اِنْفَعَلَ	
۱۔ لُزُوم = لازم ہونا	کَسَرَ (توڑنا) سے اِنْکَسَرَ (ٹوٹنا)
۲۔ مُطَاوَعتِ فَعَّلَ	کَسَّرْتُہٗ فَانْکَسَرَ (میں نے اسے توڑا تو وہ ٹوٹ گیا)
۳۔ مطاوعتِ مجرّد	قَطَعْتُہٗ فَانْقَطَعَ (میں نے اُسے کاٹا تو وہ کٹ گیا)
۴۔ اِبتدا	اِنْطَلَقَ (چلنا) مادہ طَلَقَ ۔ جُدا ہونا
(۷) بابُ اِفْتَعَلَ	
۱۔ اِتّخاذ	اِجْتَحَرَ الْفَأْرُ (چوہے نے بِل بنایا) ماخذ جُحْر ۔ بِل
۲۔ مُطَاوَعتِ فَعَلَ	حَمَلْتُہٗ فَاحْتَمَلَ (میں نے اس پر لادا تو وہ لد گیا)
(۸) و (۹) بابُ اِفْعَلَّ و اِفْعَالَّ	
۱۔ لُزُوم ۲۔ لَوْن ۳۔ عَیب — یہ دونوں باب ہمیشہ لازم ہوتے ہیں اور لَون یعنی رنگ کے معنی میں یا عیب کے معنی میں آتے ہیں	اِحْمَرَّ، اِحْمَارَّ (سُرخ ہونا) اِحْوَلَّ، اِحْوَالَّ (بھینگا ہونا)

خاصیات	امثلہ
	(۱۰) بابُ اِسْتَفْعَلَ
۱۔ اِتّخاذ	اِسْتَوْطَنْتُ الْهِنْدَ (میں نے ہندوستان کو وطن بنایا)
۲۔ طَلَب	أَسْتَغْفِرُ اللّٰه (میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں)
۳۔ قَصْر	اِسْتَرْجَعَ (اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کہنا)
۴۔ حِسْبان = گمان کرنا	اِسْتَحْسَنْتُهٗ (میں نے اُسے اچھا گمان کیا)
	(۱۱) بابُ اِفْعَوْعَلَ
۱۔ لُزوم ۲۔ مُبالغہ	اِخْشَوْشَنَ (بہت سخت ہونا)
	(۱۲) بابُ اِفْعَوَّلَ
۱۔ لُزوم: اکثر لازم ہوتا ہے ۲۔ مُبالَغَہ: معنی میں مبالغہ ہوتا ہے ۳۔ اِبتِدا: اس باب کا کوئی فعل مادہ مجرد سے کم ہم معنی نہیں ہے	اِجْلَوَّذَ (تیزی سے دوڑنا)
	اَبْوابِ رُباعی مجرّد و مزید فیہ
	(۱) بابُ فَعْلَلَ
۱۔ قَصْر	حَمْدَلَ (اَلْحَمْدُ لِلّٰه کہنا) بَسْمَلَ (بِسْمِ اللّٰه کہنا)

امثلہ	خاصیات
بَرْقَعْتُهٗ (میں نے اُسے بُرقع پہنایا) ماخذ بُرْقُعٌ = بُرقع	۲۔ اِلْبَاس = کسی کو ماخذ پہنانا
قَنْطَرَ (پُل بنانا) ماخذ قَنْطَرَةٌ	۳۔ اِتِّخَاذ
(۲) بابُ تَفَعْلَلَ	
تَزَنْدَقَ (زندیق ہوجانا) ماخذ زِنْدِيْق = بے دین	۱۔ تحوّل
دَحْرَجْتُ الْكُرَةَ فَتَدَحْرَجَ (میں نے گیند کو لڑھکایا تو وہ لڑھک گئی)	۲۔ مُطاوعتِ فَعْلَلَ
تَبَرْقَعَتْ زَيْنَبُ (زینب نے بُرقع پہنا)	۳۔ تَلَبُّس = ماخذ کو پہن لینا
(۳) بابُ اِفْعَلَّلَ	
اِشْرَأَبَّ (نہایت چوکنا ہوا) رَأَيْتُ جَارِيَةً[۱] تَشْرَئِبُّ كَالظَّبْيِ[۲]	۱۔ اِبتدا ۲۔ مُبالغہ
(۴) بابُ اِفْعَنْلَلَ	
اِحْرَنْجَمَ (بہت جمع کرنا)	۱۔ مُبالغہ
اِعْرَنْفَطَ الرَّجُلُ (مرد مُنقبض ہوگیا)	۲۔ اِبتدا

[۱] جَارِيَةٌ لونڈی۔ لڑکی ۔ [۲] ظَبْيٌ ہرن ۔

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۱

اِنْ اگر۔ نہیں	عَلَيْكَ تجھ پر۔ تجھ پر لازم ہے
اَلْأَبُ الْيَسُوْعِيُّ پادری	فِطْرَةٌ اصلی طبیعت۔ طبعی دین۔ اسلام
اَسَفٌ افسوس	مَجَّسَ (۲) مجوسی بنانا
اِخْتَانَ (و۔۷) خیانت کرنا	مُسْتَشْرِقٌ مغرب (یورپ) کا وہ شخص جو مشرق (ایشیا) میں رہ کر اہلِ مشرق کے علوم اور حالات سے اچھی واقفیت حاصل کرے
اِسْتَغَاثَ (و۔۱۰) فریاد چاہنا	
اَكْلٌ کھانا	
اِنْتَشَرَ پھیل جانا	مَنَامٌ سونے کا وقت۔ نیند
تِجَارَةٌ بیوپار	مَنْسُوْخٌ رد کیا ہوا
تَدَيَّنَ کسی دین پر چلنا	مَوْلُوْدٌ بچہ
ثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ ۳۳	نَائِبَةٌ (ج نَوَائِبُ) آفت
سُوْءٌ برا	نُصُبٌ (ج اَنْصَابٌ) تھان یا مقبرہ جسے پوجا جائے
شُرْبٌ پینا	
شَرْقِيٌّ مشرق کا رہنے والا	هَوَّدَ (۲) یہودی بنانا
صِنَاعَةٌ ہنرمندی۔ کاریگری	هُنُوْدٌ (هِنْدِيٌّ کی جمع ہے) ہندوستان کے رہنے والے۔ یہ لفظ زیادہ تر ہندوؤں کے لئے بولا جاتا ہے
صَنَمٌ بت	
عَابِدٌ (ج عَبَدَة) پوجنے والا	

مشق نمبر ۳۴

(۱) فَلَمَّا رَأَيْنَهُ أَكْبَرْنَهُ وَقَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا، إِنْ هٰذَا إِلَّا مَلَكٌ كَرِيمٌ (۲) لَمَّا أَصْبَحَتْ عَلَيْهِمُ الْمَصَائِبُ وَأَمْسَتْ عَلَيْهِمُ النَّوَائِبُ قَامُوا يَسْتَغِيثُونَ اللّٰهَ وَحْدَهُ وَأَعْرَضُوا عَنْ أَصْنَامِهِمْ وَأَنْصَابِهِمْ (۳) كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ (۴) اَلْآبَاءُ الْيَسُوعِيُّونَ انْتَشَرُوا فِي الْبِلَادِ وَنَصَّرُوا كَثِيرًا مِنَ الْهُنُودِ وَعَبَدَةِ الْأَصْنَامِ وَالْأَسَفُ عَلَى بَعْضِ الْمُسْلِمِينَ الَّذِينَ تَنَصَّرُوا لِاتِّبَاعِ الشَّهَوَاتِ وَهُمْ يَعْلَمُونَ أَنَّ النَّصْرَانِيَّةَ دِينٌ مَنْسُوخٌ لَا يَقْدِرُ الْيَسُوعِيُّونَ بِأَنْفُسِهِمْ أَنْ يَتَدَيَّنُوا بِهَا (۵) سَبِّحُوا بَعْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَثَلٰثِينَ مَرَّةً وَحَمِّدُوا ثَلٰثًا وَثَلٰثِينَ وَكَبِّرُوا أَرْبَعًا وَثَلٰثِينَ وَهٰكَذَا عِنْدَ الْمَنَامِ (۶) لَا تُكَفِّرُوا وَلَا تُفَسِّقُوا أَحَدًا بِالظَّنِّ السُّوْءِ (۷) تَمَوَّلَ أَهْلُ أَمْرِيكَا وَأُرُبَّا وَالْيَابَانِ بِالتِّجَارَةِ وَالصِّنَاعَةِ (۸) إِذَا سَمِعْتُمْ مَوْتَ أَحَدٍ أَوْ أَصَابَتْكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَاسْتَرْجِعُوا (۹) وَجَدْنَا كَثِيرًا مِنَ الْمُسْتَشْرِقِينَ يَخْتَانُونَ فِي بَيَانِ أَحْوَالِ الشَّرْقِيِّينَ وَالْمُسْلِمِينَ خُصُوصًا (۱۰) عَلَيْكَ بِالْبَسْمَلَةِ قَبْلَ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ وَالْحَمْدَلَةِ بَعْدَهُمَا ؞

اَلدَّرْسُ السَّابِعُ وَالثَّلٰثُوْنَ

اَلْاَفْعَالُ التَّامَّةُ وَالنَّاقِصَةُ

۱۔ افعال تامّہ وہ ہیں جو اگر لازم (دیکھو درس ۱۹-۱) ہوں تو صرف فاعل کے ساتھ مل کر پوری بات (مرکب تام یا جملہ) بن جائیں اور متعدّی (دیکھو درس ۱) ہوں تو فاعل اور مفعول کے ساتھ ملکر، جَاءَ زَيْدٌ (زید آیا) اور ضَرَبَ زَيْدٌ فَرَسًا (زید نے گھوڑے کو مارا)۔

عام افعال اسی قسم کے ہوتے ہیں ÷

۲۔ افعال ناقصہ وہ، جو ہیں تو "لازم" لیکن فاعل پر تمام نہیں ہوتے بلکہ اُن کے فاعل کے متعلّق کسی صفت کے بیان کرنے کی ضرورت باقی رہتی ہے: صَارَ زَيْدٌ (زید ہوگیا) یہ کوئی پوری بات نہیں ہوتی جب تک کہ نہ کہیں کہ وہ کیا ہو گیا؟ پس جب کہا جائیگا صَارَ زَيْدٌ غَنِيًّا (زید غنی ہوگیا) تو یہ ایک بات پوری ہوگی ÷

تنبیہ ا۔ پچھلے سبقوں میں جو افعال ناقصہ (= معتلّ اللّام) مذکور ہوئے ہیں وہ لفظ کے لحاظ سے ناقص ہیں یعنی اُن کے آخر میں حرف علّت آتا ہے اور یہ افعال ناقصہ معنی کے لحاظ سے ناقص ہیں۔

۳۔ فعل ناقص کے فاعل کو اس کا اسم اور صفت کو اُس کی

خبر کہتے ہیں ؛

۴ - فعل ناقص کا اسم حالت رفعی میں ہوتا ہے اور خبر حالتِ نصبی میں : کانَ خالدٌ شجاعًا (خالد بہادر تھا) ؛

۵ - یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ افعال ناقصہ جملۂ اسمیّہ پر داخل ہوتے ہیں اس وقت مبتدا تو بدستور حالتِ رفعی میں رہتا ہے مگر خبر حالتِ نصبی میں آجاتی ہے ؛

۶ - جملے کے اعراب میں تبدیلی پیدا کرا دینے کی وجہ سے افعالِ ناقصہ کو نواسخ جملہ (اگلی بات بدل دینے والے) بھی کہتے ہیں ؛

۷ - اسی موقع پر یہ بھی سمجھ لینا مناسب ہے کہ اِنَّ[1] اور اُس کے اَخَوات (بہنیں) یعنی اَنَّ ، کَاَنَّ ، لَیْتَ ، لٰکِنَّ اور لَعَلَّ بھی نواسخ جملہ کہلاتے ہیں۔ مگر اِن کا عمل فعل ناقص کے برعکس ہوتا ہے یعنی اِنَّ مبتدا کو نصب دیتا ہے اور خبر کو رفع۔ دیکھو ذیل کی مثالیں اور ہر ایک کا فرق ذہن نشین کر لو :-

جملۂ اسمیّہ	کَانَ داخل ہوتا ہے	اِنَّ داخل ہوتا ہے
اَلرَّجُلُ حَاضِرٌ	کَانَ الرَّجُلُ حَاضِرًا	اِنَّ الرَّجُلَ حَاضِرٌ
اَلرَّجُلَانِ حَاضِرَانِ	کَانَ الرَّجُلَیْنِ حَاضِرَیْنِ	اِنَّ الرَّجُلَیْنِ حَاضِرَانِ

[1] اِنَّ کا کچھ بیان حصۂ دوم سبق ۲۵ (ب) میں گذر چکا ہے۔ حصۂ چہارم میں بالتفصیل بیان ہوگا ؛

جملۂ اسمیہ	کَانَ داخل ہوتا ہے	اِنَّ داخل ہوتا ہے
اَلرِّجَالُ حَاضِرُوْنَ	کَانَ الرِّجَالُ حَاضِرِیْنَ	اِنَّ الرِّجَالَ حَاضِرُوْنَ
اَلْاُمَّهَاتُ حَاضِرَاتٌ	کَانَتِ الْاُمَّهَاتُ حَاضِرَاتٍ	اِنَّ الْاُمَّهَاتِ حَاضِرَاتٌ

۸۔ افعال ناقصہ یہ ہیں :-

کَانَ (تھا۔ ہُوا۔ ہے)، صَارَ (ہُوا)، اَصْبَحَ (صبح کے وقت ہُوا۔ ہُوا)، اَمْسٰی (شام کے وقت ہُوا۔ ہُوا)، اَضْحٰی (چاشت کے وقت ہُوا۔ ہُوا)، ظَلَّ (دن میں ہُوا۔ ہُوا)، بَاتَ (رات میں ہُوا۔ ہُوا)، دَامَ (ہمیشہ ہُوا۔ رہا)، مَازَالَ (ہمیشہ ہُوا۔ رہا)، مَابَرِحَ (ہمیشہ رہا)، مَافَتِیءَ [مَافَتَأَ بھی آتا ہے] (ہمیشہ رہا)، مَاانْفَكَّ (ہمیشہ رہا)، مَادَامَ (جب تک رہا)، لَيْسَ (نہیں ہے) ۔

تنبیہ ۲۔ مذکورہ سب صیغے ماضی کے ہیں۔ ان کے مصدری معنی کے بجائے ماضی ہی کے معنی لکھنے مناسب معلوم ہوئے۔ لَيْسَ بھی فعل ماضی ہی ہے مگر زیادہ تر زمانۂ حال ہی کے لئے استعمال ہوتا ہے:

لَيْسَ الْوَلَدُ كَاذِبًا (لڑکا جھوٹا نہیں ہے) ۔

۹۔ مَادَامَ[1] اور لَيْسَ کے سوا تمام افعال ناقصہ سے مضارع بھی بن سکتا ہے اور شروع کے آٹھ فعلوں سے امر اور نہی بھی بنتا ہے ۔

۱۰۔ لَيْسَ کی گردان اِس طرح ہوگی :- لَيْسَ، لَيْسَا، لَيْسُوْا، لَيْسَتْ، لَيْسَتَا، لَسْنَ، لَسْتَ، لَسْتُمَا، لَسْتُمْ، لَسْتِ، لَسْتُمَا،

[1] مَادَامَ سے مضارع بنا لیتے ہیں ۔

لَسْتُنَّ، لَسْتُ، لَسْنَا ؁

۱۱۔ دَامَ کے تو تمام افعال مستعمل ہیں۔ مگر مَادَامَ سے صرف ماضی کا استعمال ہوتا ہے۔ اس سے مضارع بہت کم آتا ہے ؁

۱۲۔ کَانَ یَکُوْنُ کی گردانیں قَالَ یَقُوْلُ جیسی ہوتی ہیں جو تم نے دوسرے حصے میں پڑھ لی ہیں۔ صَارَ یَصِیْرُ اور بَاتَ یَبِیْتُ کی گردانیں بَاعَ یَبِیْعُ جیسی ہوں، اَصْبَحَ یُصْبِحُ کی اَکْرَمَ جیسی اَمْسٰی یُمْسِیْ اور اَضْحٰی یُضْحِیْ کی اَلْقٰی یُلْقِیْ جیسی ظَلَّ یَظَلُّ کی فَرَّ جیسی دَامَ یَدُوْمُ کی قَالَ جیسی زَالَ یَزَالُ کی خَافَ یَخَافُ جیسی بَرِحَ یَبْرَحُ اور فَتِئَ یَفْتَؤُ کی سَمِعَ جیسی اور اِنْفَكَّ یَنْفَكُّ کی گردانیں اِنْشَقَّ جیسی ہونگی ؁

۱۳۔ مذکورہ افعالِ ناقصہ کے متعلق چند ضروری باتیں ذیل میں لکھی جاتی ہیں :۔

(۱) کَانَ سے زمانۂ ماضی میں کسی اسم کا کسی صفۃ سے متّصِف ہونا سمجھا جاتا ہے : کَانَ زَیْدٌ عَالِمًا (زید عالم تھا) یعنی زمانۂ ماضی میں زید علم کی صفۃ سے متّصِف تھا ؁

تنبیہ ۳۔ مگر اللہ کے ساتھ زمانۂ ماضی کی یا کسی زمانے کی قید نہیں ہوتی : کَانَ اللّٰہُ عَلِیْمًا (اللہ تعالیٰ بڑا علم والا ہے) ایسے

موقع پر لفظ کَانَ محض تحسینِ کلام یا تاکید کے طور پر استعمال ہوتا ہے

(۲) صَارَ سے ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل ہونا سمجھا جاتا ہے: صَارَ الطِّيْنُ خَزَفًا (کیچڑ ٹھیکری ہو گئی) یعنی کیچڑ ٹھیکری میں منتقل ہو گئی۔ صَارَ رَشِيْدٌ عَالِمًا (رشید عالم ہو گیا) یعنی رشید کی جہل کی صفتِ علم سے مبدّل ہو گئی ۔

(۳) افعال نمبر ۳ سے نمبر ۷ تک کے معنوں میں کبھی تو ان وقتوں کے معنی ملحوظ ہوتے ہیں جو ان افعال میں پائے جاتے ہیں (یعنی صبح، شام، چاشت، دن، رات): اَصْبَحَ حَامِدٌ غَنِيًّا (حامد صبح کے وقت غنی ہو گیا)، اَمْسٰى خَالِدٌ حَزِيْنًا (خالد شام کے وقت آزردہ ہو گیا)

کبھی صَارَ کی مانند محض "ہونے" کے معنی لیے جاتے ہیں: اَصْبَحَ زَيْدٌ غَنِيًّا (زید غنی ہو گیا) اسی طرح اَضْحٰى، ظَلَّ اور بَاتَ کے معنی کیے جاتے ہیں ۔

(۴) نمبر ۸ "دَامَ" کو اکثر دعا کے موقع پر استعمال کرتے ہیں دَامَ عَدُوُّكَ مَخْذُوْلًا (تیرا دشمن ہمیشہ ذلیل رہے) ۔

(۵) نمبر ۹ سے ۱۲ تک اپنی خبر کے اِستمرار (ہمیشگی) کیلئے استعمال ہوتے ہیں: مَا زَالَ زَاهِدٌ ذَكِيًّا (زاہد ہمیشہ سے زیرک رہا) ۔

ان چار فعلوں میں "مَا" نافیہ (نفی کے معنی پیدا کرنے والا) ہے

چونکہ اِن چاروں فعلوں کے معنوں میں "قائم رہنے" کی نفی ہے۔ اِس لئے اِس پر مائے نافیہ لگانے سے نفی کی نفی ہو جاتی ہے اور "قائم رہنا" کے معنی پیدا ہوتے ہیں: زَالَ کے معنی ہیں "زائل ہوا" یعنی "قائم نہ رہا" تو مَا زَالَ کے معنی ہو گئے "زائل نہ ہوا یعنی قائم رہا"۔ اسی طرح مَا بَرِحَ وغیرہ ؛

(۶) مادام میں "ما" ظرفیہ ہے جس کے معنی ہیں "جب تک" اسی لئے مَا دَامَ کے قبل یا بعد ہمیشہ ایک جملے کی ضرورت ہوتی ہے: قَامَ التَّلَامِذَةُ مَادَامَ الْأُسْتَاذُ قَائِمًا (شاگرد لوگ کھڑے رہے جب تک کہ اُستاد کھڑا رہا) ؛

تنبیہ ۳۔ فعلوں پر صرف مَا لگانے سے یہ معنی پیدا کئے جا سکتے ہیں:
قَامَ التَّلَامِذَةُ مَا قَامَ الْأُسْتَاذُ یا مَا قَامَ الْأُسْتَاذُ قَامَ التَّلَامِذَةُ (جب تک اُستاد کھڑا رہا شاگرد کھڑے رہے) ؛

(۷) لَيْسَ نفی کے لئے آتا ہے: لَيْسَ الْوَلَدُ عَالِمًا (لڑکا عالم نہیں ہے) ؛

تنبیہ ۴۔ لَيْسَ کی خبر پر عموماً بِ لگا کر مجرور کر دیتے ہیں، لَيْسَ الْوَلَدُ بِعَالِمٍ (لڑکا عالم نہیں ہے) مگر معنی میں فرق نہیں پڑتا (دیکھو سبق ۶-۸) ؛

تنبیہ ۵۔ فعل ناقص کا کچھ اور بیان اگلے سبق میں دیکھو ؛

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۵

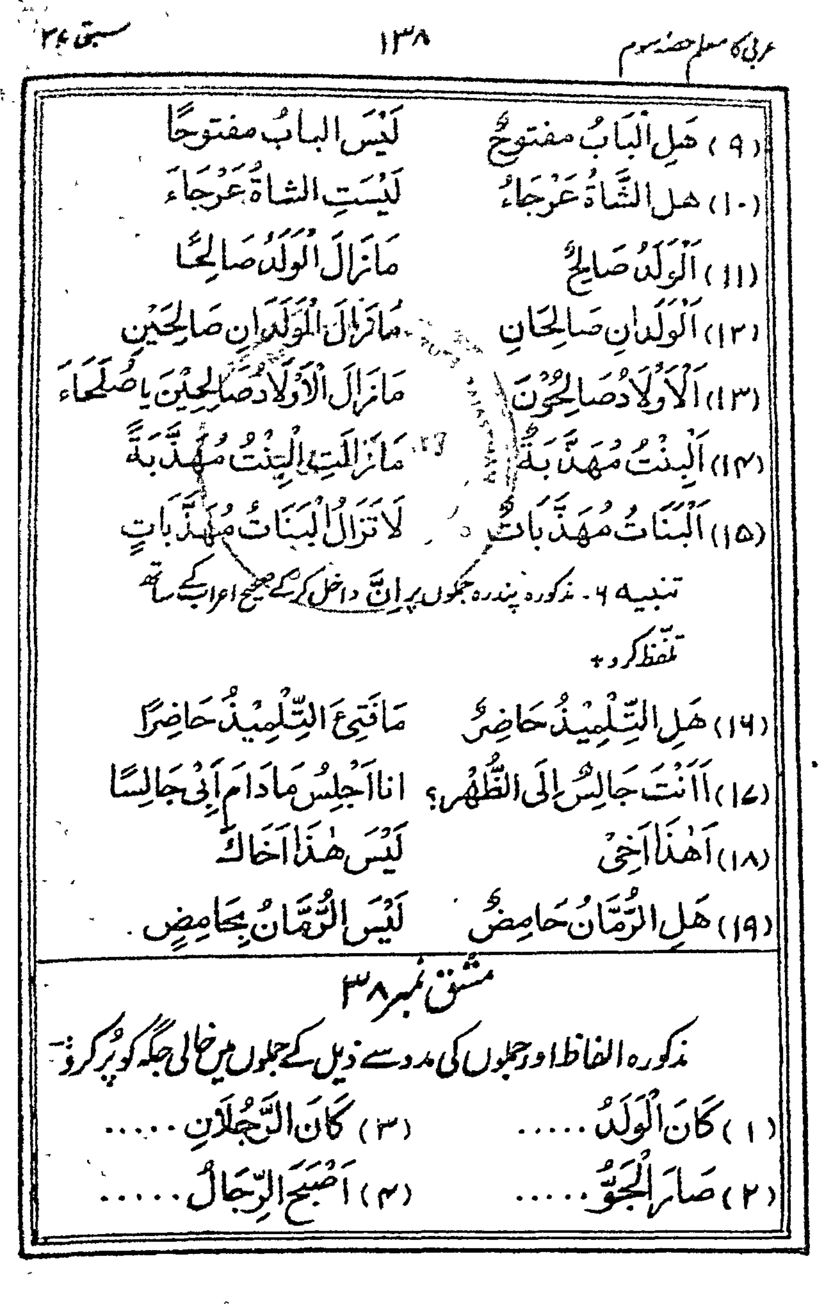
حَامِضٌ کھٹّا	عَرْجَاءُ (أَعْرَجُ کا مؤنث) لنگڑی
زِحَامٌ بھیڑ	غَزِيرٌ بہت زیادہ۔ موسلا دھار

غَمَامٌ ابر	مِصْبَاحٌ (ج مَصَابِیْحُ) چراغ
قَصِیْرٌ (ج قِصَارٌ) کوتاہ	مَطَرٌ (ج اَمْطَارٌ) بارش
قَمِیْصٌ (قُمْصَانٌ) پیرہن	مُهَذَّبٌ تہذیب پایا ہوا
کَثِیْفٌ گھنا	نَشِیْطٌ خوش دل۔ چست
مُتَاَلِّمٌ دردناک۔ تکلیف زدہ	هَادِئٌ باآرام۔ باسکون
مُتَّقِدٌ سلگا ہوا۔ روشن	جَوٌّ فضا۔ زمین و آسمان کی درمیانی جگہ

مشق نمبر ۳۷

تنبیہ ۵۔ دیکھو ایک طرف جملۂ اسمیہ ہے۔ دوسری طرف اسی جملے پر فعل ناقص لگا کر خبر کو حالت نصبی میں تبلایا گیا ہے ؛

(۱) اَلْبَیْتُ نَظِیْفٌ	کَانَ الْبَیْتُ نَظِیْفًا
(۲) اَلْقَمِیْصُ قَصِیْرٌ	صَارَ الْقَمِیْصُ قَصِیْرًا
(۳) اَلْجَوُّ مُعْتَدِلٌ	اَصْبَحَ الْجَوُّ مُعْتَدِلًا
(۴) اَلْغَمَامُ کَثِیْفٌ	اَمْسَی الْغَمَامُ کثیفًا
(۵) اَلزِّحَامُ شَدِیْدٌ	اَضْحَی الزِّحَام شدیدًا
(۶) اَلْمَطَرُ غَزِیْرٌ	ظلّ المطر غزیرًا
(۷) اَلْمِصْبَاحُ مُتَّقِدٌ	بات المصباح مُتَّقِدًا
(۸) هَلِ النَّهْرُ جَارٍ ؟	نعم! دَامَ النَّهْرُ جَارِیًا



(۹) هَلِ الْبَابُ مفتوحٌ   لَيْسَ الباب مفتوحًا

(۱۰) هل الشَّاةُ عرجاءُ   ليست الشاةَ عرجاءَ

(۱۱) اَلْوَلَدُ صَالِحٌ   مَازَالَ الْوَلَدُ صَالِحًا

(۱۲) اَلْوَلَدَانِ صَالِحَانِ   مَازَالَ الْوَلَدَانِ صَالِحَيْنِ

(۱۳) اَلْاَوْلَادُ صَالِحُوْنَ   مَازَالَ الْاَوْلَادُ صَالِحِيْنَ یا صُلَحَاءَ

(۱۴) اَلْبِنْتُ مُهَذَّبَةٌ   مَازَالَتِ الْبِنْتُ مُهَذَّبَةً

(۱۵) اَلْبَنَاتُ مُهَذَّبَاتٌ   لَاتَزَالُ الْبَنَاتُ مُهَذَّبَاتٍ

تنبیہ ۶۔ مذکورہ پندرہ جملوں پر اِنَّ داخل کرکے صحیح اعراب کے ساتھ تلفظ کرو۔

(۱۶) هَلِ التِّلْمِيْذُ حَاضِرٌ   مَافَتِئَ التِّلْمِيْذُ حَاضِرًا

(۱۷) اَاَنْتَ جَالِسٌ اِلَى الظُّهْرِ؟   اَنَا اَجْلِسُ مَادَامَ اَبِيْ جَالِسًا

(۱۸) اَهٰذَا اَخِيْ   لَيْسَ هٰذَا اَخَاكَ

(۱۹) هَلِ الرُّمَّانُ حَامِضٌ   لَيْسَ الرُّمَّانُ بِحَامِضٍ۔

مشق نمبر ۳۸

مذکورہ الفاظ اور جملوں کی مدد سے ذیل کے جملوں میں خالی جگہ کو پُر کرو۔

(۱) كَانَ الْوَلَدُ .....   (۳) كَانَ الرَّجُلَانِ .....

(۲) صَارَ الْجَوُّ .....   (۴) اَصْبَحَ الرِّجَالُ .....

(۵) كَانَتِ الْبِنْتُ	(۱۱) لَيْسَ الْقَمِيصُ .....
(۶) صَارَتِ الْمَرْءَتَانِ	(۱۲) إِنَّا أَقُوْمُ مَادَامَ .. ..
(۷) أَصْبَحَتِ الْبَنَاتُ	(۱۳) أَلَيْسَ ... صَادِقًا
(۸) أَمْسَى الْمَطَرُ ...	(۱۴) مَازَالَ الْغَمَامُ .....
(۹) بَاتَ الْمَرِيْضُ .	(۱۵) أَلَيْسَتِ ... مُهَذَّبَاتٍ
(۱۰) سَيَكُوْنَ التَّلَامِذَةُ	(۱۶) .... مَادَامَ الْأُسْتَاذُ جَالِسًا

مشق　　ذیل کے جملوں کی تحلیل نحوی کرو!　　نمبر ۳۹

(۱) صَارَ الطِّيْنُ خَزَفًا

(صَارَ) فعل ناقص، ماضی، مبنی ہے فتحہ پر

(الطِّيْنُ) اسم ہے فعل ناقص کا۔ اس لئے مرفوع ہے

(خَزَفًا) خبر ہے فعل ناقص کی۔ اس لئے منصوب ہے

فعل ناقص اسم وخبر کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا+

(۲) قَدْ يَصِيْرُ الْجَاهِلُوْنَ عَالِمِيْنَ (کبھی جاہل لوگ عالم بن جاتے ہیں)

(قَدْ) حرف تبعیض ہے۔ یہ حرف ماضی پر تحقیق کے معنی میں آتا ہے اور مضارع پر تبعیض[1] کے معنی میں۔

(يَصِيْرُ) فعل ناقص، مضارع، مرفوع ہے

(الْجَاهِلُوْنَ) اسم ہے فعل ناقص کا۔ اس لئے مرفوع ہے۔ اس کے

[1] "بعض اوقات" کے معنی ہیں+

رفع کی علامت ـُـوْنَ ہے۔

(عَالِمِیْنَ) خبر ہے فعل ناقص کی۔ اس لئے منصوب ہے اس لئے نصب کی علامت ـِـیْنَ ہے۔

فعل ناقص اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا ۔

مشق نمبر ۴۰

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) مکان کشادہ تھا (۲) خادم چُست تھا (۳) پیرہن لمبا ہوگیا (۴) شام کے وقت بھیڑ سخت ہوگئی (۵) بیمار نے آرام سے رات گذاری (۶) لڑکیاں ہمیشہ مہذّب رہیں (۷) ہمارے لڑکے ہمیشہ نیک رہتے ہیں (۸) بارش دن میں مُوسلا دھار رہی (۹) فضا رات میں کثیف رہی (۱۰) سڑک کے چراغ روشن نہیں تھے (۱۱) لڑکیاں ابھی حاضر ہونگی (۱۲) جب تک تم بیٹھے رہوگے میں کھڑا رہونگا ۔

اَلدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالثَّلٰثُوْنَ

اَلْاَفْعَالُ النَّاقِصَةُ

(گذشتہ سے پیوستہ)

۱۔ پچھلے سبق میں تم نے چودہ[14] الفاظ فعل ناقص کے پڑھے ہیں۔ دراصل وہی افعال ناقصہ ہیں ؛

چند الفاظ اور ہیں جو ہیں تو افعال تامّہ (دیکھو درس ۳۷۔۱) لیکن کبھی وہ صَارَ کے معنی میں بھی ہوتے ہیں۔ اس وقت وہ افعال ناقصہ بن جاتے ہیں۔ وہ یہ ہیں :۔

عَادَ یَعُوْدُ (لوٹنا۔ ہونا)، تَحَوَّلَ یَتَحَوَّلُ (پلٹ جانا۔ ہو جانا)، اِرْتَدَّ یَرْتَدُّ (پھر جانا۔ ہو جانا)، اِسْتَحَالَ یَسْتَحِیْلُ (محال یا مشکل ہونا۔ بن جانا)

ان کے سوا اور بھی کئی افعال فعل ناقص کے طور پر آ جاتے ہیں ؛

ہر لفظ کے ۲ دو معنی لکھے ہیں۔ پہلے معنی کے لحاظ سے تامّہ ہیں اور دوسرے معنی کے لحاظ سے ناقصہ ہیں، عَادَ الْخَلِیْلُ مِنْ مَکَّۃَ (خلیل مکّہ سے لوٹا)، عَادَ الْخَلِیْلُ حَاجًّا (خلیل حاجی ہو گیا)، تَحَوَّلَ زَیْدٌ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَی الْمَغْرِبِ (زید مشرق سے مغرب کی طرف پھر گیا)، تَحَوَّلَ اللَّبَنُ جُبْنًا (دودھ پنیر بن گیا)، اِرْتَدَّ زَیْدٌ عَنْ دِیْنِہٖ (زید اپنے دین سے

پھر گیا)، اِرْتَدَّ الْاَعْمٰی بَصِیْرًا (اندھا بینا ہو گیا) - اِسْتَحَالَ الْاَمْرُ (کام مشکل ہو گیا)، اِسْتَحَالَتِ الْخَمْرُ خَلًّا (شراب سرکہ بن گئی) +

۲ - کبھی کَانَ بھی تامّہ ہوتا ہے - اس وقت اس کے معنی ہوتے ہیں "موجود ہونا" یا "پایا جانا" : کَانَ اللّٰہُ وَلَمْ یَکُنْ غَیْرُہٗ (اللہ [موجود] تھا اور اس کے سوا کوئی نہیں [موجود] تھا) اس مثال میں کَانَ اور لَمْ یَکُنْ کا صرف فاعل آیا ہے - اور بغیر خبر کے جملہ پورا ہو گیا ہے اس لئے وہ تامّہ کہلائیگا +

۳ - اَصْبَحَ اور اَمْسٰی بھی تامّہ ہوجاتے ہیں جبکہ ان کے معنی ہونگے "صبح کرنا" یا "صبح کے وقت آنا" - "شام کرنا" یا "شام کے وقت آنا" : اَصْبَحْنَا یا اَمْسَیْنَا بِالْخَیْرِ (ہم نے صبح کی یا شام کی خیریت سے) - اَصْبَحَ یا اَمْسٰی عَلَیْہِمُ الطُّوْفَانُ (صبح کے وقت یا شام کے وقت ان پر طوفان آپہنچا) +

۴ - دعا کے موقع پر دَامَ بھی تامّہ ہوجاتا ہے، دَامَ مَجْدُکُمْ (آپ کی بزرگی ہمیشہ رہے) +

۵ یاد رکھو دعا میں یا بددعا میں اکثر فعل ماضی ہی بولا جاتا ہے مگر معنی مضارع کے لئے جاتے ہیں اور ملئے نافیہ کی جگہ لَا کا استعمال کرتے ہیں: کَانَ اللّٰہُ فِیْ عَوْنِكَ (اللہ تیری مدد میں رہے) - لَا زِلْتُمْ سَالِمِیْنَ (تم ہمیشہ سلامت رہو) - طَالَ عُمْرُہٗ (اس کی عمر دراز ہو) - لَا بَارَكَ

لَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيكَ (اللہ تجھ میں برکت نہ دے۔ یہ بد دعا ہے)۔ کبھی کبھی مضارع کا استعمال بھی ہو جاتا ہے: يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ (اللہ تمھیں بخش دے)+

۶۔ فعل ناقص کی خبر کو اس کے اسم (مبتدا) پر مقدم کر سکتے ہیں: كَانَ قَائِمًا زَيْدٌ (زید کھڑا تھا)۔ اس کو كَانَ الْقَائِمَ زَيْدٌ بھی کہہ سکتے ہیں۔ کبھی خبر کو خود فعل ناقص پر بھی مقدم کر دیتے ہیں صَغِيرًا كَانَ أَوْ كَبِيرًا[1]+

اور جب مبتدا نکرہ ہو اور خبر جار مجرور یا ظرف تو عموماً خبر کو مقدم کیا جاتا ہے: كَانَ لِي غُلَامٌ۔ كَانَ عِنْدِي غُلَامٌ (اس کا بیان چوتھے حصے میں مفصل ہوگا)+

۷۔ يَكُونُ (كَانَ کا مضارع) پر کوئی حرف جازم (دیکھو سبق ۲-۲) داخل ہو تو بعض اوقات اس کا نون حذف بھی کر دیا جاتا ہے یعنی لَمْ يَكُنْ (وہ نہیں تھا) سے لَمْ يَكُ، لَا تَكُنْ سے لَا تَكُ، لَمْ أَكُنْ سے لَمْ أَكُ ہو جاتا ہے: لَمْ أَكُ جَبَّارًا شَقِيًّا (میں جابر بدبخت نہیں تھا)

لیکن جب مابعد سے ملا کر پڑھنے کا موقع ہو تو حذف نہیں ہو سکتا: لَمْ يَكُنِ الْوَلَدُ كَاذِبًا (لڑکا جھوٹا نہیں تھا) یہاں لَمْ يَكُ الْوَلَدُ نہیں کہا جائیگا+

۸۔ اس کتاب کے پہلے اور دوسرے حصے میں تمھیں کسی قدر معلوم ہو چکا ہے اور چوتھے حصے میں زیادہ تفصیل سے معلوم ہوگا کہ جملۂ اسمیہ میں خبر کبھی مفرد ہوتی ہے تو کبھی مرکب بھی ہوتی ہے (دیکھو سبق ۶-۷)

[1] چھوٹا ہو یا بڑا+

خبر کی جگہ جملہ (فعلیہ ہو یا اسمیہ) بھی آسکتا ہے اور شِبْہِ جملہ یعنی جار و مجرور اور ظرف بھی آسکتا ہے۔ اسی طرح فعل ناقص اور إِنَّ اور اُس کے اَخوات کی خبر کی جگہ بھی وہ سب کچھ آسکتا ہے۔ دیکھو ذیل کی مثالیں:-

خَالِدٌ يَقْرَءُ الْقُرْآنَ [1]	كَانَ خَالِدٌ يَقْرَءُ الْقُرْآنَ [2]	إِنَّ خَالِدًا يَقْرَءُ الْقُرْآنَ [3]
اَلشِّتَاءُ بَرْدُهٗ شَدِيْدٌ [4]	كَانَ الشِّتَاءُ بَرْدُهٗ شَدِيْدٌ [5]	إِنَّ الشِّتَاءَ بَرْدُهٗ شَدِيْدٌ
اَلْهِرَّةُ فِي الْبَيْتِ	كَانَتِ الْهِرَّةُ فِي الْبَيْتِ	إِنَّ الْهِرَّةَ فِي الْبَيْتِ
اَلْحَارِسُ عِنْدَ الْبَابِ	كَانَ الْحَارِسُ عِنْدَ الْبَابِ	إِنَّ الْحَارِسَ عِنْدَ الْبَابِ

مذکورہ چاروں سطروں میں غور کرو۔ سمجھ جاؤ گے کہ پہلی سطر کی تینوں مثالوں میں خبر کی جگہ فعل آیا ہے۔ اس میں ضمیر هُوَ مُسْتَتِرْ (پوشیدہ) ہے جو مبتدا کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ یہی ضمیر فاعل ہے۔ القرآن مفعول ہے۔ فعل، فاعل اور مفعول مل کر جملہ فعلیہ ہو گیا۔ یہ جملہ فعلیہ خبر ہے مبتدا (خَالِدٌ) کی۔ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا ٭

پہلی اور تیسری مثال میں تو یہ جملہ حالتِ رفعي میں سمجھا جائیگا۔ مگر درمیانی مثال میں چونکہ یہ جملہ كَانَ کی خبر واقع ہوا ہے اس لئے حالتِ نصبي میں سمجھا جائیگا۔

دوسری سطر میں خبر کی جگہ جملہ اسمیہ آیا ہے۔ اس میں بھی ایک ضمیر مبتدا کی طرف لَوٹنے والی موجود ہے۔ تیسری سطر میں جارٌ و مجرورٌ

[1] خالد قرآن پڑھتا ہے ٭ [2] خالد قرآن پڑھتا تھا ٭ [3] بیشک خالد قرآن پڑھتا ہے ٭ [4] موسم سرما کی سردی سخت ہے ٭ [5] موسم سرما کی سردی سخت تھی ٭

ہے۔ اور چوتھی میں (عِنْدَ) ظرف ہے۔ ان خبروں کی اعرابی حالت وہی ہوگی جو پہلی سطر کی مثالوں کی بتائی گئی ہے ❊

تنبیہ ۱۔ اعراب محلّی اور تقدیری

تم جانتے ہو کہ مبتدا ہو یا خبر، فاعل ہو یا مفعول ہر ایک کے لئے ایک اعرابی حالت مقرر ہوتی ہے۔ اگر یہ سب اسم معرب ہیں تو اُن پر اعراب کی حالت ظاہر کی جاسکتی ہے۔ اور اگر مَبْنِي ہیں یا مرکّب تو محلّ و موقع کے مطابق ان پر اعراب فرض کرلیا جاتا ہے ایسے فرضی اعراب کو اعرابِ محلّی کہتے ہیں مثلاً جَاءَ هٰذَا[1] میں "هٰذَا" فاعل ہے اور فاعل مرفوع ہوتا ہے۔ مگر مَبْنِي ہونے کی وجہ سے اس پر کوئی اعراب نہیں آسکتا۔ اس لئے اس جملے میں "هٰذَا" کو محلاً مرفوع یا مرفوع المحل کہینگے۔ رَأَيْتُ هٰذَا میں "هٰذَا" مفعول ہے اس لئے اسے محلاً منصوب یا منصوب المحل کہا جائیگا اور قُلْتُ لِهٰذَا میں "هٰذَا" حرف جرّ کے بعد آیا ہے اس لئے اسے محلاً مجرور یا مجرور المحل کہینگے۔ تم نے حصّہ اول (سبق ۱۰) میں پڑھ لیا ہے کہ اسم مقصور (جس اسم کے آخر میں الف ہوا کرتا ہے) پر تینوں حالتوں میں کوئی اعراب

[1] تم نے پڑھا ہے کہ اسم اشارہ مَبْنِي ہوتا ہے ❊

نہیں پڑھا جاتا اور اسم منقوص (جس کے آخر میں ی ہو) پر
حالت رفعی و جرّی میں اعراب نہیں پڑھا جاتا ایسے اسموں
پر جو اعراب فرض کرلیا جائے، ہے تو وہ بھی محلّی، مگر کتب صرف
میں اسے تقدیری کہتے ہیں۔

مشق نمبر ۱۴۴
ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو

۱۔ قَدْ يَصِيْرُ الْفَاسِقُ صَالِحًا (کبھی بدکار نیک بن جاتا ہے)
(قَدْ) حرف تقلیل [قَدْ ماضی پر داخل ہو تو تاکید کے معنی ہوتے ہیں
اور مضارع پر داخل ہو تو تقلیل یعنی کم کرنے کے معنی میں آتا ہے]۔
(يَصِيْرُ) فعل ناقص، مضارع، مرفوع ہے۔
(اَلْفَاسِقُ) اسم ہے فعل ناقص کا۔ اس لئے مرفوع ہے۔
(صَالِحًا) خبر ہے فعل ناقص کی۔ اس لئے منصوب ہے۔
فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

۲۔ بَاتَ الْمَرْضٰى مُتَاَلِّمِيْنَ (بیماروں نے دکھ میں رات گذاری)
(بَاتَ) فعل ناقص، ماضی ہے مبنی ہے فتحہ پر۔
(اَلْمَرْضٰى) جمع ہے مَرِيْضٌ کی۔ اسم ہے فعل ناقص کا حالت رفعی
میں ہے مگر اسم مقصور ہونے کے سبب اس پر اعراب نہیں پڑھا جا سکتا

اس لئے اسے محلاً مرفوع کہا جائیگا۔
(مُتَأَلِّمِيْنَ) خبر ہے فعل ناقص کی اس لئے منصوب ہے۔ اس کے نصب کی علامت ــِــیْنَ ہے۔ کیونکہ جمع مذکر سالم ہے (دیکھو سبق ۱-۵)
فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملۂ فعلیہ ہوا۔
۳۔ صَارَ الشِّتَاءُ بَرْدُهُ شَدِيْدٌ (لفظی معنی: ہوا جاڑا اس کی سردی سخت یعنی جاڑے کی سردی سخت ہو گئی)
اس جملے میں (الشِّتَاءُ) اسم ہے فعل ناقص کا اور (بَرْدُهُ شَدِيْدٌ) جملۂ اسمیہ ہو کر خبر ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے:۔
(صَارَ) فعل ناقص، ماضی، مبنی ہے فتحہ پر۔
(الشِّتَاءُ) اسم ہے فعل ناقص کا اس لئے مرفوع ہے۔ دراصل یہ پہلا مبتدا ہے۔
(بَرْدُهُ) بَرْد دوسرا مبتدا ہے، مرفوع ہے۔ ہٗ ضمیر مجرور ہے۔ مبنی ہے۔ مضاف الیہ ہے اس لئے محلاً مجرور کہینگے۔
(شَدِيْدٌ) خبر ہے دوسرے مبتدا کی مرفوع ہے۔
مبتدا ثانی اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر خبر ہے پہلے مبتدا (الشِّتَاءُ) کی جو کہ اسم ہے فعل ناقص کا۔ اب یہ جملہ فعل ناقص کی خبر کی جگہ واقع ہے اس لئے محلاً منصوب کہا جائیگا۔

فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

۴۔ مَازِلْنَا نَرٰی عَجَائِبَ خَلْقِ اللّٰہِ (ہم ہمیشہ اللہ کی مخلوقات کے عجائبات دیکھتے رہے)۔

اِس جملے میں (مَازِلْنَا) فعل با فاعل ہے یعنی فعل ناقص اور اُس کا اسم ہے۔ باقی سب جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہے فعل ناقص کی۔ نیچے تفصیل دیکھو:۔

(مَازِلْنَا) فعل ناقص، ماضی جمع متکلّم مَازَالَ سے۔ اِس میں (نَا) ضمیر ہے۔ مَبْنِي ہے جو فاعل یعنی اسم ہے فعل ناقص کا اِس لئے محلّاً مرفوع

(نَرٰی) فعل مضارع، محلّاً مرفوع ہے۔ اس میں ضمیر جمع متکلّم کی پوشیدہ ہے وہی اس کا فاعل ہے اور محلّاً مرفوع

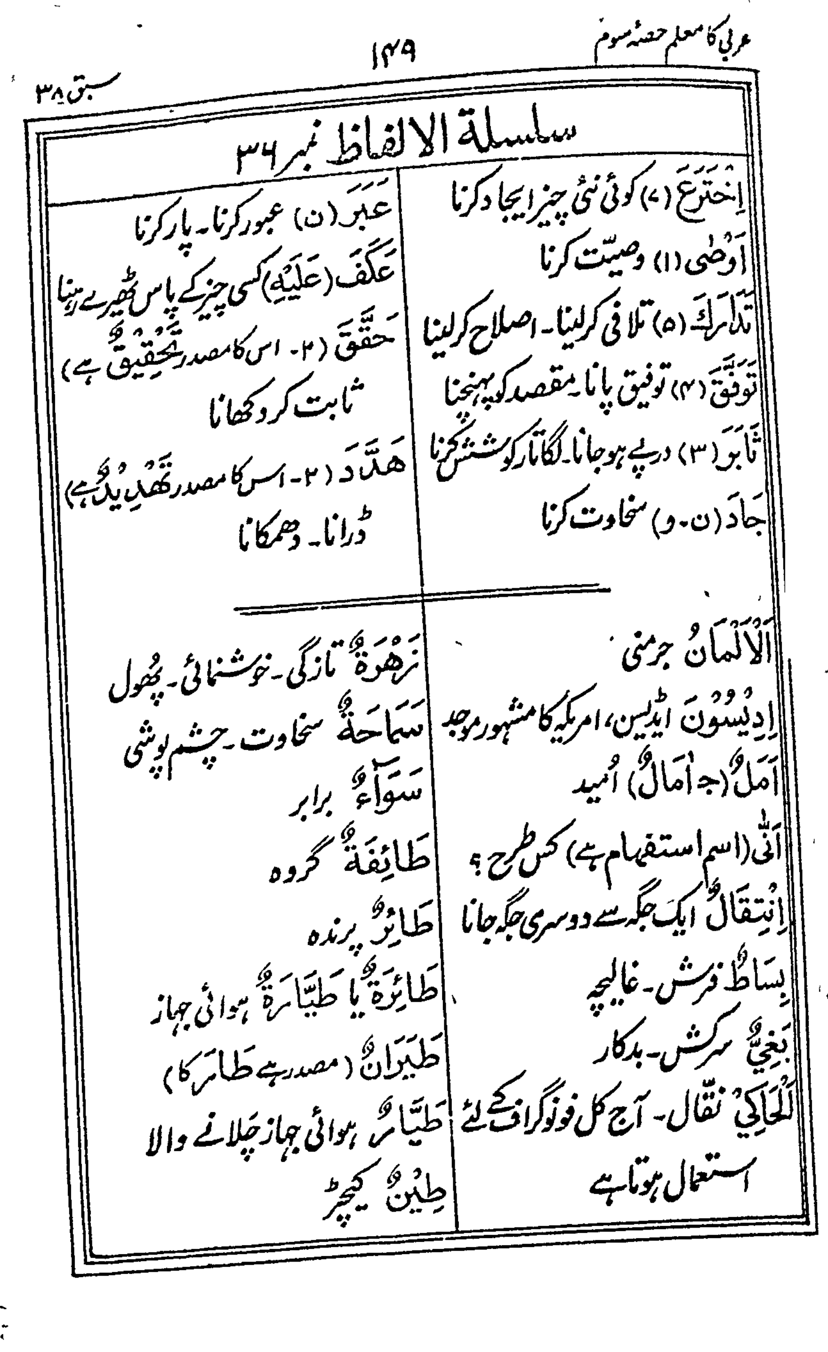
(عَجَائِبَ) مفعول ہے اس لئے منصوب ہے۔ مضاف بھی ہے۔

(خَلْقِ اللّٰہِ) مضاف الیہ ہے اِس لئے مجرور ہے۔

فعل مضارع اپنے فاعل و مفعول سے مل کر جملۂ فعلیہ ہو کر خبر ہے فعل ناقص کی۔ اس لئے اسے محلّاً منصوب کہا جائیگا۔

فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

———— ۰۰۰ ————



سلسلة الالفاظ نمبر ۳۶

اِخْتَرَعَ (۷) کوئی نئی چیز ایجاد کرنا

اَوْصٰی (۱) وصیّت کرنا

تَدَارَكَ (۵) تلافی کرلینا۔ اصلاح کرلینا

تَوَفَّقَ (۴) توفیق پانا۔ مقصد کو پہنچنا

ثَابَرَ (۳) درپے ہوجانا۔ لگاتار کوشش کرنا

جَادَ (ن۔و) سخاوت کرنا

عَبَرَ (ن) عبور کرنا۔ پار کرنا

عَكَفَ (عَلَيْهِ) کسی چیز کے پاس ٹھیرے رہنا

حَقَّقَ (۲۔ اس کا مصدر تَحْقِيْقٌ ہے) ثابت کردکھانا

هَدَّدَ (۲۔ اس کا مصدر تَهْدِيْدٌ ہے) ڈرانا۔ دھمکانا

اَلْاَلْمَانُ جرمنی

اِدِيْسُوْنَ ایڈیسن، امریکہ کا مشہور موجد

اَمَلٌ (ج آمَالٌ) اُمید

اَنّٰى (اسم استفہام ہے) کس طرح؟

اِنْتِقَالٌ ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا

بِسَاطٌ فرش۔ غالیچہ

بَغِيٌّ سرکش۔ بدکار

اَلْحَاكِيْ نقال۔ آج کل فونوگراف کے لئے استعمال ہوتا ہے

زَهْرَةٌ تازگی۔ خوشنمائی۔ پھول

سَمَاحَةٌ سخاوت۔ چشم پوشی

سَوَاءٌ برابر

طَائِفَةٌ گروہ

طَائِرٌ پرندہ

طَائِرَةٌ یا طَيَّارَةٌ ہوائی جہاز

طَيَرَانٌ (مصدر ہے طَارَ کا)

طَيَّارٌ ہوائی جہاز چلانے والا

طِيْنٌ کیچڑ

عَزْمٌ پختہ ارادہ	مُذْنِبٌ گناہگار
فَتَاةٌ جوان عورت (اس کا مذکر فتی)	مِرْيَةٌ شک
(ب)	مُسْتَحِيلٌ مشکل۔ محال
فُضُولٌ ضرورت سے زیادہ۔ بچا ہوا	مُسْتَرِيحٌ باآرام
لَدَى پاس لَدَيْكَ تیرے پاس	مُنْتَصِرٌ مدد پانے والا
مَبْلَغٌ رسائی۔ پہنچنے کی حد	مَوَدَّةٌ دوستی
اَلْمُحِيطُ بڑا سمندر	نَجَاحٌ کامیابی
اَلْمُحِيطُ الْاَطْلَنْطِيُّ بحر اٹلانٹک	هَفْوَةٌ (ج هَفَوَاتٌ) لغزش غلطی

مشق نمبر ۴۲

ذیل کے جملوں میں افعال ناقصہ اور ان کے اسموں اور خبروں کو غور سے دیکھو:

(۱) لَا اَخَافُ اَنْ اُصْبِحَ فَقِيرًا لٰكِنِّيْ اَخَافُ اَنْ اُمْسِيَ مُذْنِبًا (۲) قَدْ يُضْحِي الْعَبْدُ سَيِّدًا (۳) يَا فَتَاةُ كُوْنِيْ مُطْمَئِنَّةً (۴) ظَلَّ الْكُفَّارُ عَاكِفِيْنَ عَلٰى اَصْنَامِهِمْ (۵) بَاتَ الْمَرِيْضُ مُسْتَرِيحًا وَاَضْحٰى صَحِيحًا (۶) دُمْتُمْ سَالِمِيْنَ (۷) اَلَسْتَ ابْنَ الْاَمِيْرِ؟ (۸) اَلنَّاسُ لَيْسُوْا سَوَاءً (۹) مَا زِلْنَا نَاظِرِيْنَ اِلٰى زَهْرَةِ الْوَرْدِ (۱۰) لَا نَزَالُ نَعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهٗ (۱۱) لَا يَبْرَحُ الْحَقُّ مُنْتَصِرًا (۱۲) مَا

أَنْفَكَ الْبَاطِلُ مَهْزُوْمًا (۱۳) مَا فَتِئَتْ طَائِفَةٌ قَائِمَةً عَلَى الْحَقِّ (۱۴) أَسْكُتُ مَا دَامَ السُّكُوْتُ نَافِعًا (۱۵) إِنِّيْ لَا أُبَالِيْ بِالتَّهْدِيْدِ مَا دُمْتُ بَرِيْئًا (۱۶) مَا بَرِحَ إِدِيْسُوْنُ الْأَمْرِيْكِيُّ يُجَرِّبُ حَتّٰى تَوَفَّقَ إِلَى اخْتِرَاعِ الْحَاكِيْ [الْفُوْنُوْغْرَافْ] الَّذِيْ يَحْفَظُ الصَّوْتَ وَيُعِيْدُهٗ (۱۷) قَدْ يَسْتَحِيْلُ الْهَوَاءُ مَاءً (۱۸) كُوْنُوْا مُسْلِمِيْنَ وَلَا تَعُوْدُوْا كُفَّارًا (۱۹) لَا تَجْلِسْ مَا لَمْ يَجْلِسْ أَبُوْكَ (۲۰) اللّٰهُ فِيْ عَوْنِ عَبْدِهٖ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ أَخِيْهِ (۲۱) إِنَّ الْعَدَاوَةَ تَسْتَحِيْلُ مَوَدَّةً ✦ بِتَدَارُكِ الْهَفَوَاتِ بِالْحَسَنَاتِ (۲۲) لَيْسَ الْعَطَاءُ مِنَ الْفُضُوْلِ سَمَاحَةً ✦ حَتّٰى تَجُوْدَ وَمَا لَدَيْكَ قَلِيْلُ

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱) قَالَتْ [مَرْيَمُ] أَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلَامٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ وَلَمْ أَكُ بَغِيًّا (۲) فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِنْهُ، إِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ (۳) قَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصَارٰى عَلٰى شَيْءٍ وَقَالَتِ النَّصَارٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ (۴) وَقَالُوْا لَنْ نَبْرَحَ عَلَيْهِ عَاكِفِيْنَ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلَيْنَا مُوْسٰى (۵) وَانْظُرْ إِلٰى إِلٰهِكَ الَّذِيْ ظَلْتَ [ظَلَلْتَ] عَلَيْهِ عَاكِفًا (۶) أَوْصَانِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا (۷) فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ (۸) فَلَمَّا أَنْ جَاءَ الْبَشِيْرُ أَلْقَاهُ

۱، ۲، ۳ اور ۴ میں مَا کے معنی ہیں "جب تک" یہ "مَا" ظرفیہ ہے، ۵ "مَا" موصولہ ہے یعنی "جو کچھ"

[اَلْقٰى قَمِيصَ يُوسُفَ] عَلٰى وَجْهِهٖ [عَلٰى وَجْهِ يعقوبَ] فَارْتَدَّ بَصِيْرًا (۹) فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ [تامّه] وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ [تامّه] (۱۰) خَالِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ [تامّه] السَّمٰوَاتُ وَالْاَرْضُ ؞

مشق نمبر ۴۳

ذیل کی عبارت میں افعال ناقصہ اور اِنَّ اور اُس کے اَخَوات کے اسموں اور خبروں کو پہچانو۔ اکثر خبریں جملہ یا شِبْہِ جملہ کی صورت میں پیش کی گئی ہیں ؞

كَانَ النَّاسُ يَظُنُّوْنَ اَنَّ فَنَّ الطَّيَرَانِ نَجَاحُهٗ مُسْتَحِيْلٌ وَصَارُوْا يَسْخَرُوْنَ مِنْ كُلِّ مَنْ يَظَلُّ يَعْمَلُ لِتَحْقِيْقِهٖ لِاَنَّهُمْ يَرَوْنَ اَنَّ الْاِنْسَانَ عَزْمُهٗ مَحْدُوْدٌ، وَاَنَّهٗ لَنْ يَزَالَ عَلٰى حَالَتِهِ الَّتِيْ خُلِقَ عَلَيْهَا مَادَامَ لَمْ يُخْلَقْ كَالطَّائِرِ، وَلٰكِنَّ الْمُخْتَرِعِيْنَ اٰمَالُهُمْ بَعِيْدَةٌ، فَثَابَرُوْا حَتّٰى تَمَّ نَجَاحُ الطَّيَرَانِ، وَاَصْبَحَتِ الطَّيَّارَاتُ مِنْ اَحْسَنِ وَسَائِلِ الْاِنْتِقَالِ، وَاسْتَطَاعَ النَّاسُ اَنْ يَعْبُرُوْا بِهَا الْمُحِيْطَ الْاِطْلَنْطِيَّ مِنْ اَمْرِيْكَا اِلٰى اُوْرُبَّا بِلَا خَوْفٍ كَاَنَّهُمْ فَوْقَ بِسَاطِ سليمانَ

وَاَصْبَحَ حُكَمَاءُ الْاَلْمَانِ سَبَقُوْا حُكَمَاءَ الْعَالَمِ بِاخْتِرَاعِ

طَائِرَةٍ تَطِيرُ بِنَفْسِهَا بِغَيْرِ طَيَّارٍ وَتَذْهَبُ حَيْثُ أُرْسِلَتْ، فَإِنَّهَا مِنْ عَجَائِبِ مَبْلَغِ الْعِلْمِ الْإِنْسَانِيِّ وَصِرْنَا نَعْتَرِفُ أَنَّ فَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ　　(من النحو الواضح بتصرف)

مشق نمبر ۴۴

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) کبھی بخیل سخی ہو جاتا ہے (۲) تم سچے رہو جھوٹ نہ بولو (۳) ہم حاضر تھے اور وہ غائب تھے (۴) کافر [جمع] مسلمان ہو گئے۔ (۵) تم نے کس طرح صبح کی؟ (۶) ہم نے خیریت سے صبح کی (۷) کیا تم [عورتیں] مسلمان نہیں ہو؟ (۸) کیا تم نے تکلیف میں رات گذاری؟ (۹) نہیں ہم نے آرام میں [مُطْمَئِنِّيْنَ] رات گذاری (۱۰) محنتی ہمیشہ عزیز ہوتا ہے (۱۱) ہم ہمیشہ ان کی تلاش کرتے رہے یہاں تک کہ ہم نے انھیں پالیا (۱۲) جب تک تو زندہ رہے نماز مت چھوڑ (۱۳) تم ہمیشہ عافیت میں رہو [دعا ہے] ❖

اَلدَّرْسُ التَّاسِعُ وَالثَّلٰثُوْنَ

اَفْعَالُ الْمُقَارَبَۃِ

۱۔ کَادَ (قریب ہونا)، کَرَبَ (قریب ہونا)، اَوْشَكَ (قریب ہونا)، عَسٰی (اُمید ہے۔ شاید) افعال مقاربہ کہلاتے ہیں۔

تنبیہ ۱۔ کَرَبَ اور اَوْشَكَ قرآن مجید میں استعمال نہیں ہوا ہے۔

۲۔ یہ افعال اکیلے مستعمل نہیں ہوتے بلکہ اُن کے بعد کسی فعل مضارع کا آنا ضروری ہے: کَادَ الطِّفْلُ یَقُوْمُ (قریب ہے کہ بچّہ کھڑا ہو جائے)۔

مذکورہ مثال سے تم سمجھ سکتے ہو کہ افعال مقاربہ بھی افعال ناقصہ کی طرح جملۂ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں۔ فرق یہ ہے کہ افعال مقاربہ کی خبر کی جگہ فعل مضارع کا آنا لازم ہے۔ یہ فعل مضارع اپنے فاعل کے ساتھ جو کہ اکثر ضمیر مُستتر ہوتی ہے جملۂ فعلیہ بن کر خبر واقع ہوتا ہے۔ افعال مقاربہ کا اسم حالت رفعی میں اور خبر حالت نصبی میں سمجھو۔

۳۔ اِن فعلوں کے بعد جو مضارع آتا ہے اُس پر کبھی اَنْ داخل کرتے ہیں کبھی نہیں۔ لیکن عَسٰی اور اَوْشَكَ کے بعد اَنْ کا لانا ہی بہتر ہے: عَسٰی زَیْدٌ اَنْ یَقُوْمَ (قریب ہے کہ زید کھڑا ہو جائے)، کَادَ اور کَرَبَ کے بعد

نہ لانا بہتر ہے ؎

۴۔ عَسٰی اور اَوْشَكَ کے بعد فعل مضارع کو اسم پر مقدم بھی کر سکتے ہیں، عَسٰی اَنْ یَقُوْمَ زَیْدٌ (قریب ہے کہ زید کھڑا ہو جائے)۔ اور کَادَ وغیرہ میں یہ صورت جائز نہیں ؎

۵۔ کَادَ کا مضارع یَکَادُ (خَافَ، یَخَافُ کے جیسا) اور اَوْشَكَ کا یُوْشِكُ ہے۔ اِن دونوں کا ماضی اور مضارع دونوں مستعمل ہیں۔ عَسٰی کا صرف ماضی مستعمل ہے۔ اس کی گردان رَمٰی کی طرح کر لو۔ کَرَبَ کا بھی مضارع مستعمل نہیں ہے ؎

۶۔ شَرَعَ، طَفِقَ، جَعَلَ، قَامَ اور اَخَذَ بھی افعال مقاربہ کی طرح استعمال ہوتے ہیں۔ لیکن اُن کے بعد اَنْ نہیں آتا۔ اِن سب کے معنی ہیں "شروع کرنا" یا "کرنے لگنا": اَخَذَ الطِّفْلُ یَمْشِیْ (بچہ چلنے لگا) ؎

مشق نمبر ۴۵

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:۔

(۱) عَسَی اللّٰهُ اَنْ یَشْفِیَكَ (اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے تندرست کر دے)

(۲) تَکَادُ السَّمٰوَاتُ یَتَفَطَّرْنَ (قریب ہے کہ آسمان پھٹ جائیں)

(۳) اَوْشَكَ اَنْ یُفْتَحَ بَابُ الْمَدْرَسَةِ (قریب ہے کہ مدرسہ کا دروازہ کھولا جائے)

ان کی تحلیل اس طرح کرو:۔

(عَسٰی) فعل مقاربہ،
(اللہ) فعل مقاربہ کا اسم،
(اَنْ) حرف ناصب مضارع،
(یَشْفِیْ) فعل مضارع معروف، منصوب ہے اَنْ کی وجہ سے،
اس میں ضمیر (ھُوَ) مُستتر ہے جو لفظ اللہ کی طرف راجع ہے
اور وہی اس کا فاعل ہے،
(كِ) ضمیر منصوب متّصل، واحد مؤنث مخاطب، مفعول
ہے، اس لئے اسے منصوب المحل کہینگے،
فعل مضارع اپنے فاعل و مفعول سے مل کر جملۂ فعلیہ
ہو کر خبر ہے عسٰی کی محلاً منصوب، عسٰی اپنے اسم و خبر
سے ملکر جملۂ فعلیہ ہوا۔

اِسی طرح دوسرے اور تیسرے جملہ کی تحلیل کرو۔ لیکن خیال رکھو کہ
تیسرے جملہ میں فعل مقاربہ کی خبر مقدّم ہے اور اسم مؤخّر۔

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۷

اَبٰی (یَأْبٰی) انکار کرنا	اَذَابَ (و-ا) پگھلانا
اَحْرَقَ جَلانا	اِشْتَعَلَ (۷) بھڑکنا

أَسْفَرَ (۱) صبح کا خوب اُجالا ہونا

أَقْبَلَ متوجّہ ہونا۔ کسی کی طرف مُنہ کرنا

أَنْفَقَ (۱) خرچ کرنا

بَادَرَ (۳) جلدی کرنا

بَعَثَ (ف) بھیجنا۔ اُٹھانا

تَفَحَّصَ (۴) تلاش کرنا

تَفَطَّرَ (۴) پھٹ جانا

جَرٰی (ض ی) جاری ہونا۔ دوڑنا

خَصَفَ (ض) لپٹانا

طَارَ (ی ض) اُڑنا

فَاقَ (و ن) بڑھ جانا (مرتبہ میں)

فَقِهَ (س) سمجھنا

قَطَفَ (س) توڑنا (پھلوں یا پھولوں کا)

لَامَ (و ن) ملامت کرنا

وَقَعَ (يَقَعُ) گرنا۔ واقع ہونا

أُمْنِيَّةٌ (ج أَمَانِيُّ) آرزو

حَطَبٌ جلانے کی لکڑی

خَيْلٌ (اسم جمع ہے) گھوڑے

دُوْنَ بغیر۔ سوا

مَرْكُوْبٌ سواری

سِبَاقٌ اور مُسَابَقَةٌ (۳) ایک دوسرے سے آگے بڑھنا۔ گھڑ دوڑ

شَابٌّ (ج شُبَّانٌ) جوان

عَادِيٌّ معمولی

غَزَالٌ ہرن

فَرَجٌ کشادگی

فَرَحٌ یا فَرْحَةٌ خوشی

مَقَامٌ مَحْمُوْدٌ جس مقام سے جناب رسولِ خدا قیامت کے روز اللہ تعالےٰ سے شفاعت کی التماس کرینگے

هَوْنٌ وقار۔ نرمی

وَرَقٌ پتہ۔ کتاب کا ورق

وَطْأَةٌ شدّت

مشق نمبر ۱۶۴

(۱) كِدْنَا نَطِيرُ مِنَ الْفَرَحِ (۲) أَوْشَكَتْ أَمَانِيُّ الْكَسْلَانِ تَقْتُلُهُ لِأَنَّ يَدَيْهِ تَأْبَيَانِ الْعَمَلَ (۳) أَخَذَتِ الْلَّوْمُ نَفْسِي (۴) لَمَّا أَسْلَمَ عَمَّارٌ كَانَ كُفَّارُ مَكَّةَ يُحْرِقُونَهُ بِالنَّارِ فَمَرَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَلَ يَمْسَحُ رَأْسَهُ وَيَدْعُوْ لَهُ (۵) كَرَبَ الْحَطَبُ يَشْتَعِلُ لَمَّا عَظُمَتْ وَطْأَةُ الْحَرِّ (۶) يُوْشِكُ الْحَرُّ يُذِيْبُ الْأَجْسَامَ (۷) أَخَذْنَا نُصْلِحُ ثِيَابَنَا وَأَسْلِحَتَنَا (۸) عَسَيْنَ أَنْ يَحْضُرْنَ فِي الْمَدْرَسَةِ لِتَفَحُّصِ أَحْوَالِ أَوْلَادِهِنَّ (۹) تَكَادُ الْمَرْءَةُ تَفُوْقُ زَوْجَهَا فِي الْعِلْمِ (۱۰) إِذَا أَسْفَرَ الصُّبْحُ شَرَعَ الْبُسْتَانِيُّ يَقْطِفُ الْأَزْهَارَ وَالْأَثْمَارَ (۱۱) كِدْنَ يَمُتْنَ مِنْ شِدَّةِ الْأَلَمِ

(۱۲) عَسَى الْهَمُّ الَّذِيْ أَمْسَيْتُ فِيْهِ + يَكُوْنُ وَرَاءَهُ فَرَجٌ قَرِيْبٌ

(۱۳) إِذَا انْصَرَفَتْ نَفْسِيْ عَنِ الشَّيْءِ لَمْ تَكَدْ + إِلَيْهِ بِوَجْهٍ آخِرَ الدَّهْرِ تُقْبِلُ

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱۴) فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ (۱۵) عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا (۱۶) طَفِقَا [آدَمُ وَحَوَّاءُ] يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ (۱۷) عَسٰى أَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ

(۱۸) تَكَادُ السَّمٰوَاتُ يَتَفَطَّرْنَ (۱۹) لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا (۲۰) عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاتِيَنِيْ بِهِمْ جَمِيْعًا (۲۱) قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اَنْ لَا تُقَاتِلُوْا (۲۲) ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَا اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰهَا وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ۔

مشق نمبر ۴۷

تنبیہ۔ ذیل کی عبارت کو صحیح اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو:۔

کان لی حصان عربیّ جمیل المنظر سمّیناہ بالغزال لانّہ کان سریع السّیر، حتّٰی کاد ان یسبق السّیّارات، وکان لایزال یسبق الخیل فی السّباق[1]، وفاز بکثیر من الانعامات، حتّٰی صرت غنیّا بسببہ۔

یومًا رأیتہٗ قد اصبح مریضا واوشك ان یموت، فظلّ قلبی متألّما، وبادرت الٰی علاجہ وانفقت علیہ الف ربّیّۃ لیعود الٰی حالہ السابق، لکن لم یعد صحیحا کما کان اوّلا، وما انفكّت واحدۃ من رجلیہ ضعیفۃ فلم یبق اھلا للمسابقۃ، لکنّہ ما برح یجری جریا[2] عادیّا۔ فلم ازل استعملہ للرّکوب مادام شابّا قویّا۔

[1] گھڑ دوڑ۔ [2] معمولی چال۔

وکان ولدی الصغیر یرکبه فیفرح ویصهل لیسرّ الولد ویمشی به هونا لکیلا یخاف الولد ولا یقع علی الارض۔ وکان یفهم القول والاشارة کالانسان ویفعل ما یقال له، فکانّ ذٰلک الحیوانَ کان یجیبنا بغیر اللّسان۔ وفی السّنة الماضیة مرض ومات فتأسّفنا کثیرا۔ وبعد ذٰلک الحصان ما وجدنا مثله الی الاٰن ٭

اشعار

انّ الغزال حصاننا	قد کان کالانسان
هو کان یفهم قولنا	ویجیب دون لسان
ولد صغیر یرکبه	فیسرّ کالفرحان
یمشی ویصهل فرحة	یجری بالاطمئنان

اَلدَّرْسُ الْأَرْبَعُوْنَ

(۱) اَفْعَالُ الْمَدْحِ وَالذَّمِّ

۱۔ نِعْمَ (دراصل نَعِمَ) مدح (تعریف) کے لئے ہے اور بِئْسَ (دراصل بَئِسَ) مذمت کے لئے۔ ان کا فاعل اکثر معرّف باللّام ہوتا ہے یا وہ اسم جو معرّف باللّام کی طرف مضاف ہو۔ فاعل کے بعد

ایک اور اسم ہوتا ہے جو مقصود بالمدح یا بالذّم ہوتا ہے:
نِعْمَ الرَّجُلُ خَالِدٌ (خالد اچھا مرد ہے) بِئْسَ غُلَامُ الرَّجُلِ عَاصِمٌ (عاصم مرد کا بُرا غلام ہے) اِن مثالوں میں خالد اور عاصم مقصود بالمدح اور مقصود بالذّم ہیں۔ ترکیب میں خالد اور عاصم کو مبتدا مؤخر سمجھتے ہیں اور فعل و فاعل مِل کر خبر مقدّم مانتے ہیں +

۲۔ کبھی فاعل کی جگہ لفظ مَا (بمعنی شَیْءٌ) آتا ہے۔ نِعِمَّا هِیَ (دراصل نِعْمَ مَا هِیَ = اچھی چیز ہے وہ) اور کبھی اسم نکرہ منصوب واقع ہوتا ہے: نِعْمَ رَجُلًا خَالِدٌ (خالد مرد کی حیثیت سے اچھا ہے) اِس صورت میں نِعْمَ کے اندر ضمیر (هُوَ) پوشیدہ ہے اور وہی اس کا فاعل ہے اور رَجُلًا اس کی تمیز واقع ہوا ہے اسی لئے منصوب ہے (تمیز کا بیان چوتھے حصے میں آئیگا) فعل و فاعل اور تمیز ملکر جملۂ فعلیہ ہوکر خبر مقدّم اور خالد جو مقصود بالمدح ہے وہ مبتدا مؤخر ہے۔ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا +

۳۔ کبھی مقصود بالمدح یا بالذّم کو حذف کر دیتے ہیں:
نِعْمَ الْعَبْدُ (یعنی نِعْمَ الْعَبْدُ اَیُّوْبُ = ایوب اچھا بندہ ہے) نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ [اللّٰهُ] (اللہ تعالیٰ اچھا آقا اور اچھا مددگار ہے) +
نِعْمَ کا مؤنث نِعْمَتْ اور بِئْسَ کا بِئْسَتْ ہے: نِعْمَتِ

اَلْاِبْنَۃُ فَاطِمَۃُ وَبِئْسَتِ الْمَرْءَۃُ غَادِرَۃٌ (فاطمہ اچھی لڑکی ہے غادرہ بُری عورت ہے)۔

۴۔ مذکورہ دونوں فعلوں کے باقی صیغے مستعمل نہیں ہیں۔ فاعل کی وحدت، تثنیہ اور جمع کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔

۵۔ حَبَّذَا (اچھا ہے وہ) کو نِعْمَ کے معنی میں اور لَاحَبَّذَا اور سَاءَ کو بِئْسَ کے معنی میں استعمال کرتے ہیں: حَبَّذَا الْاِتِّفَاقُ وَلَا حَبَّذَا (یا سَاءَ) الْاِخْتِلَافُ (اتّفاق اچھا ہے اور اختلاف بُرا ہے)۔

تنبیہ ۱۔ حَبَّ فعل ماضی ہے اور ذَا اسم اشارہ ہے اور وہی فاعل ہے اور اس کا مابعد مقصود بالمدح ہے۔

تنبیہ ۲۔ سَاءَ (بُرا ہونا۔ بُرا لگنا۔ بگاڑنا) عام فعلوں کی طرح بھی مستعمل ہے اور اس کی گردان قَالَ یَقُوْلُ کی طرح ہوتی ہے۔

(۲) صِیْغَتَا التَّعَجُّبِ
تعجّب کے ۲ دو صیغے

۱۔ مَا اَفْعَلَہٗ اور اَفْعِلْ بِہٖ یہ دونوں وزن تعجّب کے معنی میں مستعمل ہیں اور ان دونوں کو صِیْغَتَا التَّعَجُّبِ (تعجّب کے ۲ دو صیغے) کہتے ہیں:

مَا اَحْسَنَہٗ یا اَحْسِنْ بِہٖ (وہ کیا ہی خوبصورت ہے) اِسی طرح ہٗ اور ہٖ کی جگہ بقیہ تمام ضمیریں اور ہر قسم کا اسم ظاھر (مذکّر، مؤنّث،

واحد، تثنیہ یا جمع لگا سکتے ہیں۔ مذکورہ دونوں صیغوں میں ان کے مابعد کے اثر سے کوئی تغیّر نہیں ہوتا۔ مَا اَحْسَنَ رَشِيْدًا (رشید کیا ہی خوبصورت ہے) اور اَحْسِنْ بِرَشِيْدٍ (رشید کیا ہی خوبصورت ہے)۔ مَا اَطْوَلَ الرَّجُلَيْنِ (دو مرد کتنے لمبے ہیں)۔ اَقْصِرْ بِالنِّسَاءِ (عورتیں کتنی کوتاہ ہیں)۔

۲۔ مَا اَحْسَنَ رَشِيْدًا کے لفظی معنی ہونگے "کس چیز نے حَسِین (صاحبِ حُسن) بنایا رشید کو" گویا تعجّب سے ہم خود ہی اپنے آپ کو پوچھتے ہیں۔ مطلب یہ نکلتا ہے کہ "رشید کتنا حَسِین ہے"۔

اَحْسِنْ بِرَشِيْدٍ کے لفظی معنی ہونگے "رشید کو حَسِین سمجھ" یعنی رشید اتنا حَسِین ہے کہ ہر ایک کو حکم دیا جاتا ہے کہ اس کے حُسن کا اعتراف کرے۔ اِس میں ب زائد ہے۔ شاید اسی معنی کی طرف اشارہ کرنے کے لئے بڑھایا گیا ہو۔

تنبیہ ۔ نحویوں نے مذکورہ دونوں صیغوں کے معنوں میں اور ترکیب میں بہت کچھ اختلاف کیا ہے۔ مگر اس ناچیز مؤلف کی سمجھ میں یہی آسان اور ٹھیک معلوم ہوا۔ اس کی ترکیب ابھی مشق نمبر ۴۸ میں لکھی جائیگی۔

۳۔ ماضی کے لئے کَانَ اور مستقبل کے لئے یَکُوْنُ بڑھا کر

بولتے ہیں: مَا كَانَ أَجْمَلَ مَنْظَرَ الرِّيَاضِ (باغ کا منظر کیا ہی خوشنما تھا) مَا يَكُوْنُ أَطْيَبَ مَنْظَرَ الْبَحْرِ (سمندر کا منظر کیا ہی پاکیزہ ہوگا) ÷

۔ ثلاثی مزید یا رباعی سے مذکورہ صیغے نہیں بن سکتے اور ثلاثی مجرّد کے جو مادّے رنگ یا عیب کے معنی میں ہوں اُن سے بھی تعجّب کے مذکورہ دونوں صیغے نہیں بنائے جاتے۔ لیکن ان کے مصدر پر أَشَدَّ یا أَشْدِدْ یا أَعْظَمَ یا أَعْظِمْ لگانے سے یہ معنی پیدا کئے جاسکتے ہیں: مَا أَشَدَّ إِعْزَازَ النَّاسِ لِلْعُلَمَاءِ (لوگ علماء کو کتنی بڑی عزت دیتے ہیں)، أَعْظِمْ بِمُسَابَقَةِ الْمُبَذِّرِ إِلَى الْفَقْرِ (فضول خرچی کرنے والا فقر کی طرف کتنی جلد دوڑتا ہے) مَا أَعْظَمَ حُمْرَةَ وَجْنَةِ الْإِبْنَةِ (لڑکی کا رخسار کیا ہی سرخ ہے) مَا أَشَدَّ عَمَى الْجَاهِلِ (جاہل کیا ہی اندھا ہوتا ہے) ÷

مشق نمبر ۸۴

۔ ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:۔

(۱) مَا أَحْسَنَ رَشِيْدًا

(۲) أَحْسِنْ بِرَشِيْدٍ

اس طرح:۔

(مَا) اسم تعجّب ہے، مبنی، محلًّا مرفوع ہے کیونکہ مبتدا ہے، (أَحْسَنَ) فعل ماضی، مبنی ہے فتحہ پر، اس میں ضمیر (هُوَ)

مُسْتَتِر ہے جو مَا کی طرف راجع ہے وہ فاعل ہے محلاً مرفوع،
(رَشِیْدًا) مفعول ہے اس لئے منصوب
فعل وفاعل ومفعول ملکر جملۂ فعلیہ ہوکر خبر ہے محلاً مرفوع،
مبتدا وخبر ملکر جملۂ اسمیہ ہوا +

(اَحْسِنْ) فعل امر، تعجّب کے لئے ہے، مبنی ہے سکون پر،
اس میں ضمیر اَنْتَ پوشیدہ ہے۔ جو فاعل ہے محلاً مرفوع،
(بِ) حرف جارّ ہے۔ اِس جگہ زائد واقع ہوا ہے،
(رَشِیْدٍ) بظاہر مجرور ہے مگر معنی کے لحاظ سے مفعول ہے اس لئے
منصوب المحل ہے،
فعل تعجّب فاعل اور مفعول کے ساتھ ملکر جملۂ فعلیہ ہوا +

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۸

اَوَّابٌ بہت ہی رجوع ہونے والا خدا کی طرف	رَابِعَۃَ عَشْرَۃَ چودہویں
اَخْفٰی (ا) چھپانا	شِرْکٌ شریک کرنا
اِبْیِضَاضٌ سفیدی (اِبْیَضَّ کا مصدر)	شَفَقٌ غروب آفتاب کے بعد آسمان کے کنارے کی سُرخی
خِیَارٌ ککڑی۔ کھیرا	عَاذِرٌ عذر قبول کرنے والا

عَاذِلٌ ملامت کرنے والا	مَا اَجْوَدَ کیا ہی عمدہ ہے (جَیِّدٌ سے بنا ہے)
عَاقِبَةٌ انجام	مُرْتَفَقٌ آرامگاہ
عَشِيْرٌ دوست رشتہ دار	مُشْرِكٌ اللہ کے ساتھ کسی اور کو خاص صفتوں یا خاص تعظیم میں شریک کرنے والا
قُتِلَ وہ ہلاک کیا جائے (بددعا ہے)	مَقْتٌ غصہ
قُصْوَاءُ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اونٹنی کا نام ہے	مَوْلٰى آقا
مَا اَحْلٰى کیا ہی میٹھا ہے (حُلْوٌ سے بنا ہے)	هَوٰى محبت، عشق، خواہش
مَا اَرْدَءَ کیا ہی ردی ہے (رَدِيْءٌ سے بنا ہے)	

مشق نمبر ۴۹

(۱) نِعْمَ هٰؤُلَاءِ الْاَوْلَادُ مَا اَحْسَنَهُمْ (۲) بِئْسَ هٰذَا الْخِيَارُ مَا اَرْدَاَهُ (۳) نِعْمَ الصِّدْقُ وَنِعْمَتْ عَاقِبَتُهُ وَبِئْسَ الْكِذْبُ وَبِئْسَتْ عَاقِبَتُهُ (۴) حَبَّذَا اِطَاعَةُ الْوَالِدَيْنِ وَلَاحَبَّذَا عِصْيَانُهُمَا (۵) سَاءَتِ الْمَرْءَةُ سَلْمٰى مَا اَقْبَحَهَا (۶) مَا اَسْبَقَ الْفَاسِقَ اِلٰى مَقْتِ اللّٰهِ (۷) مَا اَكْبَرَ مَقْتَ اللّٰهِ عَلَى الْمُشْرِكِ (۸) مَا اَحْسَنَ هٰذِهِ الْمَرْءَةَ وَمَا اَقْبَحَ تِلْكَ الْاِبْنَةَ (۹) هٰذَا الْكِتَابُ سَهْلٌ وَمَا اَسْهَلَهُ وَتِلْكَ الْكُتُبُ صَعْبَةٌ وَمَا اَصْعَبَهَا (۱۰) نِعْمَتِ النَّاقَةُ قُصْوَاءُ مَا اَجْوَدَهَا (۱۱) مَا اَشَدَّ تَكْرِيْمَ

اَلْعُلَمَاءِ وَمَا اَعْظَمَ تَذْلِيلَ الْجُهَلَاءِ (١٢) نِعْمَ الْوَلَدُ اَنْتَ وَمَا اَحْسَنَكَ (١٣) اَعْظِمْ بِعِلْمِهٖ وَاَشْدِدْ بِجَهْلِكَ (١۴) نِعْمَتِ الشَّجَرَةُ نَخْلَةٌ (١٥) مَا اَشَدَّ حُمْرَةَ الشَّفَقِ الْبَارِحَةَ (١٦) مَا يَكُوْنُ اَعْظَمَ ابْيِضَاضَ نُوْرِ الْقَمَرِ فِي اللَّيْلَةِ الرَّابِعَةَ عَشْرَةَ (١٧) اَلْمِدَادُ فِيْ هٰذِهِ الدَّوَاةِ [يا الْمِحْبَرَةِ] اَسْوَدُ مَا اَشَدَّ سَوَادَهٗ (١٨) سَرَّنِيْ مَا سَمِعْتُ وَسَاءَنِيْ مَا رَأَيْتُ

(١٩) اَلَا! حَبَّذَا عَاذِرِيْ فِي الْهَوٰى ✽ وَلَا حَبَّذَا الْعَاذِلُ الْجَاهِلُ

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(٢٠) قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَا اَكْفَرَهٗ (٢١) اَسْمِعْ بِهٖ وَاَبْصِرْ (٢٢) بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَاءَتْ مُرْتَفَقًا (٢٣) نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّهٗ اَوَّابٌ (٢۴) لَبِئْسَ الْمَوْلٰى وَلَبِئْسَ الْعَشِيْرُ (٢٥) بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖ اَنْفُسَهُمْ (٢٦) اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ (٢٧) سِيْئَتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ✽

مشق　　اُردو سے عربی　　نمبر ۵٠

(١) یہ کتاب کیا ہی اچھی ہے (٢) وہ گھوڑا خوبصورت ہے اور کیا ہی خوبصورت ہے (٣) محمود ایک علم والا مرد ہے اور کیا ہی علم والا ہے (۴) شرک بُری چیز ہے اور کتنی بُری ہے (۵) یہ تربوز نکمّا ہے اور کیا ہی

ردی ہے (۶) میری اونٹنی کتنی عمدہ ہے (۷) نماز اچھی چیز ہے اور وہ اللہ کے پاس کیا ہی محبوب ہے (۸) گائے ایک اچھا جانور ہے اور اس کا دودھ کیا ہی مفید ہے (۹) سخاوت اچھی ہے اور اس کا انجام کیا ہی اچھا ہے اور بخل بُری چیز ہے اور اس کا انجام کیا ہی بُرا ہے (۱۰) بُرا ہے فضول خرچ اور بُرا ہے فضول خرچی کا انجام (۱۱) تمھارا لڑکا کیا ہی صالح ہے اور کیا ہی سمجھدار ہے ٭

ش (كِتَابٌ مِنْ تِلْمِيْذٍ إِلَى أَبِيْهِ) نمبر ۱۵

سَيِّدِي الْوَالِدَ الْأَمْجَدَ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُه. بعدَ إِهْدَاءِ وَاجِبِ الْاِحْتِرَامِ أَعْرِضُ لِحَضْرَتِكَ أَنِّي طَالَمَا[1] تَمَنَّيْتُ أَنْ أَكْتُبَ إِلَيْكَ رِسَالَةً تَسُرُّكَ وَأُمِّي الْمُحْتَرَمَةَ وَجَمِيْعَ أَهْلِ الْبَيْتِ. وَحَيْثُ إِنِّي ظَفِرْتُ[2] الْيَوْمَ بِمُنَايَ[3] بَادَرْتُ بِهِ لِمَسَرَّتِكُمْ أَجْمَعِيْنَ.

أَوَّلًا، أَنِّي تَمَّمْتُ بِحَوْلِ اللّٰهِ وَقُوَّتِهِ مَعْرِفَةَ الْأَفْعَالِ وَأَقْسَامِهَا فَالْآنَ أَنَا أَسْتَطِيْعُ أَنْ أَعْرِفَ عَنْ كُلِّ فِعْلٍ زَمَانَهُ وَصِيْغَتَهُ وَقِسْمَهُ وَلِهٰذَا قَدِ ازْدَادَتْ لِي قُوَّةُ[4] الْفَهْمِ وَالتَّكَلُّمِ فِي الْعَرَبِيَّةِ

ثَانِيًا، أُبَشِّرُكُمْ جَمِيْعًا بِغَايَةِ السُّرُوْرِ أَنِّي نِلْتُ بِفَضْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى

[1] عرصہ دراز سے [2] ظَفِرَ (س) کامیاب ہونا۔ [3] مُنیٰ آرزو ٭ [4] طاقت ٭

وَبِبَرَكَةِ دُعَائِكُمْ شَهَادَةَ النَّجَاحِ فِي الْاِمْتِحَانِ وَالْمَزِيْدُ اَنِّيْ صِرْتُ الْاَوَّلَ فِيْ فَصْلِيْ۔

يَا اَبِي الْمُحْتَرَمَ! اِنِّيْ لَا اَقْدِرُ اَنْ اَسْكُتَ عَنْ بَيَانِ قِصَّةِ الْاِمْتِحَانِ وَذٰلِكَ اَنَّهٗ قَدْ اَجْرٰى[1] حَضَرَاتُ الْمُفَتِّشِيْنَ اِمْتِحَانَاتٍ عَلَى الطُّلَّابِ فِي الْمَوَادِّ الَّتِيْ تَلَقَّوْهَا فِيْ مُدَّةِ ثَلٰثَةِ الْاَشْهُرِ الْمَاضِيَةِ، وَاسْتَمَرَّ الْاِمْتِحَانُ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَعْنِيْ[2] قَبْلَ اَمْسِ، وَاَمْسِ وَالْيَوْمَ اِلَى الْعَصْرِ، ثُمَّ بَعْدَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اجْتَمَعَ الْمُفَتِّشُوْنَ وَالْاَسَاتِذَةُ، فَدَعَا الْمُدِيْرُ التَّلَامِذَةَ فَصْلًا بَعْدَ فَصْلٍ وَاَعْلَنَ كُلَّ وَاحِدٍ بِدَرَجَتِهٖ[3] وَنَتِيْجَةِ اِمْتِحَانِهٖ۔

وَلَمَّا جَاءَتْ نَوْبَةُ فَصْلِيْ وَاصْطَفَّ[4] التَّلَامِذَةُ اَعْلَنَ الْمُدِيْرُ اَنِّيْ كُنْتُ الْاَوَّلَ فِيْ فَصْلِيْ۔ فَتَوَجَّهَتْ نَحْوِيْ[5] الْوُجُوْهُ وَشَخَصَتْ[6] اِلَيَّ الْاَبْصَارُ وَرَمَقَنِي[7] الْمُدِيْرُ بِعَيْنِ الرِّضَا وَالسُّرُوْرِ وَقَالَ "اَكْرِمْ بِتِلْمِيْذٍ مُجْتَهِدٍ قَدْ عَرَفَ الْغَرَضَ مِنْ وُجُوْدِهٖ فِي الْمَدْرَسَةِ وَجَعَلَ حُسْنَ مُسْتَقْبَلِهٖ نُصْبَ الْعَيْنِ، نِعْمَ التِّلْمِيْذُ اَنْتَ وَمَا اَعْقَلَكَ، بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ يَا بُنَيَّ وَوَفَّقَكَ لِخَيْرِ الْاَعْمَالِ۔

اَمَّا اَنَا يَا وَالِدِيْ! فَبَقِيْتُ كَاَنِّيْ مَلَكْتُ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَشَرَعَ

---

[1] جاری کرنا [2] عَنٰى يَعْنِيْ قصد کرنا۔ مراد لینا [3] یہاں دَرَجَة کے معنی نمبر کے ہیں [4] اِصْطَفَّ۔ اِصْتَفَفَ (ء) صف باندھنا [5] طرف [6] نظر کی ٹکٹکی بندھ جانا [7] کن انکھیوں سے دیکھنا

قَلْبِي يَرْقُصُ رَكَدْتُ أَطِيْرُ بِالسُّرُوْرِ، وَتَحَوَّلَ تَرَحِي فَرَحًا، وَالْجُرْحُ[۱] الَّذِي كَانَ أَصَابَنِي بِالسُّقُوْطِ[۲] فِي الْإِمْتِحَانِ الْمَاضِي صَارَ مُنْدَمِلًا۔

يَا أَبَتِ! بِمَا أَنَّكَ عَوَّدْتَنِي[۳] عَلَى أَدَاءِ شُكْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ[۴] عِنْدَ كُلِّ نِعْمَةٍ بَادَرْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيِ الشُّكْرِ وَحَمِدْتُ اللهَ كَثِيْرًا عَلَى مَا أَسْبَغَ[۵] عَلَيَّ مِنْ نِعَمِهِ الظَّاهِرَةِ وَالْبَاطِنَةِ۔

وَلِمَا أَنَّ فِي الْمَدْرَسَةِ عُطْلَةً غَدًا وَبَعْدَ الْغَدِ نَطْلُعُ مَعَ الْأَسَاتِذَةِ لِلتَّفَرُّجِ عَلَى الْجِبَالِ الْقَرِيْبَةِ وَنَلْبَثُ هُنَاكَ يَوْمَيْنِ۔ ثُمَّ نَعُوْدُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ۔ إِنَّمَا قَصَصْتُ هٰذِهِ الْقِصَّةَ وَطَوَّلْتُ الْمَكْتُوْبَ لِيَزِيْدَ انْبِسَاطُكُمْ[۶] جَمِيْعًا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ۔

هٰذَا[*] ۔ وَأُهْدِي إِلَى السَّيِّدَةِ الْوَالِدَةِ وَإِخْوَتِي وَأَخَوَاتِي سَلَامًا مَحْفُوْفًا[۷] بِأَشْوَاقِ مُشَاهَدَتِكُمْ[۸] أَجْمَعِيْنَ۔

أَطَالَ اللهُ ظِلَّ عِزِّكَ وَعَاطِفَتِكَ عَلَيَّ وَعَلَى جَمِيْعِ أَهْلِ الْبَيْتِ۔ وَالسَّلَامُ

اِبْنُكَ الْمُطِيْعُ

محمد رفيع

---

۱ جُرْح زخم + ۲ گرجانا۔ فیل ہوجانا + ۳ عَوَّدَ عادت ڈالنا + ۴ صاحب جلال ہونا + ۵ خوب عطا کرنا + ۶ اِنْبِسَاطٌ (۶) خوشی + ۷ خَفَّ (ن) ہر طرف سے لپیٹ لینا + ۸ دیکھنا۔ ملاقات کرنا + * یہ ہے جو کہہ چکا اور اس کے علاوہ ... ...

سوالات نمبر ۱۶

(۱) افعال ناقصہ وتامّہ کی تعریف کرو۔ درس ۳۲ میں افعال ناقصہ کیسے ہیں؟

(۲) افعال ناقصہ کا دوسرا نام کیا ہے اور کیوں ہے؟

(۳) اِنَّ کے اَخَوات کیا ہیں؟

(۴) افعال ناقصہ کا عمل کیا ہے اور اِنَّ اور اُس کے اَخَوات کا عمل کیا ہے یعنی اُن کے اثر سے جملہ اسمیّہ کے اعراب میں کیا تغیر ہوتا ہے؟

(۵) اِنَّ اور کَانَ کے عمل میں فرق کیا ہے؟

(۶) ایسے پانچ جملے بناؤ جن میں کَانَ یا اُس کے اَخَوات کا استعمال ہوا ہو۔

(۷) 〃 〃 〃 〃 اِنَّ 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃

(۸) افعال ناقصہ اور افعال مقاربہ میں کیا فرق ہے؟

(۹) افعال مقاربہ میں کون کون سے فعل کے بعد اَنْ آتا ہے؟

(۱۰) افعال مقاربہ سے دس جملے مرتّب کرو۔ پانچ اَنْ کے ساتھ اور پانچ بغیر اَنْ کے۔

(۱۱) افعال مدح کون سے ہیں اور افعال ذمّ کون کون سے ہیں؟

(۱۲) افعال مدح وذمّ سے دس جملے مرتّب کرو۔

(۱۳) اِن جملوں کی تحلیل کرو :-

قَدْ یُمْسِی الْعَدُوُّ صَدِیْقًا[1]۔ کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ[2]۔ کَادَ الْاَعْدَاءُ[3] یُوَلُّوْنَ اَدْبَارَهُمْ۔ نَعِمَتِ الْبِنْتُ صِدِّیْقَةً[4]۔ عَسَی اَنْ یَنْزِلَ[5] الْحُجَّاجُ عَلَی السَّاحِلِ۔ دُمْتُمْ سَالِمِیْنَ[6]۔ مَا بَرِحْنَا نَتَعَلَّمُ الْقُرْاٰنَ[7]۔ مَا اَجْمَلَ وَجْنَتَیْهِ[8]۔ اَخَذَ الْمُفَتِّشُ (انسپکٹر) یَکْتُبُ اَسْمَاءَ[9] الْاَوْلَادِ۔ نِعْمَ الْعَبْدُ[10]۔ اَعْظِمْ بِعِلْمِ عَلِیٍّ[11]+

(۱۴) ذیل کی عبارت کو اعراب لگاؤ :-

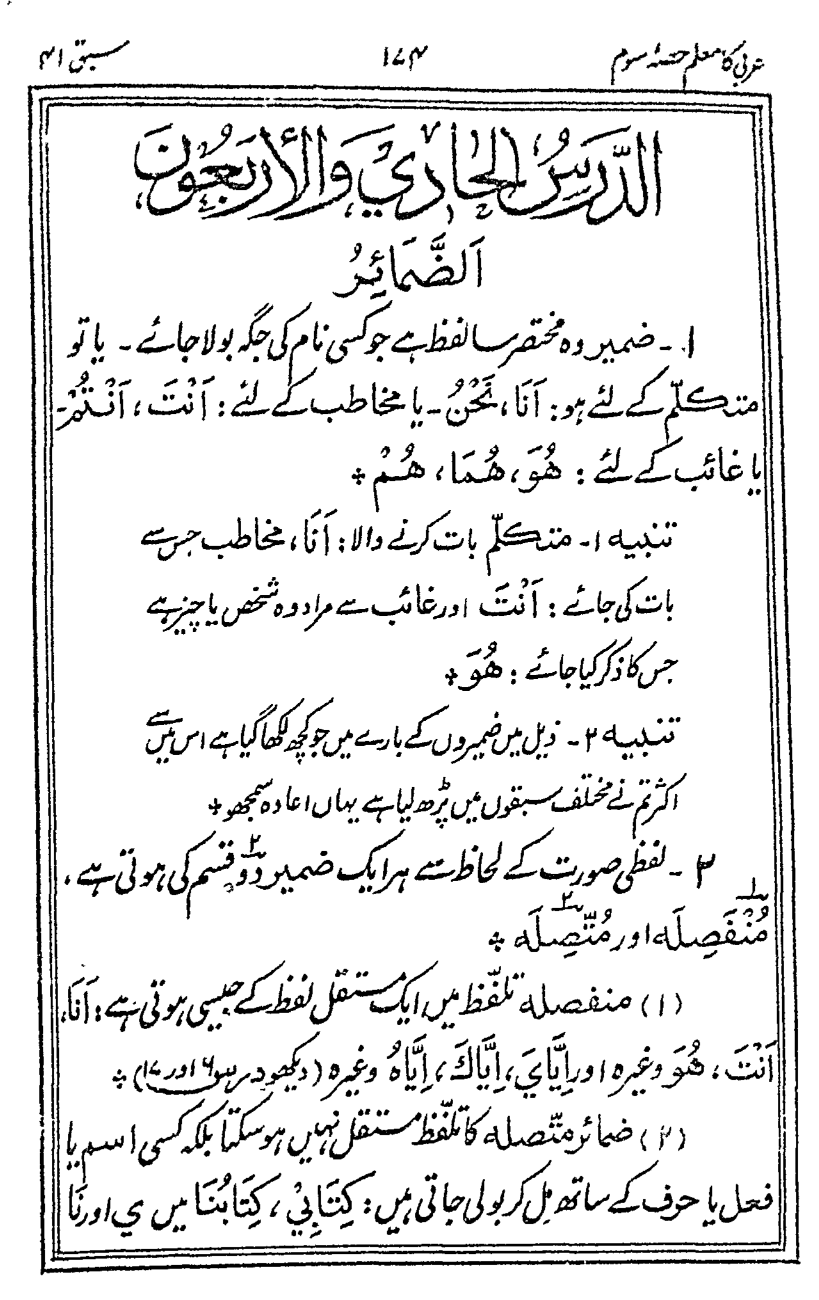
تنبیہ　جو الفاظ سابق میں نہیں گذرے ہیں اُن کے معنی حاشیے پر لکھ دئے ہیں +

کان لاسرة غنیة صبیّ لم تبلغ سنّه خمس سنین، وکان جمیلا وما اجمله۔ فبات لیلة من لیالی الشّتاء بغیر لحاف[1]، فاصبح مریضا بالزّکام والحمّی واوشك ان یموت۔ فظلّ الوالدان مغمومین ودعوا الطبیب، فجاء وشخّص[2]، ثمّ التفت الی ابویه وقال لا بأس ان شاء الله تعالی۔ انما مسّه البرد، سیبرئ[3] بحول الله تعالی الی الغد۔ ثمّ اعطی دواء واشرب[4] المریض شربةً واحدة بیده وذهب

[1] لحاف رضائی + [2] تشخیص کیا + [3] بَرِئَ (س) تندرست ہوجانا + [4] پلایا +

فاضحی الصّبی بعد ساعة قد فتح عینیه وصار ینظر الی ابویه وجعل یتبسّم، ففرحا وفرح جمیع اهل الاسرة، حتّٰی کادوا یطیرون فرحا ویرقصون سرورا۔ ثم اعطوه الدواء کما هداهم الطبیب۔ حتّٰی انّه بفضل الله امسی الصّبیّ صحیحا۔

فحمدوا الله حمدا کثیرا وتصدّقوا اموالا کثیرة فی سبیل الله الذی یشفی المرضٰی ۔



الدَّرْسُ الحَادِي وَالأَرْبَعُونَ

اَلضَّمَائِرُ

۱۔ ضمیر وہ مختصر سا لفظ ہے جو کسی نام کی جگہ بولا جائے۔ یا تو متکلم کے لئے ہو: اَنَا، نَحْنُ۔ یا مخاطب کے لئے: اَنْتَ، اَنْتُمْ۔ یا غائب کے لئے: هُوَ، هُمَا، هُمْ ؛

تنبیہ ۱۔ متکلّم بات کرنے والا: اَنَا، مخاطب جس سے بات کی جائے: اَنْتَ اور غائب سے مراد وہ شخص یا چیز ہے جس کا ذکر کیا جائے: هُوَ ؛

تنبیہ ۲۔ ذیل میں ضمیروں کے بارے میں جو کچھ لکھا گیا ہے اس میں سے اکثر تم نے مختلف سبقوں میں پڑھ لیا ہے یہاں اعادہ سمجھو ؛

۲۔ لفظی صورت کے لحاظ سے ہر ایک ضمیر دو[1] قسم کی ہوتی ہے، مُنْفَصِلَه[1] اور مُتَّصِلَه[2] ؛

(۱) منفصلہ تلفّظ میں ایک مستقل لفظ کے جیسی ہوتی ہے: اَنَا، اَنْتَ، هُوَ وغیرہ اور اِیَّايَ، اِیَّاكَ، اِیَّاهُ وغیرہ (دیکھو درس ۶ اور ۲۱) ؛

(۲) ضمائر متّصلہ کا تلفّظ مستقل نہیں ہو سکتا بلکہ کسی اسم یا فعل یا حرف کے ساتھ مل کر بولی جاتی ہیں: كِتَابِيْ، كِتَابُنَا میں يِ اور نَا

كَتَبْتُ، كَتَبْنَا میں تُ اور نَا - لِيْ، لَنَا میں ي اور نَا +

۳ - ضمائر تو مبنی ہیں - ان پر کوئی اعراب نہیں آسکتا - مگر محلِ اعراب کے اعتبار سے ان کی بھی تین قسمیں ہو جاتی ہیں (۱) مرفوع جو فاعل یا مبتدا واقع ہوں (۲) منصوب جو مفعول ہوں یا اور کسی وجہ سے حالتِ نصبی میں واقع ہوں اور (۳) مجرور جو حرف جرّ کے بعد یا مضاف کے بعد واقع ہوں - مثالیں اوپر کے فقرے میں گذریں +

مرفوع اور منصوب تو متّصل بھی ہوتی ہیں اور منفصل بھی - مگر مجرور صرف متّصل ہوا کرتی ہیں +

۴ - اس طرح ضمائر کی پانچ قسمیں ہو جاتی ہیں :-

(۱) ضمیر مرفوع متّصل وہ ضمیریں ہیں جن سے افعال کے مختلف صیغے بنتے ہیں: كَتَبَ، كَتَبَا، كَتَبُوْا الخ[1] (دیکھو درس ۱۴-۴) اور يَفْتَحُ، يَفْتَحَانِ، يَفْتَحُوْنَ (دیکھو درس ۱۵-۲) +

(۲) ضمیر مرفوع مُنفصل: هُوَ، هُمَا، هُمْ، هِيَ الخ (دیکھو درس ۶) +

(۳) ضمیر منصوب مُتّصل: عَلَّمَهُ، عَلَّمَهُمَا، عَلَّمَهُمْ الخ (دیکھو درس ۱۵-۶) +

(۴) ضمیر منصوب منفصل: إِيَّاهُ، إِيَّاهُمَا، إِيَّاهُمْ الخ (دیکھو درس ۱۵-۶) +

[1] الخ یہ مختصر ہے إِلٰى آخِرِهٖ کا - یعنی یہ گردان آخر تک پڑھو +

(۵) ضمیر مجرور متصل: لَهٗ، لَهُمَا، لَهُمْ۔ کِتَابُهٗ، کِتَابُهُمَا الخ (دیکھو درس ۱۱-۴)

جہاں تک ممکن ہو ضمائر متصلہ کا ہی استعمال کرنا چاہیئے۔ جب متصلہ کا استعمال مشکل ہو یا منفصلہ کے بغیر خاص مقصد حاصل نہ ہوتا ہو تو منفصلہ کا استعمال کرنا پڑتا ہے۔ مثلاً ضمائر مرفوعہ منفصلہ کا استعمال اکثر جملے کے شروع میں ہوتا ہے جہاں ضمیر متصل آ ہی نہیں سکتی: هُوَ رَجُلٌ یا تاکید کے لئے: ذَهَبْتَ أَنْتَ (تو ہی گیا)۔ منصوبہ منفصلہ کا استعمال اکثر تاکید یا تخصیص کے لئے ہوا کرتا ہے: أَعْطَيْتُكَ إِيَّاكَ (میں نے تجھی کو دیا)، إِيَّاكَ نَعْبُدُ (ہم خاص تجھی کو پوجتے ہیں) اور ضمیر مجرور تو منفصل ہوتی ہی نہیں۔

اَلضَّمِيْرُ الْبَارِزُ وَالْمُسْتَتِرُ

ضمائر مرفوعہ متصلہ (جو فعل کے مختلف صیغے بناتی ہیں) دو قسم کی ہیں:-

(۱) بارز [ظاھر] جن کے لئے ظاہر میں کوئی لفظ ہو: کَتَبْتُ میں تُ اور کَتَبْنَا میں نَا، يَكْتُبَانِ میں الف، تَكْتُبِيْنَ میں یِ ضمیر بارز ہیں۔ اور اکثر ضمیریں بارز ہی ہوتی ہیں۔

تنبیہ ۳۔ مضارع کے سات صیغوں میں نونِ اعرابی[1] آتا ہے دد

[1] اعراب کا نون ؛

نہ ضمیر ہے نہ ضمیر کا جزو کیونکہ حالت نصبی اور جزمی میں
وہ نون حذف ہو جاتا ہے (دیکھو درس ۲-۲) +

(۲) مُسْتَتِر [پوشیدہ] وہ ضمیریں ہیں جن کے لئے ظاہر میں کوئی علامت نہیں صرف معنٰی میں ملحوظ ہوا کرتی ہیں: کَتَبَ کے معنی ہیں "اُس نے لکھا" مگر "اُس" کے لئے اس میں کوئی لفظ نہیں ہے۔ یَکْتُبُ "وہ لکھتا ہے یا لکھیگا" یہاں بھی "وہ" کے لئے کوئی لفظ نہیں ہے۔ مان لیا جاتا ہے کہ اِن میں ھُوَ پوشیدہ ہے اور وہ محلاً مرفوع ہے کیونکہ فاعل ہے +

۵۔ ماضی کے دو صیغوں کَتَبَ اور کَتَبَتْ میں اور مضارع کے پانچ صیغوں یَکْتُبُ، تَکْتُبُ [واحد مؤنث غائب]، تَکْتُبُ [واحد مذکر مخاطب]، اَکْتُبُ اور نَکْتُبُ میں ضمیریں "مُسْتَتِر" ہیں۔ امر حاضر اور نہی حاضر کے پہلے صیغے [اُکْتُبْ اور لَا تَکْتُبْ] میں بھی اَنْتَ کی ضمیر مستتر مانی جاتی ہے باقی تمام گردانوں کی ضمیریں بارز ہیں

تنبیہ ۴۔ یاد رکھو کَتَبَتْ میں تْ محض تانیث کی علامت ہے ضمیر کی علامت نہیں ہے۔ باقی صیغوں کی علامتیں تذکیر یا تانیث کے لئے بھی ہیں اور ضمیر کی علامتیں بھی ہیں +

نُوْنُ الْوِقَایَۃِ

۶۔ یائے متکلّم (ضمیر متکلّم کی ی) کے پہلے چند مواقع میں ایک نون

بڑھایا جاتا ہے جسے نون الوقایة (بچاؤ کا نون) کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ لفظ کے آخر کو تغیّر سے بچا لیتا ہے +

ماضي، مضارع اور امر کے کسی صیغے کے آخر میں جب یائے متکلّم لگانے کی ضرورت پڑے، پہلے یہ نون اس ي پر لگا دینا چاہئے : عَلَّمَنِيْ، عَلَّمُوْنِيْ، عَلَّمَتْنِيْ، يُعَلِّمُنِيْ، يُعَلِّمَانِنِيْ، نُعَلِّمُوْنَنِيْ، عَلِّمْنِيْ، عَلِّمِيْنِيْ۔ اس سے ہر ایک صیغے کا آخر تغیّر سے محفوظ رہ جاتا ہے +

بعض حروف کے ساتھ بھی نون وقایہ آیا کرتا ہے یعنی مِنْ[1]، عَنْ اور اِنَّ اور اُس کے اَخوات کے ساتھ بھی آتا ہے : مِنِّيْ (=مِنْ نِيْ)، اِنَّنِيْ، كَاَنَّنِيْ، لَيْتَنِيْ، لٰكِنَّنِيْ (کبھی لٰكِنِّيْ) البتہ لَعَلَّ کے ساتھ بہت کم آتا ہے اکثر لَعَلِّيْ کہا جاتا ہے۔ اِنَّنِيْ کو بھی زیادہ تر اِنِّيْ کہتے ہیں +

ضَمِيْرُ الشَّأْنِ

۸۔ بعض اوقات جملہ کے شروع میں ایک ضمیر لائی جاتی ہے جس کا کوئی مَرْجِعْ نہیں ہوتا۔ یعنی اس سے پیشتر کوئی ایسا لفظ مذکور نہیں ہوتا جس کی طرف یہ ضمیر لوٹے یا اشارہ کرے۔ یہ صرف واحد مذکّر یا مؤنّث کی ضمیر ہوتی ہے۔ ایسی ضمیر کو ضميرالشَّأن یا ضمیرالشّان کہتے ہیں اور مؤنّث ہو تو ضميرالقِصّة کہا جاتا ہے۔ ترجمہ میں اس کے معنی کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور اگر کئے جائیں تو یہ کہہ سکتے ہیں "بات یہ ہے"

[1] مِنْ، عَنْ اور لَيْتَ کے ساتھ نونِ وقایہ لازمی طور پر آتا ہے +

مثلاً هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ (اللہ ایک ہے) فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ (کیونکہ "بات یہ ہے" کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ دل اندھے ہو جاتے ہیں) +

تنبیہ ۴ - بھولنا نہیں عربی زبان میں پہلے مرجع کا ذکر ہو چکتا ہے اس کے بعد ضمیر آیا کرتی ہے اسم اشارہ اس حکم میں شامل نہیں ہے"

ضمیر فاصل

۹ - جب خبر معرفہ ہو اور صفۃ کے ساتھ مشابہت ہونے کا اندیشہ ہو تو مبتدا اور خبر کے درمیان ایک ضمیر مرفوع منفصل بڑھا دینا چاہیئے جس کا صیغہ مبتدا کے مطابق ہو: اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ (بے شک اللہ ہی روزی دینے والا ہے)، اُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں) +

اگر درمیان سے ضمیر نکال لیں تو مرکب توصیفی بن جائیگا اور مطلب ہی بدل جائیگا۔ اسی لئے اس کو ضمیر فاصل یعنی جُدائی کرنے والی کہتے ہیں جو خبر اور صفۃ میں فرق کر دیتی ہے +

اسی طرح خبر کی جگہ اَفْعَلُ التَّفْضِيْل کا صیغہ واقع ہو تو وہاں بھی ایسی ہی ضمیر بڑھائی جاتی ہے: كَانَ حَامِدٌ هُوَ اَفْضَلَ مِنْ خَالِدٍ +

مشق ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو نمبر ۵۲

(۱) اَنْتَ تُکْرِمُنِیْ

(اَنْتَ) ضمیر مرفوع منفصل، واحد مذکر مخاطب، مبتدا ہے

(تُکْرِمُ) فعل مضارع معروف، مرفوع ہے۔ اس میں ضمیر "اَنْتَ" مُسْتَتِر ہے،

(نِیْ) نون وِقایہ کا ہے، (ی) ضمیر منصوب متصل، واحد متکلّم، مفعول ہے، فعل، فاعل اور مفعول ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر۔ یہ جملہ محل رفع میں ہے مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا؛

(۲) اَنُلْزِمُکُمُوْھَا؛ (کیا ہم لپٹا دینگے تم سے وہ چیز؛)

(اَ) حرف استفہام۔ حرف کے لئے اعراب میں کوئی محل نہیں ہوتا

(نُلْزِمُ) مضارع معروف، جمع متکلم، اس میں ضمیر "نحن" مستتر ہے جو فاعل ہے اس لئے محلاً مرفوع ہے

(کُمُوْ = کُمْ) ضمیر منصوب متّصل، جمع مخاطب، مفعول ہے اس لئے محلاً منصوب ہے،

(ھَا) ضمیر منصوب متصل، واحد مؤنث غائب، مفعول ثانی ہے اس لئے محلاً منصوب ہے،

فعل، فاعل اور دونوں مفعول ملکر جملہ فعلیہ استفہامیہ ہوا[1]

---

[1] اَلْزَمَ (۱) لازم کردیا۔ زبردستی کوئی چیز لپٹا دینا یا کسی کے سر منڈھ دینا؛

مشق نمبر ۵۳

ذیل کے جملوں میں مضارع کو ماضی بنا کر ضمیریں پہچانو :۔

(۱) أَنَا أُكْرِمُ الضَّيْفَ (۴) أَنْتُمَا تَنْصُرَانِ الْمَظْلُوْمَ
(۲) نَحْنُ نَلْعَبُ بِالْكُرَةِ (۵) هُنَّ يُحِبْنَ الْمَدْرَسَةَ
(۳) أَنْتِ تُنَظِّفِيْنَ الْحُجْرَةَ (۶) هُمْ يَرْحَمُوْنَ الْيَتَامٰى

۔ذیل کے جملوں میں ماضی کو مضارع سے بدل کر ہر ایک کا فاعل اور ضمیر کی قسمیں پہچانو :۔

(۱) أَعْطَيْتُكَ كِتَابًا (۴) رَجَعْنَا إِلَى الْمَنْزِلِ
(۲) وَهَبْتِنِيْ سَاعَةً (۵) هِيَ لَعِبَتْ بِالْكُرَةِ
(۳) مَنَحْتَنِيْ مِقْلَمَةً (۶) سَافَرْنَ إِلٰى دِهْلِيْ

ذیل کی عبارت میں لفظ نا کون کون سی قسم کی ضمیر واقع ہوا ہے؟

رَبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِيْ لِلْإِيْمَانِ فَآمَنَّا بِهٖ

ذیل کے جملے میں تصرف کر کے واحد مؤنث، تثنیہ وجمع مذکر ومؤنث کی ضمیریں استعمال کرو :۔

هَلْ أَحْضَرْتَ كُتُبَكَ ؟ (کیا تو نے اپنی کتابیں لائیں ؟)

سلسلہ الفاظ نمبر ۳۹

اِسْتَمَعَ (۷) کان لگا کر سننا	اِمْلَاقٌ (۱) مفلس ہونا ۔ مفلسی

أَوْحَىٰ (۱) وحی بھیجنا۔ دل میں کوئی بات ڈال دینا	رَهِبَ (س) ڈرنا
تَجَدَّدَ (۵) نیا ہونا۔ نئی بات پیدا ہونا	شَطَطٌ عقل وانصاف کے خلاف باتیں
تُرَابٌ مٹی	صَرَفَ (ض) پھیر دینا۔ ہٹا دینا
خَشْيَةٌ ڈر	فَشِلَ (س) بزدل۔ کم ہمت ہوجانا
رُشْدٌ ٹھیک بات	نَفَرٌ چند لوگ

مشق نمبر ۵۴

پہچانو کہ ذیل کے جملوں اور اشعار میں کون کون قسم کی ضمیریں آئی ہیں؟

(۱) إِذْ يُرِيكَهُمُ اللّٰهُ فِي مَنَامِكَ قَلِيلًا وَلَوْ أَرَاكَهُمْ كَثِيرًا لَفَشِلْتُمْ (۲) فَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَسْقَيْنَاكُمُوهُ (۳) قُلْنَا لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعْلَىٰ (۴) قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِي ضَلٰلَةٌ وَلٰكِنِّي رَسُولٌ مِنْ رَبِّ الْعٰلَمِينَ (۵) لَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا (۶) إِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَنْ تُخْلَفَهُ (۷) قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِنَ الْجِنِّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهِ (۸) وَأَنَّهُ كَانَ يَقُولُ سَفِيهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا (۹) وَأَنَّهُ كَانَ رِجَالٌ مِنَ الْإِنْسِ يَعُوذُونَ بِرِجَالٍ مِنَ الْجِنِّ (۱۰) إِنَّهُ مَنْ يَأْتِ رَبَّهُ مُجْرِمًا فَإِنَّ لَهُ جَهَنَّمَ (۱۱) لَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ (۱۲) وَإِيَّايَ فَارْهَبُونِ [= فَارْهَبُونِي إِيَّايَ] (۱۳) وَيَقُولُ الْكَافِرُ يٰلَيْتَنِي كُنْتُ تُرَابًا

(۱۴) يَا رَبِّ مَا زَالَ لُطْفٌ مِنْكَ يَشْمَلُنِي ... وَقَدْ تَجَدَّدَ بِي مَا أَنْتَ تَعْلَمُهُ

فَاصْرِفْهُ عَنِّي كَمَا عَوَّدْتَنِي كَرَمًا ... فَمَنْ سِوَاكَ لِهٰذَا الْعَبْدِ يَرْحَمُهُ؟

اَلدَّرْسُ الثَّانِيْ وَالْأَرْبَعُوْنَ

اَلْمَوْصُوْلَاتُ

- اسم موصول[1] ایسا اسم ہے جس کے بعد ایک جملہ آکر مقصود کو متعین کر دیتا ہے۔ اسی لئے اس کا شمار اسماء معرفہ میں کیا جاتا ہے۔ جس جملے سے اس کے معنی کی تعیین ہوتی ہے وہ اس کا صلہ[2]

- اسماء موصولہ حسب ذیل ہیں:-

	مذکر	مؤنث
واحد	اَلَّذِيْ (جو ایک مرد)	اَلَّتِيْ (جو ایک عورت)
تثنیة	اَللَّذَانِ / اَللَّذَيْنِ (جو دو مرد)	اَللَّتَانِ / اَللَّتَيْنِ (جو دو عورتیں)
جمع	اَلَّذِيْنَ (جو بہت مرد)	اَللَّاتِيْ یا اَللَّوَاتِيْ یا اَللَّائِيْ (جو بہت عورتیں)

تنبیہ ۱- اسماء موصولہ سب مبني ہیں- صرف تثنیہ میں عام قاعدے کے مطابق تصرّف ہوتا ہے +

تنبیہ ۲- واحد مذکر و مؤنّث اور جمع مذکّر میں ایک لا لکھتے ہیں باقی میں دو لام- مگر اَللَّائِيْ کو اَلّٰئِيْ بھی لکھتے ہیں۔

[1] موصول = جوڑا ہوا یعنی جوڑ بغیر یہ اسم اپنے معنی نہیں بتلا سکتا + [2] صلہ جوڑ- امداد- انعام +

۲۔ مذکورہ الفاظ کے علاوہ یہ چار لفظ بھی اسماء موصولہ کے معنی میں آتے ہیں :۔

مَنْ (جو شخص) عاقل کے لئے مخصوص ہے مذکر مؤنث دونوں کے لئے

مَا (جو چیز) غیر عاقل کے لئے مذکّر مؤنّث دونوں کے لئے۔

اَيٌّ (جو شخص یا جو چیز) عاقل و غیر عاقل مذکّر کے لئے

اَيَّةٌ (جو شخص یا جو چیز ” ”) مؤنّث کے لئے

تنبیہ ۳۔ مذکورہ چاروں الفاظ اسماء استفہام بھی ہیں (دیکھو درس ۱۲) ؛

تنبیہ ۴۔ اسماء موصولہ کے معنی اُردو میں ”جو، جس، جن، جنھوں، جنھیں، جس کا، جس کی، جس کے، جن کا، جن کی“ وغیرہ محاورے کے مطابق کر لینے چاہئیں۔ اس کے سوا ”وہ، اُس یا اُن“ پہلے بڑھانا پڑتا ہے : رَبُّكَ الَّذِيْ خَلَقَ (تیرا رب ”وہ“ ہے جس نے تجھے پیدا کیا)۔ اُحِبُّ مَنْ يَجْتَهِدُ (میں ”اُس کو“ پسند کرتا ہوں جو محنت کرتا ہے) ؛

۳۔ مَنْ اور مَا اور اَيٌّ اور اَيَّةٌ جملہ میں ہمیشہ مبتدا یا فاعل یا مفعول واقع ہوتے ہیں اور اَلَّذِيْ اور اُس کے تمام صیغے زیادہ تر

صفت واقع ہوتے ہیں اگرچہ مبتدا یا فاعل یا مفعول بھی واقع ہوتے ہیں: مَامَضٰی فَاتَ (جو کچھ گذر گیا وہ ہاتھ سے نکل گیا) اِس مثال میں "مَا" مبتدا ہے۔ فَازَ مَنِ اجْتَهَدَ (کامیاب ہوا وہ جس نے کوشش کی) اِس مثال میں "مَنْ" فاعل واقع ہوا ہے۔ عَلَّمْتُ مَنْ كَانَ شَائِقًا (میں نے اس کو سکھایا جو شائق تھا) اس مثال میں "مَنْ" مفعول ہے۔ يَعِزُّ اَيُّكُمْ يَجْتَهِدُ) عزت پاتا ہے تم میں سے وہ جو کوشش کرتا ہے) اِس مثال میں اَیُّ فاعل ہے۔ يُهَانُ اَيُّكُمْ لَا يَجْتَهِدُ (ذلیل کیا جاتا ہے تم میں سے وہ جو کوشش نہیں کرتا) اس مثال میں اَیُّ مفعول مالم یسم فاعلہ ہے +

۴۔ اسم موصول میں چونکہ اِبْہام (معنی کی غیر تعیین) ہے۔ اس لئے اس کے بعد ایک جملہ لانا پڑتا ہے جو اِبْہام کو صاف کر دے۔ اِس جملہ کو صِلہ کہتے ہیں۔ موصول اور صلہ مل کر جملہ کا کوئی جزو بنتا ہے بغیر صِلہ کے موصول نہ مبتدا ہو سکتا ہے نہ خبر نہ فاعل نہ مفعول صِلہ میں ایک ضمیر ہونی چاہیئے جو موصول کے مطابق ہو۔ اس ضمیر کو عائد[1] کہتے ہیں: اَكْرِمِ الَّذِيْ عَلَّمَكَ وَالَّتِيْ عَلَّمَتْكَ وَاللَّذَيْنِ عَلَّمَاكَ وَاللَّتَيْنِ عَلَّمَتَاكَ وَالَّذِيْنَ عَلَّمُوْكَ وَاللَّاتِيْ عَلَّمْنَكَ وَمَنْ عَلَّمَكَ يَا عَلَّمَتْكَ وَاحْفَظْ مَا تَعَلَّمْتَهٗ +

[1] لوٹنے والا۔ عیادت کرنے والا +

تنبیہ ۳۔ پہلی، دوسری، ساتویں اور آٹھویں مثال میں عائد ضمیر مُسْتَتِر ہے اور بقیہ مثالوں میں عائد ضمیر بارز ہے ؎

تنبیہ ۴۔ مَنْ اور مَا کے بعد عائد کو حذف بھی کر سکتے ہیں جبکہ وہ مفعول ہو۔ هٰذَا مَا رَأَيْتُهُ (یہ وہ ہے جو میں نے دیکھا) کو هٰذَا مَا رَأَيْتُ کہہ سکتے ہیں ؎

تنبیہ ۵۔ یہ بھی یاد رکھو کہ مَنْ اور مَا کے بعد ماضی منفی لانا ہو تو منفی بِلَمْ (دیکھو درس ۲۰-۲) کا استعمال کریں: مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ (جس نے آدمیوں کا شکریہ نہیں ادا کیا اس نے اللہ کا شکریہ نہیں ادا کیا۔ الحدیث)۔ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ (جو اللہ نے چاہا وہ ہوا اور جو نہ چاہا نہ ہوا) ؎

۔ اسم موصول کا موصوف ہمیشہ معرفہ ہونا چاہیئے کیونکہ اسم موصول معرفہ ہوتا ہے: لَقِيتُ الْوَلَدَ الَّذِي تَعَلَّمَ الْكِتَابَةَ (میں اُس لڑکے سے ملا جس نے لکھنا سیکھ لیا ہے) اور جب وہ نکرہ ہو تو موصول کو حذف کر دیتے ہیں: لَقِيتُ وَلَدًا تَعَلَّمَ الْكِتَابَةَ (میں ایک ایسے لڑکے سے ملا جس نے لکھنا سیکھ لیا ہے)۔ دیکھو اس مثال میں وَلَدًا کے بعد الَّذِي کو حذف کر دیا گیا ہے ؎

اسی طرح اَلْقَاهِرَةُ مَدِينَةٌ فِيهَا عَجَائِبُ كَثِيرَةٌ (قاہرہ ایک شہر ہے جس میں بہت سی عجائبات ہیں) اِس مثال میں مَدِينَةٌ کے بعد سے اَلَّتِي

کو حذف کر دیا گیا ہے۔ ایسے جملوں کی ترکیب دیکھو فقرہ ۷ میں ۔

۶۔ اسم فاعل اور اسم مفعول کے ساتھ لام تعریف (اَلْ) اکثر موصول کے معنی میں آتا ہے: اَلضَّارِبُ زَیْدًا بمعنی اَلَّذِیْ ضَرَبَ[1] زَیْدًا (جس نے زید کو مارا)، اَلْمَضْرُوْبُ غُلَامُہٗ بمعنی اَلَّذِیْ ضُرِبَ غُلَامُہٗ، اَلضَّارِبَۃُ بمعنی اَلَّتِیْ ضَرَبَتْ، اَلْمُشَارُ اِلَیْہِمَا بمعنی اَللَّذَانِ اُشِیْرَ اِلَیْہِمَا، اَلْمُشَارُ اِلَیْہِمْ بمعنی اَلَّذِیْنَ اُشِیْرَ اِلَیْہِمْ ۔

مشق نمبر ۵۴

۷۔ ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو :۔

(۱) اَلَّذِیْ یَتَعَلَّمُ یَتَقَدَّمُ (جو سیکھ لیتا ہے وہ آگے بڑھ جاتا ہے)

(اَلَّذِیْ) اسم موصول واحد مذکر کے لئے، مبنی ہے۔

(یَتَعَلَّمُ) فعل مضارع اس میں ضمیر ھُوَ مُسْتَتِر ہے جو موصول کی طرف لوٹتی ہے وہی فاعل ہے اور اسی کو عائد کہتے ہیں

فعل و فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہو کر موصول کا صلہ ہوا،

صلہ موصول ملکر مبتدا، محلًّا مرفوع،

(یَتَقَدَّمُ) فعل مضارع اس میں ضمیر فاعل ہے جو محلًّا مرفوع،

فعل و فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہو کر خبر، محلًّا مرفوع،

مبتدا و خبر ملکر جملۂ اسمیہ ہوا ۔

[1] ماضی کی تخصیص نہیں ہے حسب موقع مضارع کے معنی بھی لئے جا سکتے ہیں ۔

(۲) مَامَضٰی فَاتَ (جو گذر گیا وہ ہاتھ سے نکل گیا)

(مَا) اسم موصول

(مَضٰی) فعل ماضی اِس میں ضمیر ھُوَ پوشیدہ ہے جو موصول کی طرف لوٹتی ہے وہی فاعل ہے،

فعل و فاعل مِلکر جملۂ فعلیہ ہو کر صِلہ ہے موصول کا،

موصول و صِلہ مِلکر مبتدا،

(فَاتَ) فعل ماضی، اِس میں ضمیر ھُوَ مُستتر جو فاعل ہے۔ یہ ضمیر بھی موصول کی طرف لوٹتی ہے،

فعل و فاعل مِلکر جملۂ فعلیہ ہو کر خبر،

مبتدا و خبر مِلکر جملۂ اسمیہ ہوا ؛

(۳) لَقِيْتُ وَلَدًا تَعَلَّمَ الْحِيَاكَةَ (میں ایک ایسے لڑکے سے ملا جس نے بُننا سیکھا ہے)

(لَقِيْتُ) فعل ماضی اس میں ضمیر متکلّم فاعل ہے،

(وَلَدًا) مفعول ہے اور موصوف ہے، منصوب،

(تَعَلَّمَ) ماضی، واحد مذکر غائب، اس میں ضمیر ھُوَ مُسْتَتِر ہے جو موصوف کی طرف لوٹتی ہے۔ وہی فاعل ہے

(الْحِيَاكَةَ) مصدر ہے مفعول واقع ہوا ہے، منصوب ہے،

فعل، فاعل اور مفعول مِلکر جملۂ فعلیہ ہوکر صفۃ ہے ولد کی،
پہلا فعل اپنے فاعل اور مفعول اور اس کی صفت سے مِلکر جملۂ فعلیہ ہوا +

(۴) اَلْمُؤَمَّلُ غَیْبٌ (جس چیز کی توقع کی جاتی ہے وہ پوشیدہ یا نامعلوم ہے)
(اَلْمُؤَمَّلُ) اس میں (اَلْ) بمعنی اَلَّذِیْ اسمِ موصول ہے،
مُؤَمَّلُ بمعنی یُؤَمَّلُ صِلہ ہے موصول کا، اس میں ضمیر هُوَ مُسْتَتِر ہے جو موصول کی طرف لَوٹتی ہے،
موصول اور صلہ مِلکر مبتدا، مرفوع،
(غَیْبٌ) خبر، مرفوع، مبتدا اور خبر مِلکر جملۂ اسمیہ ہوا +

(۵) اِن جملوں کی ترکیب تم خود کرو: هٰذَا الَّذِیْ سَرَقَ، اِحْتَرِمِیْ مَنْ عَلَّمَتْكِ، اَلسَّارِقُ تُقْطَعُ یَدُہٗ

سلسلة الالفاظ نمبر ۴۰

اَتْقَنَ (۱) کسی کام کو خوب عمدگی سے کرنا	اِرْتَابَ (۷-ی) شک کرنا
اِحْتَقَرَ (۷)، اِسْتَحْقَرَ حقیر جاننا	اَسْکَرَ (۱) نشہ سے بیہوش کردینا
اِحْتَاجَ (۷-و) حاجتمند ہونا	اِسْتَوٰی (۱۰-ی) برابر ہونا۔ قابض ہونا

اِنْتَسَبَ (۷) نسبت رکھنا۔ تعلق رکھنا

اِلْتَبَسَ (۷) مشتبہ ہونا۔ شبہ پڑ جانا

اِنْتَصَرَ (۷) مدد دینا۔ غالب ہونا

اَنْفَقَ (۱) خرچ کرنا

بَنٰی (ض ی) بنا کرنا۔ تعمیر کرنا

بَغٰی (ض۔ی) چاہنا۔ تلاش کرنا

جَنٰی (ض ی) اور اِجْتَنٰی پھل پھول توڑنا

حَصَدَ (ن) کھیت کاٹنا

حَمَلَ (ض) بوجھ اٹھانا۔ آمادہ کرنا

رَبّٰی (۲۔و) پرورش کرنا۔ تربیت دینا

رَحُبَ (ک) کشادہ ہونا

زَیَّنَ (۲) سجانا

ضَاقَ (ض۔ی) تنگ ہونا

عَامَلَ (۳) معاملہ کرنا۔ سلوک کرنا

عَلَا (ن۔و) بلند ہونا۔ نرخ چڑھ جانا

غَلَا (ن۔و) مہنگا ہونا مہنگائی

غَنِمَ (س) لوٹنا (۷) غنیمت جاننا

تَطَفَ (ض) پھل پھول توڑنا

کَالَ (ض ی) ناپنا۔ کَیْلٌ ناپ

نَفِدَ (س) ختم ہو جانا۔ ہو چکنا

اُمَّةٌ (ج اُمَمٌ) جماعت۔ قوم

اُنْثٰی (ج اِنَاثٌ) مادہ۔ عورت

بَسَالَةٌ جوانمردی

جَسَدٌ (ج اَجْسَادٌ) بدن۔ جسم

ذَکَرٌ (ج ذُکُوْرٌ) نر۔ مرد

رُقْعَةٌ (ج رِقَاعٌ) چٹھی۔ پیوند

صَانِعٌ (ج صُنَّاعٌ) کاریگر

ضَعِیْفٌ (ج ضُعَفَاءُ) غریب۔ کمزور۔ حقیر

طَلَبَةٌ مُطَالَبَةٌ حق کے ساتھ مانگنا۔ مطالبہ

عِدَّةٌ وہ وقفہ جس کے بعد ایک شوہر سے جدا ہونیوالی عورت کو دوسرا نکاح جائز ہو جاتا ہے

مَجْدٌ بزرگی۔ عزت

مَحِیْضٌ حیض۔ عورتوں کی ماہواری عادت

مَعْرَکَةٌ جنگ ۔ میدان جنگ	مُنْکَرٌ ناپسند بات ۔ اجنبی
مَعْرُوْفٌ پسندیدہ بات ۔ مشہور	رَاشِدٌ راہِ راست پر چلنے والا

مشق نمبر ۵۵

تنبیہ ۶۔ ذیل کے جملوں میں ہر ایک اسم موصول اور اس کے صلہ کو پہچانو اور صلہ میں عائد کیا ہے وہ بتلاؤ ۔ یہ بھی یاد رکھو کہ آئندہ سے آسان موقعوں میں اعراب نہیں لکھا جائیگا تم خود موقع کے مطابق اعراب لگا کر پڑھ لیا کرو +

(۱) اِنَّ بِالْکَیْلِ الّذی تَکِیْلُوْنَ بِہٖ یُکَالُ لکم (۲) اِنَّ الرّجلَیْن اللّذینِ یَتَوَلّیَانِ اَوْقَافَ الْمُسْلِمِیْنَ لَا یَعْلَمَانِ اَنَّ الْاَمْوَالَ الّتی فی اَیْدِیْھِما کیف تُنْفَقُ وَعَلٰی مَنْ تُنْفَقُ (۳) اِنّ ما رَأیتُہٗ منکَ مِنَ الشّجاعَةِ والبَسالةِ اللّتَیْنِ اَظْھَرْتَھما فی الْمَعْرَکَةِ الاخیرة حَمَلَنِی علی تکریمك (۴) اَعْجَبُ مِنَ النّساء اللّٰتِی یُزَیِّنَّ اجسادَھُنّ الفانیةَ ولا یُزَیِّنَّ نفوسھنّ الباقیةَ (۵) اوّلُ مَنْ اَسْلَمَ من الشُّبّانِ ھو ابو بکرِنِ الصّدّیقُ [رضی اللہ عنہ] وھو اوّلُ الخُلَفَاءِ الرّاشدینَ (۶) خلاصةُ ما ذکرہ الاستاذُ اَنّ العملَ بالقراٰن الذی نُزِّلَ علی محمّدٍ یکفینا لِفَلاحِ الدّارَیْنِ (۷) مَنْ زَرَعَ الشّرّ حَصَدَ النّدامةَ (۸) کُنتُ کَمَنْ اَسْکَرَہُ الخَمْرُ

(۹) اَلصَّادِقُ لَا يَذِلُّ وَالْكَاذِبُ لَا يَعِزُّ (۱۰) وَرَدَتْنِي رُقْعَةٌ مَكْتُوبٌ فِيهَا مَا يَأْتِي :- اَيُّهَا التِّلْمِيذُ النَّبِيهُ ! قَدْ قَرُبَ الْاِمْتِحَانُ الَّذِي يُمَيِّزُ الْمُجْتَهِدَ مِنَ الْكَسْلَانِ - فَكُنْ مِمَّنِ اجْتَهَدَ وَفَازَ يَوْمَ الْاِمْتِحَانِ - وَالسَّلَامُ

(۱۱) اِنَّ الَّذِي يُحِبُّ وَطَنَهُ هُوَ مَنْ يَبْذُلُ جُهْدَهُ فِيمَا يَرْفَعُ قَدْرَ اُمَّتِهِ الَّتِي يَنْتَسِبُ اِلَيْهَا، فَالصُّنَّاعُ الَّذِينَ يُتْقِنُونَ اَعْمَالَهُمْ يَخْدِمُونَ وَطَنَهُمْ، وَالنِّسَاءُ اللَّاتِي يُرَبِّينَ اَبْنَاءَهُنَّ عَلَى الْفَضِيلَةِ يَرْفَعْنَ شَأْنَ وَطَنِهِنَّ، وَالتَّلَامِيذُ الَّذِينَ يَجِدُّونَ فِي دُرُوسِهِمْ يَبْنُونَ مَجْدَ اُمَّتِهِمْ ÷

÷

(۱۲) مَا مَضَى فَاتَ وَالْمُؤَمَّلُ غَيْبٌ ÷ وَلَكَ السَّاعَةُ الَّتِي اَنْتَ فِيهَا

(۱۳) اَنَا كَالَّذِي اَحْتَاجُ مَا يَحْتَاجُهُ ÷ فَاغْنَمْ ثَوَابِي وَالثَّنَاءَ الْوَافِي

مشق مِنَ الْقُرْاٰن نمبر ۵۶

(۱) يٰاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ (۲) هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ (۳) وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِن نِسَاءِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ (۴) مَنْ كَانَ فِي هٰذِهِ الدُّنْيَا اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى (۵) مَا اٰتٰكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا (۶) مَا

ل نَبِيهٌ = ہوشیار - بیدار مغز ÷

عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللهِ بَاقٍ (٧) مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيٰوةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (٨) كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ

مشق نمبر ٥٧

(١) مَاهٰذَا الَّذِيْ فِيْ يَدِكَ يَا إِبْرَاهِيْمُ وَمَنْ ذَاكَ الَّذِيْ قَائِمٌ عِنْدَ الْبَابِ؟	يَا أَخِيْ يُوْسُفُ! هٰذَا مَا تَعْلَمُهُ وَذَاكَ مَنْ تَعْرِفُهُ
(٢) وَاللهِ جَوَابُكَ عَجِيْبٌ، مَا فَهِمْتُ مَا تَقُوْلُ	هٰذَا مَا فِيْ يَدِيْ هُوَ الْكِتَابُ الَّذِيْ أَعْطَيْتَنِيْ بِالْأَمْسِ وَذٰلِكَ الْقَائِمُ بِالْبَابِ هُوَ الْخَادِمُ الَّذِيْ أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا قَبْلَ الْأَمْسِ، أَلَسْتَ تَعْرِفُهُ؟
(٣) بَلٰى يَا أَخِيْ أَعْرِفُهُ لٰكِنَّهُ الْتَبَسَ عَلَيَّ الْيَوْمَ لِأَنَّهُ مَا لَبِسَ مَا كَانَ يَلْبَسُ عِنْدَنَا	نَعَمْ! أَعْطَيْنَاهُ لِبَاسًا مِثْلَ مَا نَلْبَسُ وَهٰكَذَا أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
(٤) أَحْسَنْتَ يَا إِبْرَاهِيْمُ! وَأَيْنَ	أَرْسَلْتُ ذَيْنِكَ الرَّجُلَيْنِ اللَّذَيْنِ

ذَانِكَ الرَّجُلانِ اللَّذانِ رَأيْتَهُمَا عندكَ قَبْلَ ساعَتَيْنِ؟	رَأيْتُهُمَا الى حديقتى لِقَطْفِ الأثْمار
(۵) واين ذهب أُولٰئكَ الرِّجالُ الذين كانوا يَسْقُوْنَ الأشْجارَ فى حَدِيْقَتِكُمْ؟	أَبُوْكَ طلب مِنّى أُولٰئكَ الرِّجَالَ لِإصْلاحِ حَدِيقَتِهٖ فَأرْسَلْتُهُمْ إليْهِ لِأُسْبُوْعٍ واحِدٍ
(۶) هٰذا مِن فَضْلِكَ، وماذا تَصْنَعُ أولٰئكَ النِّسْوَةُ اللّٰتى كُنَّ يَعْمَلْنَ فى المَعْمَلِ؟	ارسلتُ تلكَ النِّسوةَ الى مَزَارِعِ القُطْنِ لِيَجْتَنِيْنَ القُطْنَ، وَلِمَ تَسْئَلُ يا يوسفُ عن هٰؤلاءِ الرجالِ والنِّسوةِ، هل لكَ حاجةٌ فيهم
(۷) نعم إلىّ حاجةٌ شديدةٌ فى العُمَّالِ فَإنَّ الامورَ كُلَّها تَكادُ تَفْسُدُ ليس أحَدٌ عندى مَنْ يَحْصُدُ الزَّرْعَ أوْ يعمل فى المَعْمَلِ وليس اجيرٌ يُساعِدُ النَّجّارِيْنَ والبَنّائِيْنَ فى بناءِ بَيْتى	كيف ذٰلك يا اخى! وكان عندكم عَدَدٌ كبيرٌ من العمّال والأُجَراءِ فماذا "يا تُرٰى" أصابَ بِهِمْ؟
(۸) يا اخى! هم كانوا يطلبون أُجْرَةً زائدةً، فما قَبِلْنا طِلْبَتَهُمْ،	يا اخى يوسفُ أصْلَحَكَ اللّٰهُ! كان يَنْبَغِى لَكَ ان تَقْبَلَ مَطَالِبَهُمْ

فَاَضرَبُوا عَنِ العمل

اَلَا تَرٰی کیف غلب الغلاء وعلَتِ الاسواقُ

(۹) واللهِ الْيَوْمَ فَهِمْتُ انّ هٰؤلاءِ المساكينَ الّذين يعملون فى المصانع والمزارع وَيَبْنُوْنَ بُيُوْتَنَا لهم مَدْخَلٌ عظيمٌ فى الاِرْتِقَاءِ وحصولِ الْهَنَاءِ والْاِنتِصارِ على الاَعْدَاءِ

صدقت يا اخى! لَوْلَا هٰؤلاءِ الذين نَحْسِبُهم ضُعَفَاءَ، وَنَحْتَقِرُهُم، لَضَاقَتْ عَلَيْنَا الحيٰوةُ وضَاقَتْ علينا الارض بما رَحُبَتْ، ولهٰذا قال المصلح الاعظم الرسول الاكرم صلى الله عليه وسلم اِبْغُوْنِي فى ضُعَفَاءِكُم، فَاِنَّمَا تُنْصَرُوْنَ، وَتُرْزَقُوْنَ بِضُعَفَاءِكُم۔ اُنْظُرْ! كَيْفَ اَلْحَقَ نَفْسَهُ الشَّرِيفَةَ بِالضُّعَفَاءِ والمساكين العامِلِينَ كَیْ نُكْرِمَهُم ولا نُحَقِّرَهُمْ.

(۱۰) اَعْظِمْ بِهٰذا النّبيّ الاُمّیّ الّذی كان رَحْمَةً لِلْعَالَمِيْنَ حقًّا، ما اَحْكَمَ كَلَامَهٗ وَمَا اَصْدَقَ، كَيْفَ اَقَامَ الْاُمَرَاءَ

صَدَقْتَ واللهِ، فَيَنْبَغِی لَنَا اَنْ نَصْنَعَ بِهِم ما نُحِبّ لِاَنْفُسِنَا وَ نُعامِلَهُم مُعَامَلَةَ الْاِخْوانِ اِذًا تَهْنَأُ الْمَعِيشَةُ وَتَصْلُحُ الامورُ

والضعفاءَ فی صَفٍّ واحدٍ، یا لَیْتَنَا لَوِاتَّبَعْنَاہُ مَا زِلْنَا غالِبِین	وَیَنْسَدُّ بابُ الاِضْرابِ

مشق　　　اُردو سے عربی بناؤ　　　نمبر ۵۸

(۱) قرآن وہ کتاب ہے جو محمدؐ [صلی اللہ علیہ وسلم] پر نازل کی گئی ہے۔ (۲) کیا تو اُن دو مردوں کو دیکھ رہا ہے جو ہماری طرف آرہے ہیں؟ (۳) جس نے کہا لا الٰہ الا اللہ وہ جنت میں داخل ہوگیا (۴) وہ دو لڑکیاں جو مدرسہ جا رہی ہیں وہ میری بہنیں ہیں (۵) وہ عورتیں جو مدرسہ کی طرف جا رہی ہیں وہ اُستانیاں ہیں (۶) مجھے دکھا دے جو تیرے ہاتھ میں ہے (۷) یہ وہ چیز ہے جسے میں پسند کرتا ہوں (۸) وہ اس جیسے ہوگئے جسے شراب نے مدہوش کر دیا ہو (۹) ہم نے جو آپ کا [تیرا] علم دیکھا اس نے ہمیں آپ کی [تیری] تعظیم پر آمادہ کر دیا (۱۰) تیرے پاس عنقریب ایک خط آئیگا جس میں وہ لکھا ہوگا جو آگے آتا ہے :-

بیٹا[۱]! تم جانتے ہو، جس نے کوشش کی وہ کامیاب ہوتا ہے[۲] مجھے اُمید ہے کہ تم نے سالانہ امتحان کی تیاری کرلی ہوگی۔ تمھارا باپ جس نے تمھاری پرورش[۳] کی ہے اسی طرح تمھارے اساتذہ جنھوں نے تمھیں تعلیم دی ہے تمھاری کامیابی کے منتظر ہیں ؛

[۱] یَا بُنَیَّ یا صرف بُنَیَّ ! [۲] عربی میں واحد کا صیغہ استعمال کرو ؛ [۳] رَبَّاکَ ؛

سوالات نمبر ۱۷

(۱) ضمیریں کتنی قسم کی ہیں؟
(۲) ضمیر بارز کیا اور مستتر کیا؟
(۳) ماضی اور مضارع کے کون کون سے صیغوں میں ضمیر مستتر آتی ہے؟
(۴) اعرابی حالت کے لحاظ سے ضمیر کی کتنی قسمیں ہیں اور کون کون سی؟
(۵) اسماء موصولہ کون کون سے الفاظ ہیں؟
(۶) اسماء موصولہ میں کون کون سا لفظ معرب ہے؟
(۷) اسماء موصولہ میں ایسے کون کون سے لفظ ہیں جو اسماء استفہام بھی ہوتے ہیں؟
(۸) صلہ کسے کہتے ہیں اور عائد کیا؟
(۹) ذیل کے جملوں میں خالی جگہ کو ایسے اسم موصول سے پُر کرو جو مناسب ہو۔
يُقَالُ لِلرَّجُلِ .... يُفَصِّلُ الثِّيَابَ وَيَخِيطُهَا خَيَّاطٌ
اَلْمَرْءَةُ .... تَخْدِمُ الْمَرِيضَ يُقَالُ لَهَا مُمَرِّضَةٌ
اَلْخَيَّاطُونَ هُمُ .... يَخِيطُونَ الثِّيَابَ
وَالْاَسَاكِفَةُ هُمُ .... يَصْنَعُوْنَ النَّعْلَ

اشتریت هاتین الکلبتین.　　هما من کلاب الشام
الرجلان .... جاء الک هما اخوا یوسف
النساء .... یعلمن الصبیان والصبیات یقال لهن معلمات

(۱۱) ذیل کے جملوں میں ہر ایک اسم موصول کے صلہ کے لئے مناسب جملہ لکھو

۱- قرأت الکتاب الذی ...
۲- جاء الولد الذی ...
۳- هذان الکتابان اللذان ....
۴- خذ الکتابین اللذین ....
۵- هل یستوی الذین .... والذین
۶- هذه الساعة التی ....
۷- اکلت التفاحتین اللتین ...
۸- أرأیت المعلمات اللاتی .... ؟
۹- احترم من ....
۱۰- کل ما .

(۱۲) ذیل کے جملے میں الفاظ کے صیغوں کو بدل بدل کر دس جملے بناؤ :-

هو الذی علمك

الدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالْاَرْبَعُوْن

اعراب الاسم

۱ - تم نے دسویں سبق میں پڑھ لیا ہے کہ کوئی اسم جب ترکیب میں فاعل یا مبتدا یا خبر واقع ہو (دیکھو درس ۱۰-۲) یا نائب الفاعل واقع ہو (دیکھو درس ۱۴-۶) تو ان صورتوں میں وہ اسم مرفوع (حالتِ رفع میں) ہوتا ہے - اور جب وہ مفعول واقع ہو یا فاعل مفعول کی ہیأت بتلائے (دیکھو درس ۱۰-۲) یا اِنَّ کا اسم یا کَانَ کی خبر ہو (دیکھو درس ۳۷) تو وہ منصوب (حالتِ نصب میں ہوتا ہے) اور جب کوئی اسم حرف جرّ کے بعد واقع یا مضاف الیہ ہو (دیکھو سبق ۱۰-۲) تو مجرور (حالت جرّ میں) ہوتا ہے۔

۲ - اسم کے منصوب ہونے کے اور بھی مواقع ہیں - جن کا ذکر چوتھے حصّے میں بالتفصیل ہوگا - چونکہ ابھی اگلے سبقوں میں ان کی ضرورت پڑیگی اس لئے یہاں بِالْاِخْتِصَار بطور تمہید کے صرف منصوبات کا ذکر کر دیا جاتا ہے

(۱) اَلْمَفْعُوْلُ بِهٖ

۳ - مفعول بہ وہ اسم ہے جو اس ذات کو بتلائے جس پر فاعل کا فعل واقع ہوا ہو: نَصَرَ مَحْمُوْدٌ مَظْلُوْمًا (محمود نے ایک مظلوم کو مدد دی) اس جگہ

محمود کی مدد کا اثر مظلوم پر واقع ہوا ہے اس لئے لفظ مظلوم مفعول بہ کہلائیگا۔

تنبیہ ا۔ پچھلے سبقوں میں تم نے مفعول کا نام بہت جگہ پڑھا ہے۔

وہ یہی مفعول بہ ہے۔

(۲) اَلْمَفْعُوْلُ الْمُطْلَقُ

۴۔ مفعول مطلق ایک مصدر ہے جو اپنے ہی فعل کے بعد تاکید کے لئے یا فعل کی نوعیت یا گنتی بتلانے کے لئے آتا ہے: اِصْبِرْ صَبْرًا جَمِیْلًا (صبر کر اچھا صبر) یہاں صَبْر مصدر ہے اور مفعول مطلق واقع ہوا ہے۔ دَقَّتِ السَّاعَةُ دَقَّتَیْنِ (گھڑی نے دو ٹھوکے لگائے) اس میں دَقَّةٌ مصدر ہے۔

(۳) اَلْمَفْعُوْلُ لَهٗ یا اَلْمَفْعُوْلُ لِاَجْلِهٖ

۵۔ جو مصدر کسی فعل کا سبب بتلانے کے لئے بغیر حرف جرّ کے مستعمل ہو اُسے مفعولٌ لَهٗ یا لِاَجْلِهٖ (جس کے لئے کام کیا گیا ہو) کہتے ہیں وہ بھی منصوب ہوتا ہے: ضَرَبْتُهٗ تَاْدِیْبًا (میں نے اُسے ادب دینے کے لئے مارا) اِس جملہ میں تادیب اَدَّبَ کا مصدر ہے جو مار کا سبب بتلانے کے لئے لایا گیا ہے۔

اگر ضَرَبْتُهٗ لِلتَّاْدِیْبِ کہیں تو مطلب وہی ہوگا مگر ترکیب میں اسے مفعول لہ نہیں کہینگے بلکہ مجرور کہینگے۔

اور اگر اَدَّبْتُهٗ تَاْدِیْبًا کہیں تو معنی ہونگے "میں نے اُسے ادب دیا

ایک ادب دینا" اس لئے وہ مفعول مطلق ہو جائیگا۔ کیونکہ فعل اور مصدر کا مادّہ ایک ہی ہے ؏

(۴) اَلْمَفْعُوْلُ فِیْهِ یا اَلظَّرْفُ

۶۔ مفعول فیہ وہ اسم ہے جو کام کا وقت یا جگہ بتلانے کے لئے جملے میں آیا ہو: حَفِظْتُ الدَّرْسَ صَبَاحًا اَمَامَ الْمُعَلِّمِ (میں نے صبح کو معلم کے سامنے سبق یاد کیا) صباح وقت بتلاتا ہے اور اَمَامَ جگہ بتلاتا ہے۔ مفعول فیہ کو ظرف بھی کہتے ہیں ؏

تنبیہ ۲۔ مَسَاءً، لَیْلًا، یَوْمًا وغیرہ ظرف زمان ہیں۔
فَوْقَ، تَحْتَ، اَمَامَ، خَلْفَ، عِنْدَ وغیرہ ظرف مکان ہیں ؏

(۵) اَلْمَفْعُوْلُ مَعَهٗ

۷۔ مفعول معہ وہ اسم ہے جو واو معیّت کے بعد واقع ہو۔ واو معیّت ایک واو ہے جس کے معنی ہیں "ساتھ"۔ اِس واو کے بعد اسم منصوب ہوتا ہے: ذَهَبْتُ وَالشَّارِعَ الْجَدِیْدَ (میں نئی سڑک کے ساتھ ساتھ چلا گیا)۔ اس مثال میں الشارع کو مفعول معہ کہینگے۔ اس مثال میں واو معیّۃ ہی کے معنی بن سکتے ہیں۔ اگر واو عطف (جس کے معنی ہیں "اور") اِس جگہ سمجھا جائے تو معنی ہونگے "میں گیا اور نئی سڑک گئی" یہ معنی بالکل بے تکے ہو جائینگے ؏

تنبیہ ۳۔ مفعول معہ اسی ترکیب میں متعین ہوگا جہاں واو عطف کے معنی نہ بن سکتے ہوں اگر واو عطف اور واو معیّۃ دونوں کے معنی موزوں ہو سکتے ہیں تو واو کے بعد نصب بھی پڑھ سکتے ہیں اور حسب موقع اعراب بھی لگا سکتے ہیں: جاءَ الامیرُ والجندَ یا وَالجُندُ دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔ معنی ہونگے "سردار لشکر کے ساتھ آیا" یا "سردار اور لشکر دونوں آئے" مگر تَضَارَبَ زَیْدٌ وَعَمْرٌو (زید اور عمرو نے باہم مارپیٹ کی) جیسی مثالوں میں واو عطف ہی ہو سکتا ہے[1] +

تنبیہ ۴۔ کلام عرب میں مفعول معہ بہت ہی کم آیا ہے +

(۶) اَلْمُسْتَثْنٰی بِاِلَّا (اِلَّا کے ذریعے اِستِثنا کیا ہوا)

۸ - وہ اسم ہے جو اِلَّا کے بعد مذکور ہو تاکہ اسے ماقبل کے حکم سے الگ کر دیا جائے: جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا (لوگ آئے مگر زید) یہاں زید کو قوم سے الگ کر دیا گیا ہے۔ قوم کو مستثنٰی منہ اور زید کو مستثنٰی کہا جائیگا۔

مستثنٰی منہ مذکور ہو اور کلام مُثْبَت ہو تو اِلَّا کے بعد ہمیشہ مستثنٰی منصوب ہوتا ہے، جس کی مثال اوپر گذری۔ اور اگر کلام مَنْفِی ہو تو نصب بھی پڑھ سکتے ہیں اور حالت کے مطابق اور اعراب بھی لگا سکتے ہیں: مَاجَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا بھی کہہ سکتے ہیں اور حالتِ فاعلی کی وجہ سے اِلَّا زَیْدٌ بھی کہہ سکتے ہیں۔ اور مستثنٰی مذکور نہ ہو تو حالت کے مطابق

[1] کیونکہ ایسے فعلوں میں دونوں فاعل ہوتے ہیں، دو کی شرکت بغیر فعل کا وقوع ناممکن ہے +

اعراب ہوگا۔ اس میں اِلَّا کا کوئی دخل نہ ہوگا : ماجاء اِلّا زیدٌ ، مَا ضَرَبْتُ اِلَّا لِصًّا ؞

تنبیه ۵- استثنا کے لئے لفظ غَیْرُ اور سِوٰی بھی آتا ہے۔ ان کے بعد مستثنٰی مجرور ہوا کرتا ہے اور خَلَا اور عَدَا بھی استعمال کرتے ہیں ان کے بعد بھی اکثر مجرور ہوتا ہے۔ تفصیل چوتھے حصے میں آئیگی ؞

(۷) اَلْحَالُ

۹- حال وہ اسم نکرہ ہے جو کسی فعل کے وقوع کے وقت فاعل یا مفعول کی جو ہیئت (حالت) ہو وہ ظاہر کر دے ۔ جاءَ الامیرُ مَاشِیًا (سردار چلتا ہوا آیا) ؞

۱۰- حال کی شناخت یہ ہے کہ وہ "کس طرح" یا "کس حالت میں" کے جواب میں بولا جائے جیسا کہ اوپر کی مثال میں پوچھا جائے کہ امیر کس حالت میں آیا؟ تو جواب ہوگا پیدل چلتا ہوا آیا ؞

۱۱- جس کا حال بیان کیا جائے اُسے ذوالحال (صاحبِ حال) کہتے ہیں۵؎ اس وقت حال اور ذوالحال کے درمیان ایک رابط (جوڑنے والے) کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ رابط اکثر واو ہوتا ہے جسے واو حالیہ کہتے ہیں : لَا تَأْكُلْ وَالطَّعامُ حارٌّ (مت کھا جبکہ کھانا گرم ہو) یا ضمیر ہوتی

۵؎ : اردو میں حال کبھی جملہ بھی ہوا کرتا ہے۔

ہے: جَاءَ الْخَلِيلُ يَضْحَكُ (خلیل ہنستا ہوا آیا) اس فعل میں ھُوَ کی ضمیر مُسْتَتِر ہے جو فاعل بھی ہے اور رابط بھی۔ یہ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہے۔ کبھی واو اور ضمیر دونوں رابط کا کام دیتے ہیں: جَاءَ الرَّشِيدُ وَهُوَ يَضْحَكُ (رشید ہنستا ہوا آیا) یہاں "ھُوَ" مبتدا ہے اور "يَضْحَكُ" جملہ فعلیہ ہو کر اس کی خبر ہے۔ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہو کر حال ہے فاعل (رشید) کا، محلاً منصوب ÷

(۸) اَلتَّمْيِيْزُ

۱۲۔ تَمْيِيْز وہ اسم ہے جو ایک مُبْہَم چیز کے مطلب کی تعیین کر دے: رِطْلٌ زَيْتًا (ایک رطل تیل) یہاں رِطْلٌ اسم مُبْہَم ہے جو بہتیری چیزوں کے لئے بولا جا سکتا ہے۔ زَيْتًا کہنے سے تمام چیزیں الگ ہو کر صرف تیل کی تعیین ہو گئی ÷

۱۳۔ تمییز کو مُمَيِّز (الگ کرنے والا) بھی کہتے ہیں اور جس میں سے اِبْهَام دُور کرے اُسے مُمَيَّز (جس میں سے الگ کیا گیا ہو) کہتے ہیں ÷

۱۴۔ مُمَيَّز عموماً عدد، وزن، ماپ یا پیمانے کے نام ہوا کرتے ہیں: اشْتَرَيْتُ عِشْرِيْنَ كِتَابًا وَمَنًّا سَمْنًا (گھی) وَصَاعًا[1] بُرًّا (گیہوں) ÷

۱۵۔ بعض جملوں میں بھی ابہام ہوا کرتا ہے: کوئی کہے اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ (میں تجھ سے زیادہ ہوں)۔ اِس میں معلوم نہیں ہوتا کہ کس حیثیت سے یا کس لحاظ

[1] صاع۔ ملک عرب کا ایک پیمانہ ہے

سے زیادہ ہے۔ جب کہینگے مَالًا یا عِلْمًا تو مطلب متعیّن ہو جائیگا کہ مال کی رُو سے یا علم کے اعتبار سے زیادہ ہے ؎

۱۶۔ تمییز کی شناخت یہ ہے کہ "کیا چیز" یا "کس چیز میں سے" یا "کس حیثیت سے" کے جواب میں واقع ہو ؎

۱۷۔ تمام تمییزیں تو منصوب ہوتی ہیں مگر اسماءِ عدد کی بعض تمیزیں مجرور ہوتی ہیں۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ثَلَاثَةٌ سے عَشَرَةٌ تک کی تمییز مجرور اور جمع ہوتی ہے۔ اَحَدَ عَشَرَ (۱۱) سے تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ (۹۹) تک کی تمییز منصوب اور واحد ہوتی ہے، مِئَةٌ (۱۰۰) اور اَلْفٌ (۱۰۰۰) کی مجرور اور واحد ہوتی ہے ؎

تنبیہ ۶۔ اسماءِ عدد کا خوب مفصّل بیان ابھی چوتھے حصّے کے شروع میں آئیگا اور تمام مرفوعات، منصوبات اور مجرورات کی مزید تشریح بھی چوتھے حصّے میں ملیگی ؎

(۹) اَلْمُنَادٰی

۱۸۔ منادٰی وہ اسم ہے جو حرف نِدا (یَا، اَیَا وغیرہ) کے بعد واقع ہو۔ منادٰی کا کچھ بیان حصّۂ اوّل سبق ۱۱ میں پڑھ چکے ہو ؎

۱۹۔ منادٰی بھی منصوب ہوتا ہے۔ مگر اس وقت جبکہ مضاف ہو: یَا عَبْدَ اللّٰهِ (اے خدا کے بندے) یا مضاف کے مشابہ ہو: یَا طَالِعًا

حَبَلًا (اے پہاڑ کے چڑھنے والے) یہی مطلب یا طَالِعَ الْجَبَلِ سے سمجھا جاتا ہے یا نکرہ غیر مقصودہ جیسے کوئی اندھا بغیر تخصیص کے پکار کر کہے یا رَجُلًا خُذْ بِیَدِیْ (اے آدمی میرا ہاتھ تھام لے)

۲۰۔ اگر منادیٰ مفرد ہو (یعنی مضاف نہ ہو) تو وہ حالت رفعی میں مبنی سمجھا جاتا ہے پھر وہ اسم عَلَم ہو یا نکرہ مقصودہ ہو خواہ واحد ہو خواہ تثنیہ جمع: یَاحَامِدُ، یَارَجُلُ، یَارَجُلَانِ، یَامُسْلِمُوْنَ +

۲۱۔ حرف ندا کبھی حذف بھی کر دیتے ہیں: یُوْسُفُ! اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا۔ یَارَبِّیْ کو صرف رَبِّ اکثر بولتے ہیں: رَبِّ هَبْ لِیْ مُلْكًا +

تنبیہ ۷۔ تم نے پہلے ہی سبق میں پڑھ لیا ہے کہ حرف ندا نکرہ پر داخل ہو تو وہ معرفہ ہو جاتا ہے بشرطیکہ نکرہ مقصود ہو +

تنبیہ ۸۔ منادیٰ کے بعد ایک جملہ آتا ہے جسے جواب ندا کہتے ہیں منادیٰ اور جواب نِدا مل کر جملہ ندائیہ انشائیہ ہوتا ہے کبھی جوابِ ندا کو منادیٰ پر مقدم بھی کر دیتے ہیں: اِغْفِرْ لِیْ یَااَللّٰهُ۔

یہ بھی یاد رکھو کہ یَااَللّٰهُ کی جگہ اَللّٰهُمَّ بھی کہا جاتا ہے +

(۱۰) المنصوبُ بِلاَ لِنفْیِ الجِنْس

۲۲ - جنس کی نفی کے لئے جب لَا کا استعمال ہو تو اس کے بعد نکرہ کو فتحہ (ایک زبر) پر مبنی سمجھا جاتا ہے : لَا رَجُلَ فِی الْبَیْتِ (گھر میں مرد کی جنس سے کوئی بھی نہیں ہے یعنی کوئی مرد نہیں ہے)۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ (کوئی طاقت ہے نہ کوئی قوت ہے مگر اللہ [کی مدد] سے)

مگر مضاف یا شِبْہِ مضاف ہو تو اسے مُعْرَب سمجھا جاتا ہے اور نصب پڑھا جاتا ہے : لَا طَالِبَ عِلْمٍ مَحْرُوْمٌ۔ لَا سَاعِیًا فِی الْخَیْرِ مَذْمُوْمٌ (بھلائی میں کوئی کوشش کرنے والا مذموم نہیں ہوتا)۔ ایسے لَا کے بعد تثنیہ و جمع بھی حالتِ نصبی میں ہونگے : لَا مُتَّحِدَیْنِ مَغْلُوْبَانِ (کوئی بھی دو باہم اتحاد رکھنے والے مغلوب نہیں ہوتے)۔ لَا مُخْتَلِفِیْنَ مَنْصُوْرُوْنَ (کوئی باہم اختلاف رکھنے والے فتحمند نہیں ہوتے) +

تنبیہ ۹ - اِنَّ اور اس کے اَخَوَات کا اسم اور کَانَ اور اس کے اخوات کی خبر بھی منصوبات میں داخل ہیں جن کا ذکر سبق ۳ میں گذر چکا ہے +

تنبیہ ۱۰ - مرفوعات و منصوبات کا مفصّل بیان چوتھے حصے میں آئیگا +

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۴۱

اَبْشَرَ (بِہٖ) خوش خبری پانا۔ خوش ہونا	تَمَکَّنَ (مِنْہُ) قابو پالینا۔ قادر ہونا
اِسْتَکْبَرَ (۱۰) تکبّر کرنا	حَاسَبَ (اس کا مصدر مُحَاسَبَۃٌ یا حِسَابٌ) حساب لینا دینا
اَقْبَلَ (۱) سامنے آنا	صَادَفَ (۲) پانا۔ ملنا
اَنِسَ (س) مانوس ہونا	عَاشَ (ض۔ی) زندگی گذارنا
تَرَبّٰی (۴۔و) پرورش پانا	وَدَّعَ رخصت کرنا۔ چھوڑ دینا
اَزَالَ (۱۔و) دُور کرنا۔ مٹا دینا	عَشِیْرَۃٌ (ج عَشَائِرُ) قبیلہ۔ کُنبہ
اَبَدًا ہمیشہ	عِفَّۃٌ پاکدامنی
اَسِفٌ افسوس کرنے والا	عَیْشٌ زندگی
تَحْتَ نیچے	قَمْحٌ گیہوں
ثِقَۃٌ (مصدر ہے وَثِقَ کا) بھروسہ کرنا	مُرَاعَاۃٌ و رِعَایَۃٌ رعایت کرنا خیال کرنا
جُبْنٌ بُزدلی۔ کم ہمتی	مَعْہَدٌ (ج مَعَاھِدُ) مقام
دَاءٌ بیماری	مَوْرِدٌ (ج مَوَارِدُ) گھاٹ۔ پانی کی جگہ
دَھْرٌ زمانہ	نَجَاحٌ کامیابی
ذِرَاعٌ (ج اَذْرُعٌ) گز	نَمِرٌ (ج نُمُوْرٌ و نِمَارٌ) چیتا
رَءُوْفٌ بڑا نرمی کرنے والا	مَلْاٰنُ (غیر منصرف ہے) بھرا ہوا
صَوْنٌ (مصدر ہے صَانَ کا) بچانا	ظَمْاٰنُ (غیر منصرف ہے) پیاسا

مشق نمبر ۵۹

ذیل میں ہر قسم کے منصوبات کی مثالوں کو غور سے دیکھو

۱۔ مفعول مطلق کی مثالیں :۔

لَعِبَ خَالِدٌ لَعِبًا ۔ كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ۔ تَدُوْرُ الْاَرْضُ دَوْرَةً فِي الْيَوْمِ ۔ يَثِبُ النَّمِرُ وُثُوْبَ الْاَسَدِ ۔ يَعِيْشُ الْبَخِيْلُ عَيْشَ الْفُقَرَاءِ وَيُحَاسَبُ حِسَابَ الْاَغْنِيَاءِ ؎

۲۔ مفعول لہ کی مثالیں :۔

اِخْتَرْتُ الْخَلِيْلَ ثِقَةً بِاَمَانَتِهٖ وَاعْتِمَادًا عَلٰى عِفَّتِهٖ وَاحْتَرَمْتُهٗ مُرَاعَاةً لِفَضْلِهٖ ۔ يَجُوْبُ النَّاسُ الْبِلَادَ ابْتِغَاءً لِلرِّزْقِ وَطَلَبًا لِلْعِلْمِ وَالْمَجْدِ ؎

۳۔ مفعول فیہ یعنی ظرف زمان وظرف مکان کی مثالیں :۔

عَاشَ نُوْحٌ دَهْرًا وَدَعَا قَوْمَهٗ لَيْلًا وَنَهَارًا فَمَا اَجَابُوْهُ وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا (مفعول مطلق ہے)۔ وَضَعْتُ الْكِتَابَ فَوْقَ الطَّاوِلَةِ وَالْحِذَاءَ تَحْتَهَا ۔ سِرْتُ مِيْلًا مَاشِيًا وَمِئَةَ مِيْلٍ بِالسَّيَّارَةِ وَاَلْفَ مِيْلٍ بِالطَّيَّارَةِ ؎

۴۔ مفعول معہ کی مثالیں ۔ ذیل کی مثالوں میں واو معیّۃ ہی ہو سکتا ہے :۔

سِرْتُ وَطُلُوْعَ الْفَجْرِ (میں طلوع فجر کے ساتھ ہی چلا یعنی فجر طلوع ہوتے ہی

میں چل پڑا)۔ حَضَرَ خالِدٌ وغروبَ الشمسِ۔ سَارَ التِلمیذُ والکتابَ أذهبَ والشارعَ الجدیدَ۔ اِن مثالوں میں واوعطف کے معنی بن نہیں سکتے کیونکہ سِرتُ وطلوعَ الفجرِ میں واوعطف ہو تو معنی ہونگے "میں نے اور طلوع فجر نے سیر کی" یہ بے تکی بات ہوجائیگی

ذیل کی مثالوں میں واو معیّۃ بھی ہوسکتا ہے اور واوعطف بھی سَافَرَ خالدٌ وأخاه (یا وأخوهُ)۔ حَضَرَ القائدُ والجُندَ (یا والجُندُ) بَحثت سُعَادُ[ع] وأختَها (یا وأختُها)۔ جاء السیّدُ وخادِمَه (یا وخادِمُهُ)

ذیل کی مثالوں میں ایسے فعل ہیں جن کا وقوع دو شریکوں کے بغیر ناممکن ہے اس لئے ان میں واوعطف ہی آسکتا ہے۔ اسی لئے ان میں مفعول معه نہیں بن سکتا: تعانقَ خالدٌ وأخوهُ۔ تخاصمَ أحمدُ وحسنٌ۔ إشترکَ فی التجارۃ نجیبٌ ومحمّدٌ

حال کی مثالیں:—

عَادَ الجیشُ ظافِرًا۔ لا تَشرَبِ الماءَ کَدِرًا۔ أقبلَ المظلومُ باکِیًا اِذا اجتهدَ الطالبُ صغیرًا سادَ کبیرًا۔ رَجَعَ موسیٰ اِلی قومِهٖ غضبانَ أسِفًا۔ قابلتُ القاضیَ راکِبَینِ[له]۔ لا تَحکُم

[له] راکِبَینِ فاعل ومفعول دونوں کی حالت بتلاتا ہے یعنی میں قاضی سے ملا جبکہ دونوں سوار تھے +

[ع] لڑکی کا نام ہے ؛

وَاَنْتَ غَضْبَانُ

اَلْمُسْتَثْنٰی بِاِلَّا کی مثالیں۔ ذیل کی مثالوں میں مستثنیٰ منہ مذکور ہے اور کلام مثبت ہے اسے کلامِ تامّ مثبت کہتے ہیں اس میں مستثنیٰ کا نصب متعیّن ہے :۔

لِکُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ اِلَّا الْمَوْتَ ۔ فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِیْلًا ۔ اَثْمَرَتِ الْاَشْجَارُ اِلَّا شَجَرَةً ۔ فَرَّ اللُّصُوْصُ اِلَّا وَاحِدًا

کلام تامّ منفی۔ اس میں نصب بھی جائز ہے اور حسب حالت اعراب بھی:۔

لَمْ يَرْبَحْ اَحَدٌ اِلَّا الْمُجْتَهِدَ (یا اِلَّا الْمُجْتَهِدُ)۔ لَمْ يَسْمَعُوا النُّصْحَ اِلَّا بَعْضَهُمْ (یا اِلَّا بَعْضُهُمْ)۔ لَمْ يُقْطَعِ الْاَشْجَارُ اِلَّا شَجَرَةً (یا شَجَرَةٌ)

ذیل کی مثالوں میں کلام منفی ہے اور مستثنیٰ منہ مذکور نہیں ہے ان میں مستثنیٰ کا اعراب موقع کے مطابق ہوگا۔ اس میں اِلَّا کا کوئی عمل دخل نہیں ہے :۔

مَا حَضَرَ فِي الْمَدْرَسَةِ اِلَّا تِلْمِيْذٌ ۔ لَمْ يَرْبَحْ اِلَّا الْمُجْتَهِدُ۔ لَا تُصَاحِبْ اِلَّا الْاَخْيَارَ۔ لَا يَقَعُ فِي السُّوْءِ اِلَّا فَاعِلُهُ ۔ لَمْ يُقْطَعْ اِلَّا شَجَرَةٌ

تمییز کی مثالیں۔ تول، ماپ اور پیمائش کے پیمانوں کی تمیز:۔

عِنْدِیْ مَنٌّ سَمْنًا وَرِطْلَيْنِ عَسَلًا وَصَاعٌ قَمْحًا وَذِرَاعٌ حَرِيْرًا

عدد کی تمییز:۔
عِنْدِیْ اَحَدَ عَشَرَ شَاۃً وَخَمْسَۃَ عَشَرَ دَجَاجَۃً وَثَلٰثُوْنَ دِیْنَارًا۔

جملوں کی تمییز:
طَابَ الْمَکَانُ ھَوَاءً۔ حَسُنَ الْغُلَامُ کَلَامًا۔ اَلذَّھَبُ اَکْثَرُ مِنَ الْفِضَّۃِ وَزْنًا وَقِیْمَۃً۔ اَلْاَنْبِیَاءُ اَصْدَقُ النَّاسِ کَلَامًا۔

مُنادیٰ کی مثالیں (منادیٰ مضاف کی مثالیں)
یَا عَبْدَ اللّٰہِ لَا تَعْبُدْ غَیْرَ اللّٰہِ۔ یَا سَیِّدَ الْقَوْمِ کُنْ خَادِمًا لِقَوْمِکَ۔ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ۔

(منادیٰ مشابہ بالمضاف کی مثالیں)
یَا سَامِعًا دُعَاءَ الْمَظْلُوْمِ۔ یَا سَاعِیًا فِی الْخَیْرِ۔ یَا رَءُوْفًا بِالْعِبَادِ

(منادیٰ نکرہ غیر مقصودہ کی مثالیں)
یَا مُغْتَرًّا دَعِ الْغُرُوْرَ۔ یَا مُجْتَھِدًا اَبْشِرْ بِالنَّجَاحِ۔ یَا مُؤْمِنًا لَا تَعْتَمِدْ عَلٰی غَیْرِ اللّٰہِ۔

منادیٰ نکرہ مقصودہ کی مثالیں جو مضموم ہوا کرتا ہے:۔
قُمْ یَا وَلَدُ۔ یَا اُسْتَاذُ عَلِّمْنِیْ۔ یَا صِبْیَانُ اجْلِسُوْا۔ لَا تَخَافُوْا

غَيْرَ اللّٰهِ يَا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ (دیکھو درس ۱۱)

مُنادٰی عَلَم مُفْرَد کی مثالیں :-

يَا مُحَمَّدُ، يَا أَحْمَدُ، يَا اَللّٰهُ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ

لَا لِنَفْيِ الْجِنْسِ کی مثالیں :-

لَا نِعْمَةَ أَعْظَمُ مِنَ الْإِيْمَانِ - لَا شَفِيْعَ أَنْجَحُ مِنَ التَّوْبَةِ - لَا أَنِيْسَ أَحْسَنُ مِنَ الْكِتَابِ وَلَا كِتَابَ أَنْفَعُ مِنَ الْقُرْآنِ لَا نَاصِرَ حَقٍّ مَخْذُوْلٌ - لَا قَبِيْحًا فِعْلُهٗ مَحْمُوْدٌ

تنبیہ - مفعولٌ بِہٖ، اسمِ اِنَّ اور خبرِ کانَ کی مثالیں پچھلے سبقوں میں تم نے بہت سی پڑھ لی ہیں اس لئے یہاں نہیں لکھی گئیں ٭

مشق نمبر ۱۰۷

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو :-

۱ - أَدَّبْتُ وَلَدِيْ تَأْدِيْبًا (میں نے ادب سکھلایا اپنے لڑکے کو ادب سکھلانا)

أَدَّبْتُ | وَلَدِيْ | تَأْدِيْبًا .

فعل با فاعل - مضاف مضاف الیہ مفعول بہٖ - مفعول مطلق سب مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

۲ - ضَرَبْتُ وَلَدِيْ تَأْدِيْبًا (میں نے اپنے لڑکے کو ادب سکھانے کے لئے مارا)

ضَرَبْتُ | وَلَدِيْ | تَأْدِيْبًا

فعل با فاعل - مرکبِ اضافی مفعول بہٖ - مفعول لہٗ سب مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

تنبیہ ۱۱۔ لفظ تَأْدِیبًا پہلے جملے میں مفعول مطلق ہے اور دوسرے جملے میں مفعول لہ ہے۔ اس کی وجہ اسی سبق کے فقرہ ۴ اور ۵ میں دیکھو +

۳۔ مَکَثْتُ فِی مَکَّةَ شَهْرًا (میں مکہ میں ایک مہینہ ٹھہرا)

(مَکَثْتُ) فعل لازم ہے اس کے ساتھ فاعل کی ضمیر لگی ہوئی ہے (فِی) حرفِ جر (مَکَّةَ) مجرور۔ غیر منصرف ہے اس لئے حالتِ جرّی میں اس پر فتحہ آیا ہے (دیکھو درس ۱۰۔۷) جار مجرور متعلق ہے فعل سے (شَهْرًا) ظرف زمان، مفعول فیہ۔ یہ بھی فعل سے متعلق ہے۔ فعل، فاعل اور متعلقات ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

۴۔ سِرْ وَالشَّارِعَ الْجَدِیْدَ (نئی سڑک کے ساتھ ساتھ چلا جا)

(سِرْ) فعل امر حاضر سَارَ سے۔ مبنی ہے سکون پر۔ اس میں ضمیر (اَنْتَ) مستتر ہے جو اس کا فاعل ہے اس لئے اسے محلًّا مرفوع کہا جائیگا۔ (وَ) حرفِ معیّت ہے (الشَّارِعَ الْجَدِیْدَ) موصوف اور صفت ملکر مفعول معہ ہے۔ سب ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ کیونکہ جس جملے میں فعل امر یا نہی ہو اُسے انشائیہ کہتے ہیں +

۵۔ عَادَ الْجَیْشُ ظَافِرًا (لشکر فتحمندی کی حالت میں لوٹا)

(عَادَ) فعل ماضی (الْجَیْشُ) فاعل ہے ذُوالحَال (ظَافِرًا)

حال ہے فاعل کا۔ اس لئے منصوب ہے۔ سب ملکر جملۂ فعلیہ ہوا +

۶۔ لَا تَشْرَبِ الْمَاءَ کَدِرًا (پانی مت پی اس حالت میں کہ وہ گدلا ہو)

(لَا تَشْرَبْ) فعل با فاعل (الماءَ) مفعول بہٖ ہے اور ذُو الْحَال ہے (کَدِرًا) حال ہے مفعول کا اس لئے منصوب ہے۔ فعل فاعل مفعول اور حال ملکر جملۂ فعلیہ ہوا +

۷۔ لَا تَحْکُمْ وَاَنْتَ غَضْبَانُ (تو فیصلہ مت کر حالانکہ تو غصہ میں بھرا ہو)

(لَا تَحْکُمْ) فعل نہی حاضر اس میں ضمیر (اَنْتَ) مستتر ہے۔ جو اس کا فاعل ہے اور محلًّا مرفوع ہے۔ یہی فاعل ذو الحال ہے (وَ) یہ واو حالیہ کہلاتا ہے (اَنْتَ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا ہے محلًّا مرفوع (غَضْبَانُ) خبر ہے مرفوع ہے۔ مگر غیر منصرف ہے اس لئے اس پر تنوین نہیں آئی۔ مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوکر حال ہے فاعل کا۔ یہ جملہ اسی لئے محلًّا منصوب سمجھا جائیگا۔ فعل فاعل اور حال مل کر جملۂ فعلیہ خبریّہ ہوا +

۸۔ اِشْتَرَیْنَا عِشْرِیْنَ کِتَابًا (ہم نے بیس کتابیں خریدیں)

(اِشْتَرَیْنَا) فعل متعدّی با فاعل (عِشْرِیْنَ) اسم عدد مفعول بہٖ ہے اس لئے منصوب ہے۔ اس کا نصب ی ن سے آیا ہے (دیکھو درس ۱۰-۵) یہ عدد مُمَیَّز ہے، (کِتَابًا) تمیز یا مُمَیِّز ہے اس لئے منصوب ہے

فعل، فاعل اور مفعول بہ مل کر جملۂ فعلیہ خبریّہ ہوا؛

۹۔ یاعبدَ الکریمِ اِقرأْ ھٰذا الکتابَ

(یَا) حرف ندا (عَبد) منادیٰ مضاف ہے اس لئے منصوب ہے (الکریم) مضاف الیہ مجرور ہے (اِقرأْ) فعل امر حاضر مبنی بر سکون، اس میں ضمیر (اَنتَ) مستتر ہے جو اس کا فاعل ہے مرفوع المحل ہے (ھٰذا) اسم اشارہ مَبنی ہے۔ محلاً منصوب ہے کیونکہ فعل کا مفعول بہ واقع ہوا ہے (الکتابَ) مُشارٌ الیہ وہ بھی منصوب ہے کیونکہ اسم اشارہ اور مُشارٌ اِلَیہ اعراب میں یکساں ہوتے ہیں۔ فعل امر اپنے فاعل و مفعول کے ساتھ جملۂ انشائیہ ہو کر جواب ہے نِدا کا۔ نِدا اور جواب مل کر جملۂ ندائیہ انشائیہ ہوا۔ (جملۂ ندائیہ بھی انشائیہ ہوتا ہے)؛

مشق نمبر ۱۱۶

ذیل کی عبارت میں ہر قسم کے منصوبات کی تمیز کرو:۔

لَاشَیْءَ اعزُّ عند العاقل من وَطنِه الّذی تَربّٰی صغیرًا فوقَ اَرضِه وتحتَ سمائه، وانتفع زمنًا بنَباتِه وحَیوانِه، وعاش فیه اِنسًا واَھلَه[1] وعشیرتَه[2]، لم یألِف اِلّا معاھدَه، ولم یَرِدِ اِلّا مواردَه، نظر قبلَ کلّ شیءٍ شکلَه، فصادفَ حُبُّه قلبًا خالیًا فتمکّنَ مِنه۔ ولا یعیش الانسان عَیشًا رَغدًا، ولا

[1] و [2] مفعول معہ ہو سکتا ہے۔۔

یسعد سعادۃً تامۃً اِلّا اذا اصبح اھل بلادہ عارفین لحقوقھم وواجباتھم، راسی العلم بینھم ارفع الاشیاء قیمۃً، واعزّھا مطلوبا۔ فیا طالب الشرف اَحْبِبْ وطنک حُبًّا وصُنْہ صَونًا رعایۃً لحقّہ۔ فانّ حُبّ الوطن من حمید الخصال، بل کما قیل حبّ الوطن من الایمان ۞

مشق من القرآن نمبر ۶۲

ہر قسم کے منصوبات کو پہچانو

(۱) اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا (۲) وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ وَتَبَتَّلْ اِلَیْہِ تَبْتِیْلًا (۳) وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا (۴) یٰاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا (۵) وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا (۶) وَمِنَ الَّیْلِ فَاسْجُدْ لَہٗ وَسَبِّحْہُ لَیْلًا طَوِیْلًا (۷) قَالُوْا لَبِثْنَا یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ (۸) وَجَآءُوْ اٰبَاھُمْ عِشَآءً یَّبْکُوْنَ (۹) اُحِلَّ لَکُمْ صَیْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُہٗ مَتَاعًا لَّکُمْ (۱۰) اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰہِ وَتَثْبِیْتًا لِّاَنْفُسِھِمْ (۱۱) فَاَتْبَعَھُمْ فِرْعَوْنُ

لہ بالکل ظاہر ۞ سہ تَبَتَّلْ (۵) سب سے کٹ کر خدا کا ہو رہنا ۞ سہ رَتِّلْ ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا ۞ سہ کملی یا چادر اوڑھنے والا ۞ شہ صبح سویرے ۞ سہ شام کا وقت ۞ شہ فائدہ کام کی چیزیں ۞ شہ رضامندی ۞ سہ مضبوط بنانا ۞ سہ پیچھا کیا ۞

وَجُحُوْدَهُ بَغْيًا وَّعَدْوًا (۱۲) وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ
(۱۳) اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا (۱۴) وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَاءِ
مَاءً مُّبٰرَكًا فَاَنْبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ، وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ
لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ (۱۵) وَجَزٰهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّ
حَرِيْرًا، مُّتَّكِئِيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَائِكِ، لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا
وَّلَا زَمْهَرِيْرًا (۱۶) وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا، اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ
الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا (۱۷) اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا
(۱۸) فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا (۱۹) وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى
ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً (۲۰) اَللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ (۲۱) كَبُرَ
مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ (۲۲) كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ
رَهِيْنَةٌ اِلَّا اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ (۲۳) مَا اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا
(۲۴) مَا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِيْلٌ (۲۵) هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ

---

۱ تلاش کرنا ۲ دوڑنا ۳ خوشخبری دینے والا ۴ ڈرانے والا ۵ نَخْلٌ (اسم جنس ہے) کھجور کے درخت۔ واحد کے لئے نَخْلَةٌ ہیں گے ۶ بَاسِقٌ اونچا (درخت) ۷ کیلے یا کھجور کی گیلیں یعنی وہ ڈنڈی جس میں بہت سے پھل لگے ہوتے ہیں ۸ گچھے دار۔ گندھا ہوا ۹ اِتَّكَأَ (ا۔ و) تکیہ لگانا۔ ٹیک لگانا ۱۰ سخت سردی۔ ٹھر ۱۱ خَرَقَ (ض) شگاف ڈالنا ۱۲ گروی ۱۳ دائیں ہاتھ والے یعنی وہ لوگ جن کو قیامت کے روز دائیں ہاتھ میں نامۂ اعمال دئے جائیں گے

(۲۶) اِنْ هِیَ[1] اِلَّا اَسْمَاءٌ سَمَّیْتُمُوْهَا اَنْتُمْ وَ اٰبَاؤُکُمْ (۲۷) لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (۲۸) لَا خَیْرَ فِیْ کَثِیْرٍ مِّنْ نَّجْوٰهُمْ[2] (۲۹) فَلَا رَفَثَ[3] وَ لَا فُسُوْقَ وَ لَا جِدَالَ[4] فِی الْحَجِّ (۳۰) لَا اِکْرَاهَ[5] فِی الدِّیْنِ (۳۱) یَا اٰدَمُ اَنْبِئْهُمْ بِاَسْمَائِهِمْ (۳۲) یَا بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اذْکُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْ اَنْعَمْتُ عَلَیْکُمْ (۳۳) یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ[6] کَافَّةً[7] (۳۴) قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَاءُ وَ تَنْزِعُ[8] الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَاءُ (۳۵) رَبِّ اغْفِرْ وَ ارْحَمْ (۳۶) رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِیْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا[9] (۳۷) اِنَّ رَحْمَةَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ (۳۸) اِنَّ لَکَ فِی النَّهَارِ سَبْحًا[10] طَوِیْلًا (۳۹) اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ[11] کَانُوْا اِخْوَانَ الشَّیَاطِیْنِ

مشق مَکْتُوْبٌ مِنْ تِلْمِیْذٍ اِلٰی عَمِّهٖ نمبر ۶۳

بسم اللّٰه الرّحمٰن الرّحیم

عَمِّیَ الْمُحْتَرَمَ! السّلام علیک ورحمة اللّٰه وبرکاته

بَعْدَ اِهْدَاءِ تَحِیَّةِ السَّلَامِ مع الاکرام اُبْدِیْ لِحَضْرَتِکَ مَا

---

[1] یہ اِنْ نافیہ ہے۔ یعنی نہیں ÷ [2] نَجْوٰی سرگوشی۔ تنہائی میں مشورہ کرنا ÷ [3] ہم بستری ÷ [4] جھگڑا ÷ [5] اَکْرَهَ (ا) مجبور کرنا۔ زبردستی کرنا ÷ [6] اَمن، صلح، اسلام ÷ [7] سب کے سب۔ پورے پورے ÷ [8] نَزَعَ (ض) چھین لینا ÷ [9] اَخْطَاَ (ا) غلطی کرنا ÷ [10] مشغلہ۔ کاروبار ÷ [11] بَذَّرَ (۲) بیجا خرچ کرنا ÷

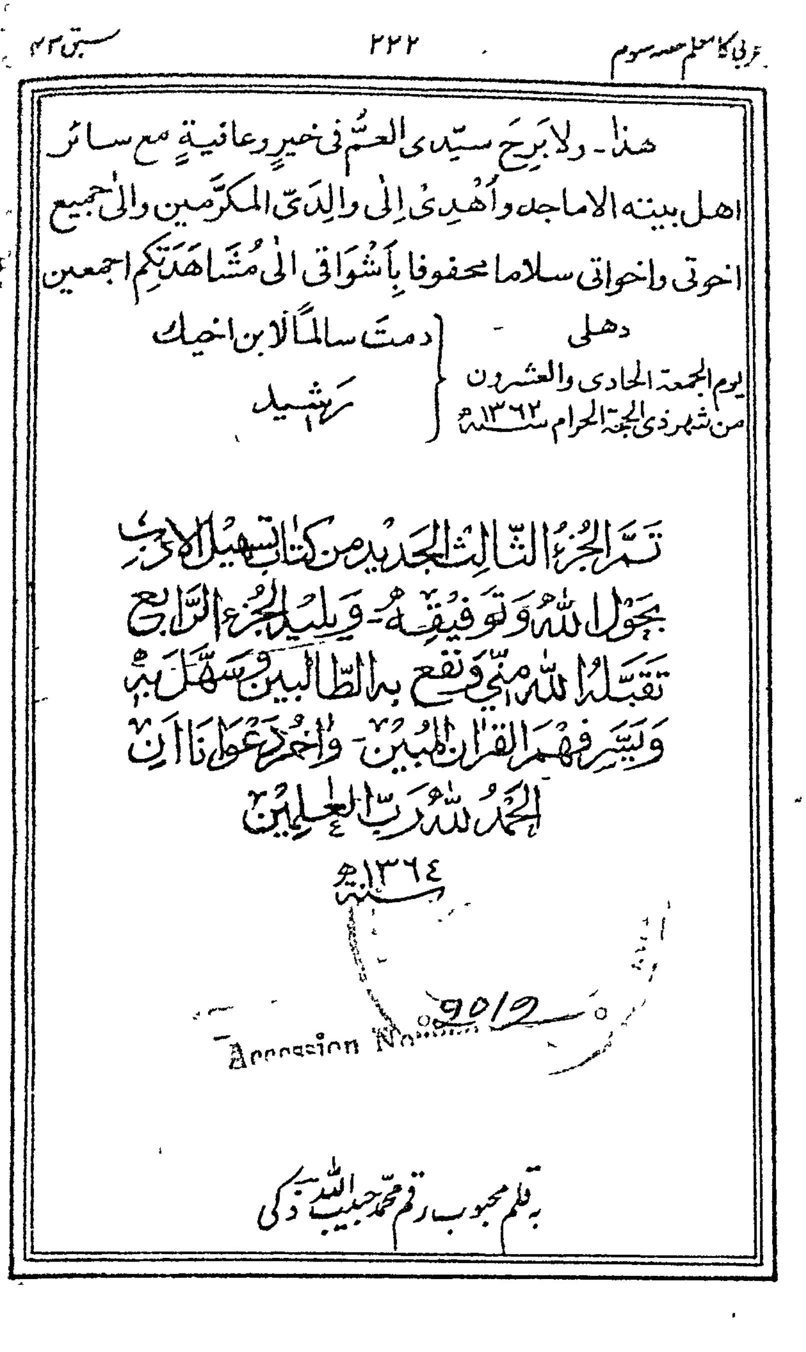
يطمئنّ به قلبك وأُبشّرك بشارةً يسرّك ويسرّ والدَيّ المعظّمين (أدامكم الله مسرورين) وهي أنّي بحَولِ الله[1] وكرمه أتممت الجزء الثالث من كتاب تسهيل الادب في لسان العرب، فأحمد الله حمدًا كثيرًا وأشكره شكرًا جميلًا على ما منّ عليّ بالعلم والفهم يا عَمِّ (= يا عمّي) إنّي ما نسِيتُ ولن أنسى ذلك الوقت حين دخلتُ المدرسةَ طلبًا للعلم ورغبةً في العلوم العربية وكنتُ جاهلًا مطلقًا عن اللسان العربي، وكان حدّثني بعض الطّلاب أنّ العربيّ أصعبُ اللسان تعلّمًا وتعليمًا، فلمّا أُتيت بي عند المدير وأُوقِفتني[2] أمامه دُهِشتُ[3] دهشةً وقمتُ متحيّرًا متوحّشًا في بَدْءِ[4] الأمرِ وكاد قلبي ينصرف عن المدرسة جُبنًا[5] وخوفًا حيث لا صديقَ لي ولا أنيس. فعرفت يا عمّي الشّفوقَ من بشرتي[6] حديثَ القلبِ وتوجّهتَ إليّ توجّهَ الرّحمةِ والشّفقةِ وتحدّثتني باللُّطف تسليةً[7] لقلبي ودفعًا لخوفي فتشجّع[8] بكلامك جأشي[9] واندفع تحيُّري ووحشتي. وبعد ذلك لاطفَ[10] بي المديرُ ملاطفةَ الوالدِ وأزال عن قلبي الرّوعَ[11]، فصمّمتُ[12] عزمي على تحصيل

[1] طاقت ۔ [2] أوقفَ (ا) کھڑا کرنا ۔ [3] میں دہشت زدہ ہوگیا ۔ [4] شروع میں ۔ [5] بزدلی۔ کم ہمتی ۔ [6] بَشَرَةٌ چہرہ۔ کھال کی سطح ۔ [7] تسلّی دینا ۔ [8] دلیر ہوگیا ۔ [9] جَأشٌ دل ۔ [10] مہربانی سے پیش آنا ۔ [11] خوف ۔ [12] صَمَّمَ اور صَمَّمَ پختہ ارادہ کرنا ۔

العربي ثِقَةً بالله وتوكلاً عليه وبدأت الجزء الاوّل من الكتاب المشار اليه، فبعد قليلٍ امتلأ[1] صدري[2] فرحًا وشوقًا حيث علمتُ انّ تعلُّمَ العربي ليس صَعْبًا كما يظنّ بعضُ الطُّلّاب. وأقبلتُ على حِفْظِ الدروس اقبالَ الظَّمْآنِ على الماء وبذلتُ كُلَّ جهدي في تحصيل العلم صباحًا ومساءً. لِانّي اتذكّرُ دائما يا سيّدي نصائحك الثمينةَ التي تلقّيتُها منك حين ودّعتني في المدرسة، ومنها قولُكَ "لاينال المجدَ الّا المجتهدُ ولايخيبُ الّا الغافلُ الكسلانُ" فبفضل الله قرأتُ الجزءَ الاوّل بثلثة اشهر وهكذا الجزءَ الثاني. امّا الجزءَ الثالث فقرأتُهُ في خمسة اشهر لانّهُ مُضاعفٌ في الحجم (يا حجمًا) من الاوّل والثاني. فاتممت الثلثةَ الاجزاءَ في مُدّةِ احدَ عشرَ شهرًا، ولم اَشْعُرْ بِكُلْفَةٍ ولاصُعُوبَةٍ. والأنَ يا سيدي قلبي مَلْأنُ فرحًا وسُرورًا وشكرًا، لانّي لمّا اقرء القرآن افهم اكثر معانيه ولايصعب عليّ فهمُ مطالبه الّا قليلاً. وارجوا من الله تعالى انّي اَكُونُ اَفْهمُ كُلَّهُ اذا قرأت الجزء الرابع تمامًا. ولله الحمد اوّلاً واخرًا.

---

[1] بھر گیا [2] سینہ۔ دل



هذا۔ ولابرح سيدي العم في خيرٍ وعافيةٍ مع سائر اهل بيته الاماجد واُهدي الى والديّ المكرّمين والى جميع اخوتي واخواتي سلاما محفوفا بأشواقي الى مشاهدتكم اجمعين

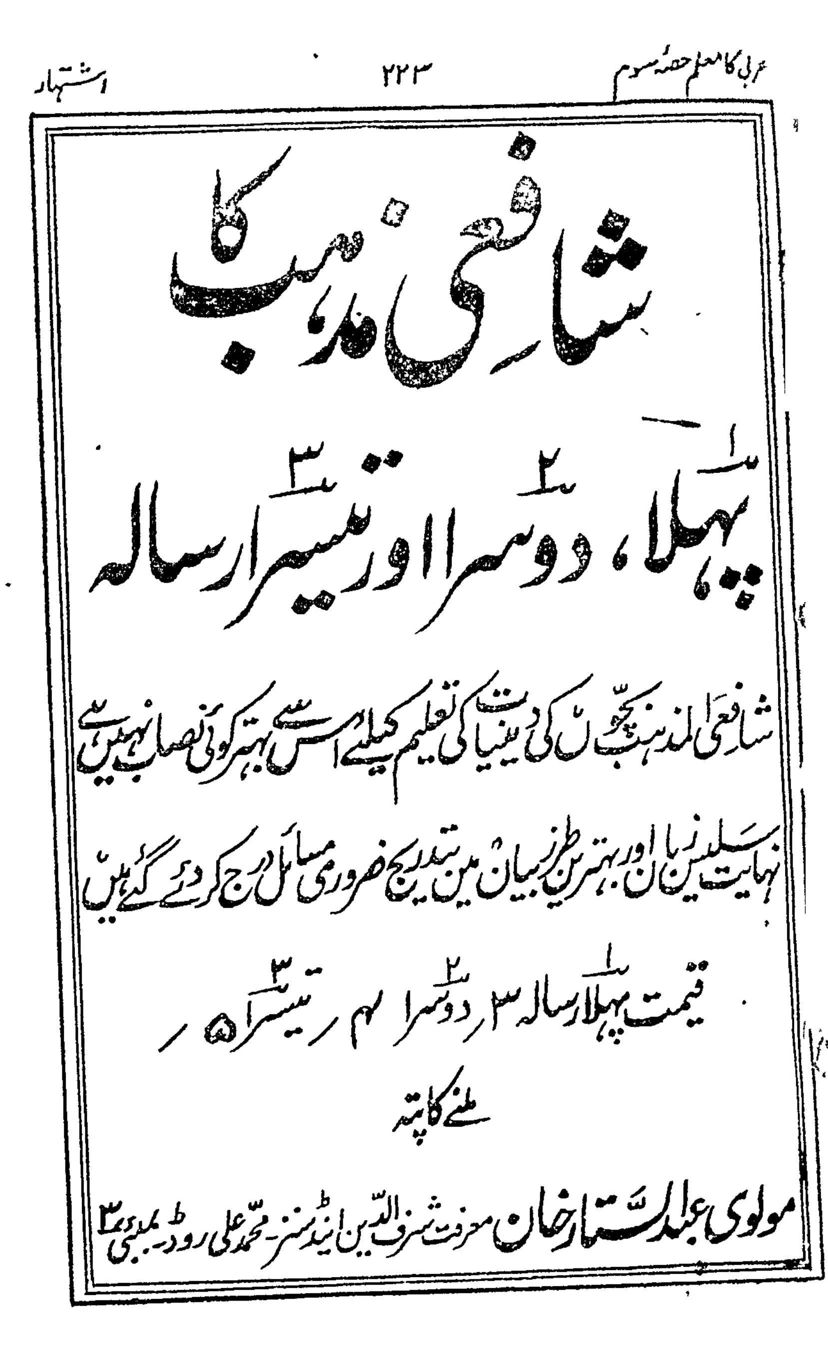
دهلي
يوم الجمعة الحادي والعشرون
من شهر ذي الحجة الحرام سنة ١٣٦٢ھ

دمت سالمًا لابن اخيك
رشيد

تمّ الجزء الثالث الجديد من كتاب تسهيل الادب بحول الله وتوفيقه۔ ويليه الجزء الرابع تقبله الله منّي ونفع به الطالبين وسهّل به وتيسّر فهم القرآن المبين۔ وآخر دعوانا ان الحمد لله ربّ العٰلمين

سنة ١٣٦٤ھ

بہ قلم محبوب رقم محمد حبیب اللہ ذکی



عربی کا معلم حصہ سوم
۲۲۳
اشتہار
شافعی مذہب کا
پہلا، دوسرا اور تیسرا رسالہ
شافعی المذہب بچوں کی دینیات کی تعلیم کیلئے اس سے بہتر کوئی نصاب نہیں ہے
نہایت سلیس زبان اور بہترین طرز بیان میں بتدریج ضروری مسائل درج کر دیئے گئے ہیں
قیمت پہلا رسالہ ۳ر دوسرا ۴ر تیسرا ۵ر
ملنے کا پتہ
مولوی عبدالستار خان معرفت شرف الدین اینڈ سنز۔ محمد علی روڈ۔ بمبئی ۳